# پابندِ ہمسفر

تحریر: مہک تبسم

دسمبر کا آغاز ہو چکا تھا اور ہلکی سردی کے ساتھ ٹھنڈی ہوائیں عروج پر تھی۔۔۔

ایسے میں راولپنڈی کی ایک سڑک پر یونیفارم کے اوپر ابایا پہنے ایک لڑکی کالج جانے کے لیے تیار لگتی تھی۔۔

ابھی اسے زیادہ دیر نہ ہوئی تھی گھر سے نکلے۔۔

دس منٹ کے فاصلے پر اس کا کالج تھا جہاں وہ پڑھتی تھی۔۔۔

وہ نیچے دیکھ کر چل رہی تھی کہ سامنے سے آتی تیز گاڑی اس کے بلکل قریب رکی۔۔۔

پہلے تو وہ ڈر گئی پھر تھوڑا سائیڈ سے ہو کر آگے نکلنے لگی کہ گاڑی میں بیٹھے شخص سے گاڑی کا شیشہ نیچے کیا اور اس سے مخاطب ہوا۔۔۔

اے لڑکی میری بات سنو۔۔۔

مرحا اصغر پہلے تو ایک مرد کی بھاری آواز سن کر ڈر گئی پھر اگنور کیے آگے بڑھنے لگی۔۔۔

اس کو کافی ڈر لگ رہا تھا۔۔۔

گاڑی میں بیٹھے شخص کو تو مانو آگ لگ گئی۔۔۔

وہ غصے سے گاڑی میں سے نکلا اور اس کی طرف بڑھا۔۔۔

بھاری قدموں کی آواز آتی سن کر مرحا کا رنگ سفید پڑنے لگا۔۔۔

وہ تیزی سے قدم آگے بڑھانے لگی وہ مزید ڈر گئی تھی۔۔۔

وہ معصوم سی سترہ سال کی غریب لڑکی جو باپ کی بیماری کی وجہ سے اکیلی کالج کے لیے نکلی تھی۔۔۔

اب ڈر کی وجہ سے کانپ رہی تھی۔۔۔

وہ مرد تیزی سے اس کے سامنے آیا اور اس کے حجاب کے اوپر سے بال پکڑ لیے۔۔۔

اے لڑکی بہری ہو کیا سنائی نہیں دیتا کب سے بلا رہا ہوں۔۔۔

مرحا نے آنکھیں زور سے میچ لی وہ پہلے ڈری ہوئی تھی اوپر سے پہلی بار کسی مرد کا اپنے اتنا قریب آنا وہ رونے والی ہو گئی۔۔۔۔

لڑکی اپنی آنکھیں کھولو ساغر شاہ کو اس لڑکی سے کوفت ہونے لگی۔۔۔۔

جو پہلے تو اس کی سن نہیں رہی تھی اور اب اس کے پاس آنے پر آنکھیں میچے ہوئے تھی۔۔۔۔

اس نے مرحا کے بالوں کو تھوڑا کس کے پکڑا اور اس کو تھوڑا جھنجھوڑا۔۔۔۔

مرحا نے روتے ہوئے اپنی گہری کالی آنکھیں کھول دی۔۔۔۔

پہلے پہل تو ساغر شاہ ان کالی گہری آنکھوں کو غور سے دیکھتا رہا۔۔۔

اسے سمجھ نہیں آئی کہ وہ ان کالی آنکھوں سے نظریں کیوں نہیں ہٹا پا رہا۔۔۔

مرحا جو کسی غیر مرد کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھنا گناہ سمجھتی تھی اس کے غور سے دیکھنے پر نظریں جھکا گئی۔۔۔۔

ساغر ہوش میں آتا اس کے بالوں کو چھوڑ کر زرا پیچھے کو ہو کر کھڑا ہو گیا اور گاڑی کی طرف دیکھنے لگا۔۔۔۔

کچھ لمحوں میں وہاں سے ایک نازیبا لباس پہنے چوبیس پچیس سال کی ایک خاش شکل لڑکی باہر نکلتی دکھائی دی۔۔۔۔۔

ساغر اس کو دیکھ کر زرا سا مسکرایا اور اس کی طرف بڑھا۔۔۔۔

آگے بڑھ کر اس نے اس کا ہاتھ تھاما اور اس کو لے کر مرحا کے پاس آیا۔۔۔

جو بلکل کسی ڈرے سہمے بچے کی طرح کھڑی رو رہی تھی۔۔۔۔

مرحانے نظریں اٹھاکر اس لڑکی کی طرف دیکھاتو دوبارہ نظریں جھکا گئی جو بیہودہ لباس پہنے ساغر کے ہاتھ میں ہاتھ ڈالے اس کے بے حد نزدیک کھڑی تھی۔۔

سنو لڑکی کہاں جارہی ہو لائبہ نے زرااونچی آواز میں پوچھا۔۔۔

مرحاڈر کر تھوڑا پیچھے ہوئی اور ہلکی سی آواز میں کہا"کالج"۔۔۔۔

لائبہ نے ایک نظر ساغر کی طرف دیکھااور پھر آگے بڑھ کر مرحا کے منہ پر ایک تھپڑ مار دیا۔۔۔

مرحاجو پہلے ڈری سہمی کھڑی تھی تھپڑ کی وجہ سے نیچے جا گری۔۔۔۔

لائبہ کاایک قہقہہ گونجا۔۔۔

بتاؤکیوں ہمیں اگنور کیا۔۔۔۔

اوقات ہے تنہاری جو تم نے یہ حرکت کی۔۔۔۔

پتا نہیں یہ پہنا کیاہوابوری سی ہاہاہاہا۔۔۔۔

اس نے ایک اور قہقہہ لگایا۔۔۔

ہاں تو ہم نے اس لیے تمہیں روکا کہ ۔۔۔۔

ابھی وہ اپنا جملہ مکمل کرتی کہ ایک گاڑی ان کے پاس رکی جس میں سے ایک خوش شکل آدمی باہر آیا۔۔۔

ابے بھائی بڑا بزی ہے آج کل اپنی اہمممم ایک نظر لائبہ کو دیکھا اور ایک آنکھ دبائی۔۔۔۔

ساغر زرا سا مسکرایا اور لائبہ کو کھینچ کر اپنے بے حد نزدیک کیا تو عادل مسکرایا۔۔۔

عادل کی نظر ڈری سہمی روتی ہوئی مرحا پر پڑی۔۔۔۔

ابے بروووواس نے برو کو کافی لمبا کھینچا اور اور ساغر کو دیکھ کر مرحا کی طرف اشارہ کیا کہ یہ ماسی کون ہے۔۔۔۔

امم یہ۔۔۔۔

اس سے پہلے وہ بولتا مرحا ڈرتے ہوئے پیچھے کی طرف بھاگی جہاں اس کا گھر تھا۔۔

عادل جو اس کے جواب کا منتظر تھا اس کو گھور کر دیکھنے لگا۔۔۔

چھوڑ یار ایسے ہی بھیک مانگنے والی تھی تجھے اندازہ نہیں ہوا۔۔۔

ابے نہیں یار ہو گیا تھا پر مجھے لگا کیا پتا آج دو دو۔۔۔

ابے بکواس نہ کر میرے گھر کی نوکرانیاں بھی ایسی نہیں جیسی یہ تھی ہنہہ۔۔۔

اچھا چھوڑ چل چلتے ہیں پارٹی کرنے۔۔۔

ہاں یار چل اس نے کہتے ہوئے لائبہ کہ کمر میں ہاتھ ڈالا اس ساتھ لیے آگے بڑھ گیا۔۔۔

عادل بھی اپنی گاڑی میں بیٹھا اور اپنی منزل کو چل دیئے۔۔۔

OOOOOOOOOOOO

مرحا جو روتے ہوئے بھاگ رہی تھی ڈرتے ہوئے پیچھے مڑ جر دیکھا کہ کوئی ہے تو نہیں۔۔۔۔

جب پیچھے کوئی نہیں تھا تو وہ وہی رک کر لمبے لمبے سانس لینے لگی۔۔۔۔

اس نے اپنے آنسوں صاف کیے لیکن وہ پھر سے بہہ نکلے۔۔۔۔۔

وہ ساچنے لگی کہ یہ کون تھے اور کیوں اس کے راستے میں آئے جب کوئی جواب نہ ملا تو وہ گھر جانے کا سوچنے لگی۔۔۔۔

جب باپ کا خیال آیا تو سوچا اس کو کیا بولے گی کہ آج جلدی کیسے آگئی۔۔۔

پھر منہ صحیح سے صاف کیا اور گھر کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔

OOOOOOOOOO

مرحا اپنے گھر کے سامنے آرکی اور دروازہ کھٹکھٹایا تو کچھ دیر بعد پچپن چھپن سالا آدمی نے دروازہ کھولا۔۔

مرحا کو دروازے پر دیکھ وہ کافی حیران بھی ہوئے اور گھبرا بھی گئے۔۔۔۔

اس کو اندر بلایا تو مرحا بھی آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی اندر آئی اور باپ کو دیکھ کر ہلکا سا مسکرائی۔۔۔

پھر اپنا نقاب ہٹایا اور باپ کے سینے سے لگ گئی۔۔۔۔

بابا آج چھٹی تھی پتا نہیں کیوں پر اس لیے آج کا دن ہم دونوں کا۔۔۔

ہم دونوں ڈھیر ساری باتیں کریں گے۔۔۔۔

اس نے اپنے بابا کو کچھ نہ بتایا کہ پہلے ہی ان کی طبیعت ٹھیک نہیں اور اوپر سے وہ اور پریشان نہ ہو جائیں۔۔۔۔

کیا ہوا بیٹا تمہاری آنکھیں تم روئی ہو نہ بتاؤ کسی نے کچھ کہا ہے۔۔۔

میں ابھی اس کو بتاتا ہوں کس نے میری معصوم بچی کو رلایا ہے۔۔۔۔

ارے ارے بابا کیا ہو گیا ہے کسی نے کچھ نہیں کہا بس راستے میں آنکھوں میں مٹی چلی گئی تھی۔۔۔

مجھے بھلا کون کچھ کہے گا۔۔۔۔

آپ کو تو پتا ہے آپ کی بچی بہت بہادر ہے۔۔۔۔

مرحا نے مسکرا کر اپنے باپ کو تسلی دی اور ان کو صوفے پر بٹھایا۔۔۔۔

اصغر صاحب ایک غریب شخص تھے ان کی ایک چھوٹی سی دکان تھی۔۔۔۔

جہاں وہ بچوں کے کھانے کی چیز بیچتے تھے۔۔۔

ان کی ایک ہی اولاد تھی۔۔۔

"مرحا اصغر"

ایک معصوم شہزادی جس کو اپنی بیوی کے جانے کے بعد اصغر صاحب نے بڑے نازوں سے پالا تھا۔۔۔

کبھی مرحا سے اونچی آواز میں بات تک نہ کی تھی۔۔۔۔

ان کی بیوی گیارہ سال پہلے وفات پا گئی تھی جب مرحا چھ سال کی معصوم پری تھی۔۔۔

وہ کافی بیمار رہتی تھی جتنا ہو سکتا تھا اصغر صاحب نے ان کا علاج کروایا پر اللہ کی مرضی اللہ کی چیز تھی انہوں نے لے لی۔۔۔

ان کا ایک ہی بھائی تھا جو تین سال پہلے وفات پا گئے تھے اور ان کے بیوی بچوں نے کبھی مڑ کر مرحا اور اس کے باپ کو نہ دیکھا تھا۔۔۔

بس ایک یہی "مرحا" ان کی زندگی تھی جس کے لیے وہ جی رہے تھے۔۔۔

کچھ عرصے سے اصغر صاحب کی طبیعت کافی خراب رہنے لگی تھی۔۔۔۔

جس کا ان کو بڑا ڈر تھا۔۔۔

بات یہ نہیں تھی کہ وہ موت سے ڈرتے تھے۔۔۔

بات یہ تھی کہ ان کی ایک معصوم چھوٹی سی شہزادی تھی۔۔۔

جس کا ڈر ان کو ہر وقت رہتا تھا۔۔۔

نہ کوئی ایسا رشتہ دار جن کے پاس مرحا محفوظ رہتی۔۔۔

اور نہ ہی ایسا کوئی لڑکا جس سے مرحا کی شادی کرا دیتے۔۔۔۔

مرحا کی عمر بھی بہت کم تھی۔۔۔

وہ بس چاہتے تھے ان کی بیٹی ان کے بعد محفوظ اور خوش رہے۔۔۔۔

ان کو خیالوں کی دنیا سے مرحا کی آواز کھینچ کر لائی جو دو کپ چائے کے لیے کھڑی تھی۔۔۔۔

ایک اپنے بابا کی طرف بڑھایا تو انہوں نے نرمی س مسکرا کر کپ تھام لیا اور گرم گرم چائے کی پہلی گھونٹ بھری۔۔۔۔

ماشاءاللہ ماشاءاللہ میرا پیارا بیٹا کتنی اچھی چائے بناتا ہے۔۔۔

ہاہاہاہا۔۔۔

بابا آپ کی یہ عادت کب جائے گی میری جھوٹی تعریف کرنے کی۔۔۔

ارے میری شہزادی کیا تو ہے مزے کی ہوتی اب تم نہ کرو یقین تو الگ بات۔۔۔

اچھا چھوڑیں بابا آپ یہ بتائیں آپ کچھ وقت سے پریشان لگ رہے ہیں۔۔۔

کیا کوئی بات ہے اگر ہے تو مجھے بتائیں آپ کی پہلے ہی طبیعت خراب ہے۔۔۔

ارے میری شہزادی میں کہاں سے بیمار ہوں تمہیں ہی لگتا ہے۔۔۔

دیکھو اپنی قسم دلا کر مجھے گھر پر بٹھا دیا کام پر بھی نہیں جانے دیا اور یہ بات بتاؤ۔۔۔۔

پریشان میں نہیں تم ہو آج کیا ہوا ہے سچی سچی بتاؤ مجھے۔۔۔

تمہاری شکل سے لگتا ہے کوئی بات ہوئی ہے اور رو کر آئی ہو کیا ٹیچر نے کچھ کہا ہے

بتاؤ بیٹا۔۔۔۔

مرحا سوچنے لگی کہ کیسے بابا نے مجھے نازوں سے پالا۔۔۔

مجھے ہر وہ چیز دی جس کی میں نے فرمائش کی۔۔۔

میری ہر تکلیف ہر دکھ میں میرا ساتھ دیا۔۔۔۔

پریشان ہوں تو چہرے سے لتا لگا لیا کبھی امی کی کمی محسوس نہیں ہونے دی۔۔۔

ماں سے بڑھ کر میرا خیال کیا۔۔۔۔

میں خوش قسمت ہوں جو مجھے ایسے بابا ملے۔۔۔

تھینک یو اللہ آپ نے مجھے ایسے بابا دیئے۔۔۔۔۔

بیٹا کہاں کھو گئی یو بتاؤ نہ۔۔۔

امم ہاں وہ کچھ نہیں بابا آپ کو ایسے ہی لگ رہا ہے۔۔۔

آج ہسپتال بھی چلنا ہے آپ جلدی سے چائے پیئیں اور آرام کریں۔۔۔

اچھا بیٹا جب تمہیں ٹھیک لگے بتا دینا۔۔۔

چلو تم بھی آرام کر لو۔۔۔۔

جی بابا اوکے۔۔۔۔

OOOOOOOOOO

وہ اپنے کمرے میں آرام کرنے آ گئی پر اس کے ذہن میں ابھی بھی وہی سوچیں گردش کر رہی تھی۔۔۔

اس کو اپنا سر پھٹتا ہوا محسوس ہوا۔۔۔

اس نے سوچا کیوں نہ وہ یہ بات عروہ سے شیئر کرے۔۔۔

عروہ اس کی بیسٹ فرینڈ تھی۔۔۔

مرحا کو زیادہ دوست پسند نہ تھے اور نہ ہی کبھی بنانے کی کوشش کی پر عروہ ٹھہری صدا کی ضدی لڑکی۔۔۔

اس نے بھی مرحا کی تب تک جان نہ چھوڑی جب تک مرحا نے اس سے دوستی نہ کی اور اب دو سال سے یہ دونوں بیسٹ فرینڈ تھیں۔۔۔۔

سکول کے آخری سال میں ان کی دوستی ہوئی تھی اور اب کالج بھی ایک ہی تھا۔۔

عروہ کے گھر والے بھی زیادہ امیر نہ تھے پر مرحا سے کافی بہتر حالات تھے ان کے۔۔۔

اب یہ دونوں ایک دوسرے کے بنا نہیں رہ سکتی۔۔۔

کوئی بڑی سے بڑی بات کیوں نہ ہو وہ ایک دوسرے سے شیئر کرتی تھیں۔۔۔

عروہ کے بارے میں سوچتے اس کے چہرے پر خوبصورت مسکراہٹ بکھر گئی اور اب وہ مطمئن ہو کر اپنے بستر پر لیٹ گئی۔۔۔

○○○○○○○○○

تقریباً تین کا وقت تھا جب وہ اپنے بابا کے ساتھ واپس آئی ہسپتال سے۔۔۔۔

اپنے بابا کو ان کی دوائی دے کر وہ ان کا موبائل اٹھا کر اپنے کمرے میں آ گئی اور عروہ کو کال کرنے لگی۔۔۔

جواب تک کالج سے واپس آچکی تھی۔۔۔

تیسری بیل پر کال اٹھالی گئی اور دوسری طرف سے سلام کیا گیا۔۔۔

جس کا مرحانے جواب دیا۔۔۔

دونوں نے حال احوال پوچھا۔۔۔

جب کچھ دیر کی خاموشی چھائی تو عروہ نے سوال کیا۔۔۔

یار مری تم آج کالج کیوں نہیں آئی۔۔۔

یار آج مزہ ہی نہیں آیا۔۔۔

پہلے بتادیتی میں بھی چھٹی کرتی او۔۔۔۔

ابھی وہ اور بولتی کہ مرحا بول پڑی۔۔۔۔

یار ایک مسئلہ ہوا ہے۔۔۔

آج پتا ہے کیا ہوا؟

تو عروہ تپ کر بولی۔۔۔

ہاں میں پھپھو ہوں نہ تیری جس کو سب پتا۔۔۔

تو بتائے گی تو پتا لگے گا۔۔۔

اس کی بات پر بھی مرحا نہیں مسکرائی۔۔۔

مرحا نے اپنی بات شروع کی۔۔۔

جب میں کالج کے لیے نکل رہی تھی تو راستے میں ایک لڑکا۔۔۔

شروع سے لے کر آخر تک مرحا نے اس کو ساری بات بتا دی جب آخر میں

خاموش ہوئی تو دونوں طرف سناٹا چھا گیا۔۔۔

یار وہ کون تھے تو پہچانتی ان کو عروہ نے سوال کیا۔۔۔

یار تو پاگل ہے میں ان کو کیسے جانتی ہو نگی۔۔۔

بتایا تو ہے نہیں معلوم۔۔۔

یار اچھا پریشان نہ ہو کچھ نہیں ہوتا آئندہ اکیلی نہ آیا کرنا انکل کے ساتھ آنا۔۔۔

یار تو پاگل ہے تجھے معلوم ہے نہ بابا کی طبیعت خراب رہتی۔۔۔

آج بھی ہاسپٹل گئے تھے ڈاکٹرز کچھ بتاتے ہی نہیں کہتے ہیں ٹھیک ہیں بابا اور دوائیاں اتنی دے دیتے۔۔۔

اچھا یار وہاں سے کوئی لڑکی نہیں آتی کالج۔۔۔

مرحا سوچ میں پڑ گئی۔۔۔

امم نہیں یار کوئی اس طرف نہیں آتی۔۔۔

اچھا چل یار اللہ ساتھ ہے کچھ نہیں ہو گا۔۔۔

اب احتیاط کیا کرنا اور انکل کو بتایا کہ نہیں؟

اونہوں یار بابا کی پہلے طبیعت نہیں ٹھیک میں ان کو پریشان نہیں کرنا چاہتی۔۔۔

یہ بھی ہے اچھا انکل کو سلام دینا کل دھیان سے آنا میری امی بلا رہی ہیں۔۔۔

مرحا نے جواب دیا ہمم اوکے ٹھیک ہے کل ملتے ہیں اور کال کاٹ دی۔۔۔

کال کاٹنے کے بعد وہ کافی ایر اس بارے میں سوچتی رہی اور پھر بابا کا موبائل ان کے کمرے میں رکھ کر رات کے کھانے کا انتظام کرنے لگی۔۔۔

اس نے سوچا جو ہو گا دیکھا جائے گا۔۔۔

میں کون سا اکیلی ہوں میرا اللہ میرے ساتھ ہے ہمیشہ۔۔۔

OOOOOOOOOOOOOO

فجر کے وقت وہ جاگی تو اسنے وضو کر کے نماز ادا کی۔۔۔۔

اپنے بابا کے لیے ڈھیر ساری دعائیں کی اور دعا کر کے اٹھی تو گھر کی صفائی کی۔۔۔۔

اسکے بعد وہ اپنے اور اپنے بابا کے لیے ناشتہ بنانے آ گئی۔۔۔

یہ سب کرتے ٹائم چھ پچیس ہو گئے۔۔۔

وہ اپنے بابا کو ناشتے کے لیے بلانے انکے کمرے میں آئی۔۔۔

ان دونوں نے مل کر ساتھ میں ناشتہ کیا اور پھر وہ کالج کی تیاری کرنے لگی۔۔۔۔

اسے اندر ہی اندر اس بات کا ڈر تھا کہ آج پھر نہ ویسا کچھ ہو جائے۔۔۔۔

وہ دل میں اللہ سے دعا کرنے لگی۔۔۔۔

تیاری کر کے اپنے بابا کو اللہ حافظ بول کر وہ گھر سے نکلی اور آیت الکرسی پڑھنے لگی۔۔۔

اسنے ایک نظر اٹھا کر آگے پیچھے دیکھا زیادہ رش نہ تھا بس دور دور کہیں ایک دو لوگ تھے۔۔۔۔

اسنے سکون کا سانس لیا اور جلدی قدم آگے بڑھائے۔۔۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ اپنے کالج کے گیٹ سے اندر داخل ہو رہی تھی۔۔۔

وہ اپنے کلاس کی طرف بڑھ ہی رہی تھی کہ کسی نے پیچھے سے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا۔۔۔۔

مرحا جو اپنے میں ہی مگن آگے بڑھ رہی تھی ایک دم ڈر کر رک گئی اور آنکھیں زور سے بند کرلی۔۔۔۔

اسکو ایسے محسوس ہونے لگا کہ وہ ایک بند کمرے میں آگئی ہو۔۔۔

اسکا دم گھٹنے لگا کھلے آسمان کے نیچے۔۔۔

اسکو لگا کہ کل والا شخص آج پھر اسکا پیچھا کر رہا ہے۔۔۔۔

اس شخص نے اسکے کندھے سے ہاتھ ہٹایا اور آرام سے چلتا آگے آیا۔۔۔۔

اسکے چلنے کا انداز آہہ۔۔۔

مرحا سچ میں تم ڈر گئی یار میں ہوں عروہ۔۔

مرحا نے ایک دم آنکھیں کھولی اور عروہ کو ایسے گھورنے لگی کہ جیسے کچا چبا جائے۔۔۔

ہائے یار نا کر ان کالی گہری آنکھوں سے مجھے گھائل۔۔۔

میں تو پہلے تیری دیوانی تو اور نہ تیر چلا۔۔۔

عروہ ڈرامائی انداز میں اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر بولی۔۔

آس پاس سے گزرتی لڑکیاں انہیں عجیب نظروں سے دیکھ رہی تھی۔۔

مرحا کو سمجھ نہ آ رہا تھا وہ بولے تو بولے کیا۔۔۔

ایک تو عروہ نے اسے اتنا ڈرا دیا تھا۔۔

اوپر سے ڈرامے بھی کر رہی تھی۔۔۔۔

وہ غصے میں تن فن کرتی اپنی کلاس کی طرف بڑھ گئی تو عروہ بھی اسکے پیچھے سوری سوری کرتی بھاگی۔۔

مرحا نے پورا دن اس سے بات نہیں کی اور چھٹی ہوتے ہی اسکی طرف دیکھے بنا جلدی سے باہر آ گئی۔۔۔

کالج میں بھلے ہی لڑکیاں تھی پر دو تین استاد بھی تھے جسکی وجہ سے وہ نقاب نہیں اتارتی تھی۔۔۔

اسکے باپ نے اسکی تربیت ہی ایسی کی تھی کہ سب اسکی اور اصغر صاحب کی تعریف کرتے تھے۔۔۔

oooooooo

چار دن گزر گئے تھے اس واقعے کو پر وہ کالی آنکھیں اسکو بھول نہیں رہی تھی۔۔۔

ابھی بھی وہ ایک ریستوران میں بیٹھا اسی کے بارے میں سوچ رہا تھا کہ کوئی اسکے پاس آکر بیٹھا۔۔۔۔

ہاں بھائی کیا چل رہا عادل نے اس سے سوال کیا۔۔۔۔

اسنے ایک نظر اسکو دیکھا اور پھر اپنی نظریں کوفی کے کپ پر ٹکا دی۔۔۔

ہمم کچھ نہیں تھوڑی دیر پہلے سونیہ کے پاس تھا تیرا میسج آیا تو آگیا۔۔۔۔

تو سنا تو کیسا۔۔۔

یار میں فٹ بس وہ انکل کا فون آیا تھا تیرا پوچھ رہے تھے۔۔۔

تو انکی کال نہیں اٹھا رہا عادل نے سوال کیا۔۔

ہنہہ دل نہیں بات کرتے کو انہوں نے پھر سے وہی سب فضول باتیں کرنی۔۔۔

جن سے کافی بار انکو منا کر چکا ہوں پر وہ کہاں باز آتے۔۔۔

یار ہمم تو انکی بات مان لے۔۔۔

کر لے کسی سے شادی۔۔

ابے بکواس نہ کیا کر کیا ہوتی یہ شادی۔۔۔

یہ دو بال ہنہہ عجیب مجھے تو یہ مسلمانوں کا رواج ہی عجیب لگتا۔۔۔

ہاہاہا اسنے کہتے ساتھ ہی اپنی بات پر قہقہہ لگایا۔۔۔

شادی افف کیا ہوتا یہ اسکے بعد بھی وہی ہوتا جواب میں کر رہا ہنہہ۔۔۔

پتا نہیں کون جو خود کو اس فارغ رشتے میں قید کر لیتے۔۔۔

ہوتا کیا یہ بڑے آئے۔۔۔

جب لڑکیاں خود چل کر میرے پاس آتی ہیں۔۔۔

خود کو میرے حوالے کرتی ہیں۔۔۔۔

تو میں کیوں کسی ایک کا بنوں اہہ۔۔۔

میں ساغر شاہ ہوں۔۔

کسی کا قیدی نہیں بنوں گا۔۔۔

میں آزاد ہوں اور آزاد رہوں گا۔۔

مجھے نا اس سو کالڈ شادی پر یقین نہیں ہے۔۔

او کے اپنے انکل کو یہ بات بتا دینا کہ ساغر شاہ کا جو دل چاہے گا وہی کریگا۔۔

ساغر نے کہتے ساتھ ایک کافی کا گھونٹ بھرا اور ہاں یار کیسے یہ کر لیتے ایک سے گزارا اففف۔۔۔

مجھے تو اگلی صبح اس لڑکی کی شکل دیکھنے کا دل نہیں کرتا جو میرے قریب میرے بیڈ پر صرف کمبل اوڑھے پڑی ہوتی۔۔۔

ابھی وہ اور باتیں کرتے کہ ایک لڑکی چلتی ہوئی انکے قریب آئی اور پیچھے سے ساغر کے گلے میں باہیں ڈال دی۔۔۔

ساغر نے منہ اوپر کر کے ایک نظر اس لڑکی کو دیکھا جو شارٹ شرٹ اور ٹائیٹ پینٹ میں اسکے ساتھ چپکی کھڑی تھی۔۔۔

اور دوبارہ سے عادل سے مخاطب ہوا۔۔۔

اوکے چل یار پھر کبھی ملاقات ہوتی ابھی ایک نظر کرن کی طرف دیکھا جو اسکی دو دن پہلے دوست بنی تھی پر یہ آخری دن تھا انکی دوستی کا۔۔۔

مجھے کام ہے کچھ پھر عادل کی طرف دیکھ کر ایک آنکھ دبائی۔۔۔

تو عادل بھی مسکراتے ہوئے کھڑا ہو گیا اور وہاں سے باہر نکل گیا۔۔۔

تو ساغر بھی کرن کی طرف متوجہ ہوا۔۔۔

اسنے کرن کا ہاتھ پکڑ کر اسے آگے کیا۔۔۔

اور اپنی گود میں بٹھایا۔۔۔

تو کرن نے مسکراتے ہوئے اسکی گردن میں باہیں ڈال دی۔۔۔

آس پاس کے کچھ لوگ معنی خیزی سے تو کچھ افسوس سے ان دونوں کو دیکھ رہے تھے۔۔۔

ساغر شاہ ستائیس سال کا ایک خوبصورت نوجوان تھا۔۔۔

جس پر ہزاروں لڑکیاں مرتی تھی۔۔۔

جس پر وہ خوشی خوشی اپنی عزت لٹا دیتی تھی۔۔۔

اسکا چھے فٹ تین انچ قد۔۔

تھا بال ہلکے براؤن جیل سے سیٹ کیئے۔۔۔

کھڑی مغرور ناک۔۔۔

پتلے خوبصورت ہونٹ اور سب سے دلکش اسکی نشیلی سرمئ آنکھیں۔۔

جو سبکو اسکی طرف مائل کرتی تھی۔۔۔

وہ جسکو ایک نظر دیکھتا تھا اسکو اپنا دیوانہ کردیتا تھا۔۔۔

ساغر شاہ خود کسی پر نہیں مرتا تھا۔۔۔

لڑکیاں اس پر مرتی تھی۔۔۔

لڑکے بھی اسکی پرسنیلٹی سے متاثر ہوتے تھے۔۔

ساغر شاہ ایک رات سے زیادہ کسی لڑکی کو اپنے بستر کی زینت نہیں بناتا تھا۔۔

ساغر کے ماں باپ دونوں کا اپنا بزنس تھا جسکی وجہ سے وہ کافی حد تک بزی رہتے تھے۔۔۔

انکی ایک ہی اولاد تھی ساغر شاہ ایک بگڑیل اولاد جس میں قصور ساغر کا نہیں اسکے والدین کا ہے۔۔۔

جنہوں نے اپنی اولاد کی اس وقت تربیت نہیں کی جب اسکو ضرورت تھی۔۔۔

کہتے ہیں نا لوگ آگے جا کر پچھتاتے ہیں انکا بھی یہی حال تھا۔۔۔

اب وہ چاہتے تھے ان کا بیٹا انکے قریب رہے۔۔۔

پر اب بیٹا بڑا ہو گیا تھا۔۔۔

اسکو اپنی وہ محرومیاں یاد آتی تھی جب وہ اپنے ماں باپ کے بارے میں سوچتا تھا۔۔۔

OOOOOOOOOO

ہمم تو تم اپنی مرضی سے آئی ہو میرے قریب۔۔۔

ساغر نے سوال کیا۔۔

ہاں کیونکہ تمہارے قریب کون بیوقوف نہیں آنا چاہے گی۔۔۔۔

ذرا یہ بتاؤ۔۔

اونہوں مجھے وہ چپکو عورتیں نہیں پسند۔۔۔

تم بس اب مجھے جانتی ہو کل صبح میرے جاگنے سے پہلے مجھے دکھائی نہیں دینی چاہیے۔۔۔

اسنے اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے ساغر کو وہ کالی آنکھیں یاد آنے لگی۔۔۔

اسنے کرن کے چہرے سے نظریں ہٹالی اور دوسری طرف دیکھنے لگا۔۔۔

مجھے یہی تمہاری عادت بری لگتی ہے پر دیکھنا تمہیں میں اپنا بنا کر رہوں گی۔۔

ہاہاہاہا۔۔۔

اسکی بات پر ساغر کا قہقہہ گونجا تو بہت سی گردنیں اسکی طرف مڑی۔۔۔۔

وہ ہنسنے ہوئے اتنا حسین لگتا تھا کہ بس لوگوں کے منہ سے خود بخود ماشاءاللہ نکلتا تھا پر ہائے وہ شکل کا خوبصورت شخص کردار کا خراب نکلا۔۔۔

سب یہی کہتی ہیں کس کس کی غلط فہمی دور کروں میں ہاں۔۔۔

میری کو۔۔۔

یار فضول کی باتیں نہیں کرو۔۔۔

چلو میرے ساتھ میرے فلیٹ پر چلیں۔۔۔

ساغر کرن کی بات کاٹتے ہوئے بولا اور اسکو لیے اپنی گاڑی کی طرف بڑھ گیا۔۔۔

oooooooooooo

آج پانچواں دن تھا مرحا نے عروہ سے بات تک نہ کی تھی۔۔۔

نہ کالج میں اور نہ کال پر۔۔۔۔

عروہ نے کافی بار کالز کی پر مرحا نے بات نہیں کی۔۔۔

جب اصغر صاحب نے وجہ پوچھی تو مرحا نے کام بہت ہے کہہ کر بات ٹال دی۔۔۔

اور مرحا کافی مطمئن تھی کہ اس واقعے کے بعد پھر سے اس شخص سے ٹکراؤ نہیں ہوا۔۔۔

آج وہ کالج پہنچی تو عروہ گیٹ پر ہی اسکا انتظار کر رہی تھی۔۔۔

مرحا دکھائی دی تو دوڑ کر اسکے پاس پہنچی۔۔

مری یار کیا ہو گیا ایک مزاق ہی تو کیا تھا۔۔۔

تم تو ایسے ناراض ہو گئی جیسے تمہارے کسی خاص کا قتل کر دیا ہو۔۔

عروہ کی اس بات پر مرحا نے اسے گھورا۔۔۔

بکواس بند کرو اپنی میری زندگی میں صرف بابا ہیں۔۔۔

میری زندگی میں کیا میری زندگی ہی وہی ہیں۔۔۔

اور کوئی خاص نہیں ہے۔۔۔۔

کیا مطلب میں بھی عروہ نے اداسی اور غصے کے ملے جلے تاثرات لیے پوچھا۔۔

تو مرحا چلتے چلتے رکی اور اسکی طرف مڑی۔۔۔

جو مرحا کے رکنے کی وجہ سے خود بھی رک گئی تھی۔۔۔

ہاں تم بھی نہیں ہو اگر تم مجھ سے پیار کرتی ہوتی تو ایسا گھٹیا مزاق نا کرتی۔۔۔

تمہیں پتا ہے نا میں پہلے سے ڈری ہوئی تھی۔۔

اوپر سے تم۔۔

اچھا اچھا یار سوری معاف کر دو آئندہ سے ایسا نہیں ہو گا۔۔۔

دیکھو تم سے بات کیے بنا دل نہیں لگتا پلیز سوری نا پلیز پلیز پلیز۔۔۔

اسکی اتنی منت کرنے پر مرحا نے اسے گھورا اور زرا سا مسکرائی۔۔۔

تو عروہ نے کھینچ کر مرحا کو گلے لگایا۔۔

یار تو کتنی معصوم ہے پر اس بار ہنہہ تو نے اچھا نہیں کیا۔۔۔

یہ کہتے ہوئے عروہ نے اسے پیچھے کر دیا۔

ہیں میں نے کیا کر دیا۔

یار تم کتنے دن ناراض رہی ہو مجھ سے اندازہ ہے تمہیں۔۔

اچھا اچھا مطلب غلطی میری ہے دیکھو عروہ اب میں نے ناراض ہو جانا اور پھر ماننا بھی نہیں۔۔۔

اسنے دھمکی دی۔۔۔

تو عروہ ایک دم سے لائن پر آئی۔۔

اچھا نا ویسے کہہ رہی تم بتاؤ اسکے بعد تو کچھ نہیں ہوا نا یا وہ دونوں تمہیں کہیں دکھے تو نہیں۔۔۔

یار قسم سے میرے سامنے آجائیں تو کچا نگل جاؤں۔۔۔

ہاتھ کیسے اٹھایا اسنے تم پر۔۔۔

یار نہیں دو بارہ تو نہیں دکھے پر اللہ کا شکر اور آگے کبھی واسطہ بھی نا پڑے یار میں

بہت ڈری تھی اس وقت۔۔۔

آنا چل کلاس شروع ہونے والی ہے۔۔۔

ایسے ہی ٹیچر نت بیستی کر دینی۔۔۔

مرحا نے کہتے ہوئے یوئے اسے چلنے کا اشارہ کیا۔۔۔

OOOOOOOOOOO

مرحا کالج سے واپس آئی اپنے گھر کے آگے رک کر اسنے دروازہ کھٹکھٹانا چاہا تو اسنے

دیکھا۔۔۔

دروازہ پہلے سے کھلا تھا۔۔۔

اسکو تھوڑی حیرت ہوئی اور عجیب بھی لگا۔۔۔

وہ جلدی سے گھر کے اندر داخل ہوئی تو دیکھا سامنے بڑے صوفے پر ایک چالیس سے پینتالیس کی درمیانی عمر کی ایک عورت اور ایک بائیس تیئیس سال کا خوش شکل لڑکا بیٹھا تھا اور دوسری طرف اصغر صاحب بیٹھے تھے۔۔۔

اسنے زرا غور سے دیکھا تو وہ عورت کو پہچان گئی۔۔۔

یہ وہی تھی جنہوں نے انہیں کبھی مڑ کر نا دیکھا تھا کہ وہ جی رہے ہیں یا مر گئے ہیں

۔۔۔

پر آج، آج انہیں کیسے یاد آ گئی کہ انکے شوہر کا ایک بھائی اور ایک بیٹی بھی تھی۔۔۔

ابھی وہ سوچ ہی رہی تھی کہ سادیہ بیگم کی مرحا پر نظر پڑی۔۔۔

تو وہ خوش دلی سے مسکراتے ہوئے کھڑی ہوئی اور مرحا کی طرف بڑھی۔۔۔

تو صوفے پے بیٹھا لڑکا بھی اٹھ کھڑا ہوا اور اسے دیکھنے کی کوشش کرنے لگا۔۔۔

جو خود کو مکمل طریقے سے ڈھکے کھڑی تھی۔۔۔

سادیہ بیگم کو اپنی طرف بڑھتا دیکھ مرحا کو بہت عجیب محسوس ہونے لگا۔۔۔

یہ وہی ایک واحد رشتہ تھا جو اسکا ہوتے ہوئے بھی اسکا نہیں تھا۔۔۔

انکا ذکر اکثر وہ اپنے باپ سے کرتی تھی۔۔۔

جو یہ کہہ کر بات ٹال دیتے کہ بیٹا ہم غریب لوگ ہیں انکا بڑے لوگوں میں اٹھنا بیٹھنا ہے۔۔

سادیہ بیگم نے مسکرا کر مرحا کو اپنے گلے لگایا اور حجاب کے اوپر سے اسکا سر چوما۔۔۔

اور اسے اپنے ساتھ لیے بڑے صوفے کی طرف بڑھی جہاں انکا بیٹا کھڑا انہیں ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

وہ اسکے پاس آرکیں اور کہنے لگی۔۔۔

بیٹا یہ میرا بڑا بیٹا ہے پہچان تو لیا ہو گا نا۔۔۔

تو مرحا نے ذرا سی نظریں اٹھا کر سادیہ بیگم کو دیکھا اور پھر نظریں جھکا گئی۔۔۔

انکا اتنا میٹھا لہجہ نا جانے کیوں مرحا کو کھٹک رہا تھا۔۔۔

اسنے ہلکی سی آواز میں کہا۔جی میں پہچان گئی ہوں۔۔۔

اسلام الیکم احمد بھائی کیسے ہیں آپ اسنے نظریں ابھی بھی جھکائی ہوئی تھی۔۔

والیکم اسلام میں ٹھیک ہوں تم سناؤ تم کیسی ہو۔۔۔

تو مرحا نے جواب دیا۔جی احمد بھائی اللہ کا شکر میں بھی ٹھیک ہوں۔۔۔

یار تمہاری یہ عادت نہیں گئی نظریں جھکا کر بات کرنے والی مجھے لگا تھا تم ان تین سالوں میں کافی بدل جاؤ گی پر نہیں تم ویسی ہو ویسا پردہ جیسا تم بچپن سے کرتی تھی۔۔۔

جی یہ میرے بابا کی تربیت ہے کہ میں پردہ کرتی ہوں اور بات نظریں جھکا کر رکھنے کی تو لڑکیوں کو ایسا ہی ہونا چاہیے نہ کہ منہ اٹھا کر سبکو تاڑنا چاہیے۔۔

تائی آپ بیٹھیں میں آپ لوگوں کے لیے چائے بنا کر لاتی ہوں۔۔۔

مرحا انہیں بول کر سائیڈ سے نکل آئی اور اپنے بابا کے پاس آ رکی۔۔۔

اسلام الیکم کیسے ہیں آپ بابا۔۔۔

والیکم اسلام میرا شہزادہ بچا ٹھیک ہے تو میں بھی ٹھیک ہوں انہوں نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔۔۔

تو مرحا نے پھر سے پوچھا آپکی طبیعت تو ٹھیک رہی نا کچھ ہوا تو نہیں۔۔۔۔

او نہوں مجھے کیا ہونا ہے بھلا میں تو چنگا بھلا ہوں دیکھو۔۔۔

جی جی بابا آپ بلکل ٹھیک ہیں اور ایسے ہی رہیں آمین۔۔۔

چلیں میں چائے بنا کر لاتی ہوں۔۔

ہاں بیٹا جاؤ تمہاری تائی لوگ بھی آدھے گھنٹے سے ایسے ہی بیٹھے۔۔

● جی میں بنا آتی ہوں وہ کہتے ہوئے آگے بڑھ گئی تو اصغر صاحب سادیہ بیگم اور احمد سے باتوں میں لگ گئے۔۔۔

وہ چائے بنا کر کپ ڈش میں رکھ کر آئی اور سب کو چائے دی اور خود اپنے بابا کے برابر میں بیٹھ گئی۔۔

تو احمد نے کہا مرحا سنو اپنا ابایا تو اتار دو یہاں کونسا کوئی غیر موجود ہیں۔۔

تو مرحا نے اپنے بابا کی طرف دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہے تھے اور اسے کہنے لگی۔۔۔

میں نے آج تک اپنے باپ کے سامنے اپنے سر سے دوپٹہ تک نہیں اتارا اور آپ تو پھر بھی میرے کزن ہیں ایک نامحرم۔۔۔

تو احمد خاموش ہو گیا۔۔۔

پر سادیہ بیگم جو اپنے بیٹے کی بات پر انکار سن کر بول پڑی۔۔۔۔

ارے پھر کیا ہوا مرحا کزن ہی ہے کزنوں میں کیسا پردہ اور آج نا محرم کیا معلوم اللہ اسے تمہارا محرم بنادے۔۔۔۔

دیکھو تو میرا بیٹا کتنا شریف ہے۔۔۔۔

وہ کونسا تمہیں کچھ کہے گا بنا نقاب وغیرہ کے دیکھ کر۔۔۔۔

تائی میں نے یہ نہیں کہا کہ احمد بھائی کچھ کہیں گے پر میں مطمئن نہیں ہوں۔۔۔

مرحا نے سادگی سے جواب دیا تو سادیہ بیگم بولی۔۔۔

ویسے آج کل کے دور میں کہاں لڑکیاں خود کو چھپاتی ہیں۔۔۔۔

پتا نہیں تم کس پر گئی ہو کزن ہی ہے تمہارا۔۔۔

وہ کونسا گندی نظر ڈال رہا ہے تم پر۔۔۔

تائی بھلا ہی احمد بھائی گندی نظر سے نہ دیکھیں مجھے پر میرا حق بنتا میں خود کو چھپا کر رکھوں۔۔۔۔

میں کسی کی امانت ہوں میں اس میں خیانت نہیں کرنا چاہتی۔۔

اور آج کل کے دور میں لڑکیاں جیسی بھی ہوں لوگوں کو مسئلے بہت ہیں۔۔۔

ہم لڑکیاں ڈوپٹہ نہ اوڑھیں ماڈرن بنے تو ہم خراب ابایا پہنے خود کو چھپا کر رکھیں تو پرانی روحیں۔۔

انسان کسی حال میں خوش نہیں ہوتا اور میں نے انسانوں کو خوش کرنا بھی نہیں ہے

۔۔۔۔

مجھے میرے اللہ کو خوش کرنا ہے جنہوں نے ہمیں پردہ کرنے کا حکم دیا اور رہی بات محرم نامحرم کی تو آپ کا بیٹا آج میرے لیے نامحرم ہے اور خدا بہتر جانتا کہ آگے ہو گا کیا اور آج کو دیکھیں تو احمد بھائی میرے لیے نامحرم اس لیے میرا انکے سامنے پردہ جائز ہے۔۔۔

سادیہ بیگم کو اسکی باتوں پر غصہ بھی آیا اور شرمندگی بھی محسوس ہوئی۔۔۔

اچھا دیکھتے ہیں تمہیں بھی کتنا پردہ کرتی ہو نیک تو ہے نہیں کوئی کوئی نہ کوئی گناہ تو تم نے بھی کیا ہو گا۔۔

جی چلیں میں ضوہر کی نماز پڑھ لوں اسنے بحث کرنا بہتر نہ سمجھا اور خاموشی سے اٹھ کر اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔۔۔

ooooooooooo

آج اتوار کا دن تھا اور عروہ کے کافی ضد کرنے پر مرحا اسکے ساتھ شاپنگ پر جانے کے لیے راضی ہو گئی۔۔۔

گیارہ کا وقت تھا جب انکے گھر کا دروازہ بجا تو مرحا دروازے پر گئی تو عروہ تھی۔۔۔

ہاں آگئی ہو آؤ اندر آجاؤ مرحا نے اسے اندر بلایا تو وہ اسکے پیچھے چلتی ہوئی آئی۔۔۔

تم بیٹھو میں بابا کو بلا کر لاتی ہوں تھوڑی ہی دیر میں اصغر صاحب دوسرے صوفے پر آکر

بیٹھے اور انہوں نے سلام کیا۔۔۔

واعلیکم السلام کیسے ہیں آپ انکل مرحا بتا رہی تھی آپکی طبیعت اکثر خراب رہتی

ہے۔۔۔

اللہ کا شکر نہیں زرا سی طبیعت خراب ہو جاتی تو میری شہزادی پریشان ہو جاتی۔۔۔

اس کو سمجھایا کرو ٹھیک ہوں میں مجھے کام پر جانے دیا کرے ہفتہ ہو گیا دکان بند پڑی

ہے۔۔۔

غریب لوگ ہیں کمائیں گے نہیں تو کھائیں گے کیسے جو پیسے تھے وہ بھی ختم ہونے کو

ہیں۔۔۔

ارے نہیں انکل مرحا بلکل ٹھیک کر رہی ہے۔۔۔

آپ دیکھیں زرا خود کو آپ کتنے کمزور ہو گئے ہیں پہلے سے۔۔۔۔

عروہ کی بات پر مرحا جلدی سے بولی۔۔۔

ہاں نا میں نے بابا کو کافی بار بولا ہے پریشاں نا ہوا کریں پتا نہیں کونسی باتیں ہیں جو انہیں بیمار کر رہی ہیں۔۔۔

تو اصغر صاحب اپنی بیٹی کو اپنے لیے اتنی فکر کرتے دیکھ مسکرائے اور نرمی سے مرحا کو اپنے ساتھ لگا یا۔۔۔۔۔

میرا شیر بیٹا بھلا مجھے کیا پریشانی ہو گی۔۔۔

بس ایک میرا بچا ہے جسکے بارے میں سوچتا ہوں کے میرے بعد تمہارا کیا ہو گا۔۔۔

آج نہیں تو کل۔۔

ابھی وہ اپنی بات مکمل کرتے کے مرحا نے انکے منہ پر ہاتھ رکھ کر انہیں خاموش کر وادیا۔۔۔

بابا کیسی باتیں کر رہے ہیں آپ میرے دل کو کچھ ہوتا ہے بس دو ہی تو لوگ ہیں میری زندگی میں۔۔

ایک نظر عروہ کی طرف دیکھا آپ دونوں کے بغیر میرا کیا بنے گا بھلا آئندہ ایسی بات سوچیے گا بھی مت آخر پر مرحا کی آواز نم ہو گئی۔۔

جی میرا بچہ بس ایک ہی بیٹی ہو پریشانی تو ہوتی ہے اچھا جاؤ عروہ کے لیے چائے تو بناؤ بچی کو ایسے ہی بٹھا دیا۔۔۔

ارے نہیں نہیں انکل لیٹ وہ رہا وہ دراصل آج اتوار ہے تو میں نے سوچا کیوں نا ہم شاپنگ پر جائیں۔۔

بس آپ اجازت دیں ہم نکلتے ہیں۔۔۔

بچے چائے تو پی لو پھر چلے جانا۔۔

نہیں انکل انشاللہ اگلی بار ضرور پر ابھی نہیں۔۔۔

اچھا جیسا تم بہتر سمجھو۔۔۔

○○○○○○○○○○○○○

اسکی آنکھ موبائل کی گھنٹی کی وجہ سے کھلی۔۔

اسنے موبائل اٹھایا اور کال پک کر کے موبائل کان سے لگایا۔۔۔

ہاں بولو اور ایک نظر پہلو میں لیٹی لڑکی کو دیکھا۔۔۔

یار رات کو الینہ کا برتھڈے ہے اسنے پارٹی دی ہے اور سارے کپڑے پرانے سے ہیں میرے پاس۔۔۔

آ جا شاپنگ پر چلتے۔۔۔

اونہوں میرا دل نہیں ہے پارٹی پہ جانے کا تم اکیلے چلے جانا اور شاپنگ کی بات تو مجھ سے کوئی کپڑے لے لو۔۔

ابے یار کیوں تیرا دل نہیں وہاں شراب ہو گی مال ہو گا تو تیرا دل نا کرے ہو ہی نہیں سکتا۔۔۔

اچھا یار سوچتا ہوں ابھی تو سات بجے ہیں دس گیارہ تک آ جاؤں گا تجھے پک کرنے۔۔۔

ہاں چلو ڈن چل بائے۔۔۔

ساغر نے بائے کہتے ہوئے کال کاٹ دی اور اس لڑکی کی طرف دیکھنے لگا۔۔۔

ایک منٹ اسکو چبھتی نظروں سے گھورنے کے بعد ایک جھٹکے سے اسکو اپنی طرف کھینچا۔۔۔

تو وہ لڑکی ہڑبڑا کر ادھر اُدھر دیکھنے لگی کون ہے کون۔۔

لڑکی میں نے تمہیں کل رات کہا تھا نہ کہ میرے اٹھنے سے پہلے اپنی شکل گم کرنا تو اب کیا کر رہی ہو یہاں۔۔

ساغر نے ایک ہاتھ اسکی پتلی کمر میں ڈالا ہوا تھا۔۔۔

او کمان ساغر کیا ہو گیا ہے کل رات تم نے سونے ہی کہاں دیا ہے جواب اتنا رو ڈ ہو رہے ہو۔۔۔

تھوڑی دیر پہلے ہی تم نے میری جان چھوڑی ہے۔۔۔

آنکھ کھلنے میں وقت تو لگتا ہے۔۔۔

اسنے اپنا چہرہ ساغر کے چہرے کے قریب کرتے ایک ادا سے کہا۔۔۔

لڑکی بات سنو اپنے یہ کپڑے پہنو اور چلتی بنو۔۔

میرا موڈ نہیں خراب کرو ساغر نے بیڈ سے نیچے پڑے اسکے کپڑوں کی طرف اشارہ کیا۔۔۔

ہنہہ جا ہی رہی ہوں۔۔۔

اچھا کیا آج رات بھی میں آجاؤں۔۔

اسنے اپنی شرٹ پہنتے ہوئے سوال کیا۔۔۔

ساغر اسکو غور سے دیکھنے لگا لڑکی تمہارے کیا پر نکلے ہوئے ہیں جو تمہیں میں ایک رات سے زیادہ اپنے پاس برداشت کروں گا۔۔۔

بلکل سوکھا اور سخت لہجہ۔۔۔

دیکھنا ساغر شاہ جیسے تم ہر لڑکی کو دھتکارتے ہو نا اگلی صبح ہوتے ہی دیکھنا ایک دن ہو گا جب تم کسی سے اپنی محبت کی بھیک مانگو گے کسی کا ساتھ پانے کے لیے گڑ گڑاؤ گے پر تب کوئی نا کوئی اسے تم سے چھین لے گا۔۔۔

تو کمرے میں ساغر شاہ کا ایک قہقہہ گونجا۔۔۔

وہ کافی دیر تک بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے ہنستا رہا تو لڑکی نے حیرت سے اسے دیکھا کہ۔۔۔

ایسی کیا بات کر دی میں نے کہ یہ پاگل ہی ہو گیا۔۔۔

ابھی وہ سوچ رہی تھی کہ ایک دم ساغر اپنی جگہ سے اٹھا اور قدم قدم چلتا اسکے قریب آیا۔۔۔

شرٹ کے بنا اسکے سکس پیک افف لڑکی کی نظر اسکے کسرتی جسم پر تھی۔۔۔

وہ اسکے بلکل قدیب آکر رکا اور اسکی آنکھوں میں دیکھتے سخت لہجے میں کہنا شروع کیا ۔۔۔

وہ دن کبھی نہیں آئے گا کبھی بھی نہیں اس دنیا میں ایسی کوئی آئی ہی نہیں کہ وہ ساغر شاہ کو رلا سکے اور یہ محبت ہاہاہاہا۔۔۔

یہ مجھے کبھی کسی سے نہیں ہو سکتی میں کسی کو زیادہ دیر برداشت نہیں کر سکتا اور بھیک مانگنا تو ساغر شاہ نے کبھی سیکھا ہی نہیں۔۔۔

تم لوگوں کے سامنے جھکنے کا کہہ رہی میں تو خدا کے سامنے بھی نہیں جھکتا۔۔۔

ساغر شاہ زیادہ دیر کسی کو برداشت کرنے سے کسی سے محبت نہیں ہو جایا کرتی۔۔۔

کسی کو ایک نظر دیکھ لو تو بھی محبت ہو جاتی ہے۔۔۔

اس بات پر ایکدم ساغر کو کالی آنکھیں یاد آئی۔۔۔

لڑکی زیادہ بک بک نہیں کرو ساغر شاہ کے لیے محبت نہیں بنائی گئی اب اپنی شکل گم کرو۔۔۔

اسکو گھورتے ہو ساغر شاہ اپنی الماری کی طرف بڑھا۔۔۔۔۔۔۔

یہ بھول ہے تمہاری کہ تم ہمیشہ ایسے ہی رہو گے۔۔۔

یہ بات یاد رکھنا ایک دن آیا گا جھکو گے تم جھکو گے وہ کہتے ہوئے کمرے سے نکل گئی ۔۔۔

کیا بکواس کرتے ہیں لوگ ہنہہ وہ سر جھٹکتا اپنے کپڑے لیے نہانے چلا گیا۔۔۔

OOOOOOOOOOO

وہ گھر سے نکل کر مارکیٹ کی طرف پیدل جا رہے تھے۔۔۔۔

یہاں سے زیادہ دور نہ تھا بازار جہاں وہ اکثر شاپنگ کے لیے آتے تھے۔۔۔

تو عروہ بولی چلو یار میرے پیچھے وہ اسکو بول کر دوسری طرف چلنے لگی۔۔۔

اوئے یہ کہاں جارہی ہو ہم نے اُدھر جانا ہے مرحا نے جلدی سے پیچھے کی طرف اشارہ کیا۔۔

یار نہیں آج ہم دوسری بڑی مارکیٹ جارہے جہاں امیر امیر لوگ جاتے جہاں۔۔۔ بہت مہنگی اور اچھی چیزیں ملتی ہیں۔۔۔

عروہ تم پاگل تو نہیں ہو گئی ہو۔۔۔

ہمارے پاس اتنے پیسے نہیں ہیں کہ ہم ادھر جا سکیں تم کیسی باتیں کر رہی ہو۔۔۔

مرحا نے اسکا ہاتھ پکڑ کر روکا تو عروہ نے رک کر اسکی طرف دیکھا اور مسکرائی۔۔۔

تو کیا ہوا اگر پیسے نہیں ہیں۔۔۔

ضروری تھوڑی ہے کہ کہیں جاؤ تو وہاں سے کچھ نا کچھ لو ہم ایسے ہی گھوم کر آتے ہیں۔۔۔

نہیں عروہ ہم نہیں جا رہے چپ کر کے واپس چلو۔۔

ایک تو تمہاری اتنی ضد کرنے پر میں تمہارے ساتھ چلنے کو راضی ہوئی اور تم ہو کے اور ضد کر رہی ہو۔۔۔

وہاں ہم جیسوں کی جگہ نہیں ہیں۔۔

نہیں تم چلو نا پلیز بس ایک بار دیکھنا چاہتی ہوں کہ وہاں چیزیں کیسی ہوتی ہیں۔۔۔

کیسے کیسے لوگ وہاں آتے ہیں۔۔۔

پلیز عروہ اسکو بول کر زبردستی اسکو اپنے ساتھ آگے کھینچنے لگی تو مرحا کو مجبوراً اسکے ساتھ جانا پڑا۔۔۔

○○○○○○○○○○○

گیارہ بجے وہ عادل کو پک کرنے گیا۔۔۔

اسکے گھر کے آگے گاڑی روک کر وہ ہارن دبانے لگا۔۔۔۔۔۔۔

دو منٹ کے بعد عادل باہر نکلتا دکھائی دیا۔۔۔

ساغر کا ایک بیسٹ فرینڈ تھا عادل جو بچپن سے اسکے ساتھ تھا۔۔۔

عادل کی عمر پچیس سال تھی۔۔۔

اس کے گھر میں اس کو ماما بابا اور ایک بھائی جسکی شادی اسکی خالہ کی بیٹی سے ہوئی تھی۔۔۔۔

اور دو بہنیں تھی جن کی شادی ہو چکی تھی۔۔۔

عادل سب سے چھوٹا تھا گھر میں اور آج تک اسنے شادی کے بارے میں سوچا بھی نہیں تھا۔۔۔۔

عادل کے بابا اور بھائی دونوں ڈاکٹر تھے۔۔۔

ایک عادل ہی تھا جو اپنے بیسٹ فرینڈ ساغر کی طرح حرام چیزوں میں زیادہ دلچسپی رکھتا تھا۔۔۔

وہ گاڑی میں آکر بیٹھا تو ساغر نے گاڑی سٹارٹ کر دی۔۔۔

تھوڑی دیر کی خاموشی کے بعد عادل نے بولنے کی شروعات کی۔۔۔

انکل سے بات کی تم نے تو ساغر نے یک لفظی جواب دیا نہیں۔۔۔

انکل تمہارا بھلا ہی سوچتے ہیں۔۔۔

وہ تمہارے ڈیڈ ہیں انکی مان لو ان کو یہی چاہیے کہ انکا بیٹا خوش رہے۔۔۔۔

اسکے پاس ایک بیوی ہو۔۔۔

جو اس سے پیار کرے۔۔۔۔

اسکی ضرورت کا خیال رکھے۔۔۔۔

تمہارے بھی بچے ہوں وہ بھی دادا بنیں اور انکو کیا چاہیے بھلا۔۔۔

وہ میرا ابھلا اب کیوں چاہتے ہیں۔۔۔

ان کو یہ سوچ تب نہیں آئی جب میں ایک نا سمجھ بچا تھا۔۔۔۔۔

اور رہی شادی کی بات تو تم کیوں نہیں کر لیتے۔۔۔

تمہارے مام ڈیڈ بھی تو تم سے کہہ رہے شادی کا تم کرلو ساغر کافی سخت لہجے میں بولا۔۔۔

تو ایک دم سے عادل بھی ڈر کر پیچھے سیٹ سے لگ گیا اور تھوڑا سنبھل کر بولنا شروع کیا۔۔

بھائی مجھے کوئی اچھی لڑکی نہیں مل رہی۔۔۔

اور جب اچھی لڑکی مل گئی اسی وقت اس سے نکاح کرلینا تیرے بھائی نے۔۔۔

پر تیری شکل پر تو لڑکیاں مرتی تیری دیوانی ہیں تو کرلے۔۔۔۔

آہہہ میں نے نہیں کرنی شادی۔۔۔

کیوں تم سب لوگ ایک ہی بات کرتے ہو۔۔

اور بات اگر ان لڑکیوں کی جو میری دیوانی ہیں تو وہ مطلبی ہیں۔۔۔۔

وہ میری شکل میرے پیسے پر مرتی ہیں۔۔۔

وہ مجھے نہیں چاہتی۔۔۔

اور مجھے کوئی ایسا چاہیے بھی نہیں جو مجھے چاہتا ہو۔۔۔

اوراب بند کرواپنا یہ شادی نامہ وہ ڈرائیونگ کرتے ہوئے بولا۔۔۔

○○○○○○○○○○○○

وہ مارکیٹ میں پہنچ گئی تو عروہ نے نظریں گھما کر ادھر اُدھر دیکھا تو اتنی بڑی جگہ دیکھ کر حیران رہ گئی۔۔۔۔

یار دیکھ تو کتنی پیاری جگہ ہے۔۔۔۔

اور لوگ دیکھ کیسے امیر امیر ہیں۔۔۔۔

عروہ نے مرحا کی کہنی پکڑ کر ہلائی جو نظریں جھکائے کھڑی تھی۔۔۔

عروہ تم کیا بچوں والی حرکتیں کرتی ہو۔۔۔

دیکھ لی نا جگہ چلو اب چلتے ہیں۔۔

اسنے اسکو آگے جانے سے باز رکھنا چاہا۔۔۔

عروہ نے اسے گھورا۔۔۔

عروہ ایک مڈل کلاس فیملی سے تھی۔۔۔۔

عروہ کی عمر سترہ سال تھی۔۔۔

اسکے بابا ایک سکول ٹیچر تھے اور امی گھر پر ہی رہتی تھیں۔۔۔

عروہ کی دو اور بہنیں تھی دونوں کی شادی ہو چکی تھی۔۔۔

اور ایک چھوٹا بھائی تھا جو عروہ سے چار سال چھوٹا تھا۔۔۔

یار یہاں کی چیزیں تو دیکھنے دو کونسا کچھ دیکھنے کے پیسے لگے گے۔۔

نہیں بہت لیٹ ہو جائے گا واپس چلو۔۔

عروہ نے اسکا ہاتھ پکڑا اور اسے لیے آگے چلنے لگی۔۔۔۔۔۔۔

عروہ آج میں تمہارے ساتھ آگئی ہوں دیکھنا آئندہ میں تمہارے ساتھ بولنا بھی نہیں ہے۔۔۔

بہت ضدی ہو تم۔۔۔

ہاہاہاہا یہ اپنی ننھی منھی دھمکیاں اپنے پاس رکھو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تومر حا نے نظریں اٹھا کر اسے غصے سے I دیکھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

لڑکی تمہیں شرم نہیں ہے کہ کہیں باہر کسی غیر مرد کے سامنے گلہ پھاڑ کر نہیں ہنستے۔۔۔

ایک تو تم نقاب نہیں کرتے اور اوپر سے تمہاری یہ حرکتیں۔۔۔

مری میری جان نقاب نہیں کرتی تو کیا ہوا حجاب تو کرتی ہوں نا اور ہنسی آگئی اسکے لیے سوری اب نہیں ہنستی۔۔۔۔۔۔

ہاں اچھی بات ہے کہ تم حجاب کرتی اور جلدی کرو جو دیکھنا دیکھو واپس گھر بھی جانا ہے۔۔۔

بابا پریشان ہو جائیں گے۔۔۔

ہاں ہاں چلو کسی کپڑوں والی دکان پر چلتے ہیں۔۔۔۔

اسنے نظریں گھما کر دیکھا۔۔۔

ہاں وہ دیکھو وہ رہی اُدھر چلتے عروہ نے سامنے اشارہ کیا اور آگے چلنے لگی۔۔۔

○○○○○○○○○○○○○○

ان دونوں نے باقی کا سفر خاموشی سے کاٹا۔۔۔

ساغر نے مارکیٹ کے سامنے گاڑی پارک کی اور پھر وہ دونوں مارکیٹ کی طرف بڑھ آئے۔۔۔

وہ دونوں ایک شاپ میں گئے جہاں مردانہ کپڑے ملتے تھے۔۔۔

وہ دونوں اپنے لیے کپڑے لے کر نکلے تو ساغر کی نظر اس لڑکی پر پڑی جسکی آنکھیں وہ بھول نہیں پا رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ جو عروہ کو ڈانٹ رہی تھی جو وہاں سے نکلنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔۔۔۔

مرحا نے اچانک سے سامنے دیکھا تو اس دن والے لڑکے کو اپنے سامنے خود کو تکتا پا کر ایک دم سے رک جاتی ہے۔۔۔

عروہ بھی رک جاتی ہے اور اسکی نظروں کی سیدھ میں دیکھتی ہے۔۔۔

جہاں دو لڑکے کھڑے ہوتے ہیں۔۔۔

اور واپس مرحا کو دیکھتے ہوئے اسکی کہنی ہلاتی ہے تو وہ جیسے ہوش میں آتی ہے۔۔۔

ہوش میں آتے ہی اسنے عروہ کا ہاتھ پکڑا اور دوسری طرف سے نکلنے لگی۔۔۔

اور اپنے قدموں کی رفتار بڑھا لی۔۔۔

بھاگتے بھاگتے وہ آبادی میں آ گئے جہاں کافی رش تھا۔۔۔۔۔۔۔

وہاں سے انکو ڈھونڈنا مشکل تھا۔۔۔۔

مرحا نے اپنی رفتار کم کی اور لمبے لمبے سانس کھینچنے لگی۔۔۔

oooooooooooo

وہ جو اس کالی گہری آنکھوں والی لڑکی کو دیکھ رہا تھا اسکے بھاگنے پر ہوش میں آتا اسکے پیچھے بھاگنے لگا۔۔۔۔۔

کہ عادل نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا۔۔۔۔

کیا ہوا ہاتھ چھوڑ ساغر نے غصے سے کہا۔۔۔

یار تم نے وہ لڑکی دیکھی عادل کھوئے کھوئے لہجے میں بولا۔۔۔۔

ہاں یار میں اسی کے پیچھے تو جا رہا ہوں ہاتھ چھوڑے گا تو جاؤں گا۔۔

کیا مطلب تو اسکے پیچھے کیوں جائے گا عادل کو حیرت ہوئی۔۔۔

یار یہ اسی دن والی لڑکی تھی جس کا میں نے کہا تھا یہ مانگنے والی۔۔

او نہوں یہ اور تھی یہ وہ نہیں تھی اسنے خود کو کور کیا ہوا تھا اسنے تو بس حجاب پہنا ہوا تھا۔۔۔

یار تم نے دوسری لڑکی دیکھی ہے میں اور جس نے نقاب پہنا ہوا تھا۔۔۔۔

اب تک پتا نہیں کہاں پہنچ گئے ہوں گے لعنت تیرے جیسے دوست پر۔۔۔

اچھا تو اسکا پیچھا کیوں کرنا چاہ رہا تھا عادل نے اسکو نیچے سے اوپر تک کھوجتی نظروں سے دیکھا۔۔۔

میں وہ یار می۔۔۔

کیا میں وہ میں وہ لگائی ہوئی سیدھا بول کہیں عشق تو نہیں کر بیٹھا۔۔

نہیں عشق اور میں واٹ ایور۔۔

اچھا تو بتاؤ کیوں جا رہے تھے۔۔۔

عادل نے پھر سے وہی سوال دہرایا۔۔۔

تو ساغر سوچ میں پڑ گیا امم یہ تو مجھے بھی نہیں معلوم۔۔۔۔

اور دونوں کا ایک ساتھ قہقہہ گونجا۔۔۔

ہاہاہاہاہا۔۔۔

اچھا چل چلتے ہیں۔۔

میں نے آج گھر جانا ہے۔۔۔

اوہ صحیح انکل سے تمیز سے بات کرنا آرام سے انکی بات سننا اور چل میں چلتا ہوں تو جا گھر۔۔۔

تم کیسے جاؤ گے گاڑی تو تم لائے نہیں۔۔۔۔

میں تمہیں چھوڑ دیتا ہوں۔۔۔

تو عادل نے کہا نہیں تم جاؤ اپنے گھر میں ڈرائیور کو بلوا لیتا ہوں وہ آ جائے گا لینے۔۔۔

چل بے میں چھوڑ دیتا ہوں۔۔۔

ساغر اسکو گھسیٹتے ہوئے باہر لایا اور اسکو گاڑی میں بٹھایا۔۔۔

خود دوسری طرف سے گاڑی میں بیٹھتے گاڑی سٹارٹ کر دی۔۔۔

oooooooooooo

جب قدموں کی رفتار کم ہوئی تو عروہ نے حیرت سے سوال کیا۔۔۔۔

وہاں سے بھاگی کیوں کیا ہوا۔۔۔

عروہ یہ وہاں وہی لڑکا تھا اسی دن والا مرحا نے ہلکی سی آواز میں جواب دیا۔۔

اچھا تو یہ تھا وہ گینڈا ہمم تو تم وہاں سے بھاگی کیوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بتاتے اسکو ہم وہاں پر بہت لوگ تھے ان سے پٹواتے پھر اس کو پتا لگتا عروہ کی دوست سے پنگا از ناٹ چنگا۔۔۔

نہیں عروہ یہاں بہت لوگ تھے۔۔۔۔

انہوں نے ہمیں عجیب نظروں سے دیکھنا تھا اور طرح طرح کی باتیں کرنی تھی۔۔۔

اس لیے میں بھاگی چلو کوئی نہ ہم گھر چلتے بابا پریشان ہو جائیں گے گھر لیٹ جانے پر۔۔۔

ہاں چلو اب رکشہ کروا لیتے ہیں پہلے تمہارے گھر چلتے ہیں پھر وہاں سے میں اپنے گھر چلی جاؤں گی۔۔۔۔

ایسے ہی وہ لڑکا تمہارا پیچھا نہ کر رہا ہو۔۔۔

اچھا چلو چلتے ہیں وہ دونوں باہر کی طرف بڑھ گئے اور رکشہ رکوانے لگے۔۔۔

تھوڑی ہی دور میں وہ ایک رکشے میں بیٹھے مرحا کے گھر کی طرف جا رہے تھے۔۔۔

○○○○○○○○○○○○

---

ساغر نے عادل کو اسکے گھر اتارا اور اپنے گھر کی طرف گاڑی بڑھا دی۔۔۔۔۔

تھوڑی دیر میں وہ گاڑی سے نکلتا ہوا گھر کی طرف بڑھا۔۔۔

گھر کے اندر داخل ہوا تو اسکے مام ڈیڈ سامنے صوفے پر بیٹھے باتوں میں مصروف تھے۔۔۔۔

ریحانہ بیگم کی نظر ساغر پر پڑی تو وہ جلدی سے اٹھ کر اپنے بیٹے کی طرف بڑھی اور اسکو گلے سے لگایا۔۔۔۔۔

ہائے میرا بچہ آگیا۔۔۔

اپنے ماں باپ کو اپنی شکل بھی نہیں دکھا سکتے۔۔۔۔

دو دو ہفتوں بعد تم یہاں آتے ہو۔۔۔۔

کیوں بچے تم اپنے مام ڈیڈ کو ترسا رہے ہو خود کی محبت سے۔۔۔۔

ریحانہ بیگم نے روتے ہوئے سوال کیا۔۔

ساغر کو انکا رونا برا ابھی لگا۔۔۔

لیکن پھر کیا ہے آپ کو ایک تو گھر کے اندر آیا نہیں اور آپ کے یہ ناٹک شروع ہو گئے۔۔۔۔

آ گیا ہوں نہ دیکھ لیجیے گا۔۔

ابھی مجھے جانے دیں میں نے پارٹی پر جانا ہے مجھے ابھی آرام کرنا ہے۔۔۔

ساغر نے روکھے لہجے میں کہا تو ریحانہ بیگم کو برا لگا لیکن انہوں نے محسوس نہیں کروایا۔۔۔

ارے آؤ بیٹا وہ دیکھو تمہارے ڈیڈ آؤ ان سے ملو وہ تمہیں کافی یاد کر رہے تھے۔۔۔

ابھی تمہاری ہی بات ہو رہی تھی۔۔۔

ریحانہ بیگم نے ساغر کا ہاتھ پکڑا اور اسے لیے قاصم صاحب کی طرف بڑھی۔۔۔۔

جو اپنے نوجوان بیٹے کو دیکھ رہے تھے۔۔۔

ریحانہ بیگم نے انکے پاس پہنچ کر ساغر کا ہاتھ چھوڑا اور ان دونوں کی طرف دیکھا۔۔۔۔

جو ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔۔۔

قاصم صاحب نے آگے بڑھ کر ساغر کو گلے لگایا اور پیچھے ہٹے۔۔۔

کیسا ہے میرا بیٹا۔۔

انہوں نے کافی محبت سے پوچھا۔۔

اس سے کافی بہتر جیسا بچپن میں تھا۔۔۔

ساغر نے ادھر اُدھر دیکھتے جواب دیا۔۔۔

تو قاصم صاحب نے شرمندگی سے اسکی طرف دیکھا۔۔۔۔۔۔

بیٹا ہم اپنی ان سب غلطیوں کی وجہ سے شرمندہ ہیں اور تم سے معافی بھی مانگتے ہیں۔۔۔۔

دیکھو ہمیں معاف کر دو اور آگے بڑھو قاصم صاحب نے اسکے آگے اپنے ہاتھ جوڑ لیے۔۔۔۔

اور اسکی طرف دیکھنے لگے۔۔۔

تو ساغر نے اپنا چہرہ دوسری طرف موڑ لیا مجھے آپ کی معافی نہیں چاہیے۔۔۔۔

میں جیسا بھی ہوں اکیلا ہوں کسی کے ساتھ ہوں خوش ہوں۔۔۔

مجھے آگے بڑھنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔

قاصم صاحب نے اپنے ہاتھ نیچے گرا دیے۔۔۔

بیٹا ہم تمہاری خوشی چاہتے ہیں ہمارے لیے نہیں تو خود کے لیے آگے بڑھو۔۔۔

یہ گناہ یہ حرام چیزیں خدا کے لیے چھوڑ دو۔۔۔

ڈیڈ اپنی یہ فضول باتیں اپنے پاس رکھیں اور میں خوش ہوں بہت خوش۔۔۔

ہماری اور کوئی اولاد نہیں بیٹا کسی اچھی لڑکی سے شادی کر لو۔۔۔۔

ہم تمہارے بچوں کے ساتھ کھیلنا چاہتے ہیں۔۔۔۔۔

ہم چاہتے ہیں ننھے منھے شہزادے شہزادیاں ہمیں تنگ کریں۔۔۔۔

ہمارے ساتھ کھیلیں۔۔۔۔

پلز ہماری بات مان لو۔۔۔۔

شادی کر لو وہ تمہارا ماضی تمہیں بھلوا دے گی۔۔۔

اوہ تو میں بھی سوچوں آپ میری شادی کے پیچھے کیوں لگ گئے ہیں۔۔۔۔

اس میں بھی آپ کا مطلب ہے۔۔۔

آپ کو اور بچے چاہیے ہیں جن کے ساتھ آپ کا وقت گزرے۔۔۔۔

آپ کی کوئی اور اولاد نہیں ہے ورنہ آپ کا یہ خواب وہ پورا کر دیتے۔۔۔۔

پر اب کوئی ہے نہیں نہ اس لیے آپ اپنا مطلب مجھ سے نکلوانا چاہتے ہیں۔۔۔۔

تو یہ آپ کی غلط فہمی ہے میں کسی سے شادی نہیں کر رہا۔۔۔

وہ کہتے ہوئے سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا جہاں اسکا کمرہ تھا۔۔۔۔

قاصم صاحب نے تھکے تھکے انداز میں کہا۔۔۔

اللہ ہمارے بیٹے کو سیدھا راستہ دکھا۔۔۔۔

کچھ کر کہ یہ سدھر جائے۔۔۔

اسکو گناہوں کے دلدل سے نکال میرے مالک آمین۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تو ریحانہ بیگم نے بھی آمین کیا۔۔۔۔۔۔

oooooooooooo

وہ دونوں مرحا کے گھر کے آگے پہنچے تو مرحا رکشے سے باہر نکلی اور عروہ کی طرف

دیکھا۔۔۔۔

آؤ اندر چلو تو عروہ نے کہا۔۔۔

نہیں تم جاؤ میں گھر جا رہی ہوں۔۔۔

کل کالج میں ملاقات ہو گی۔۔۔

یار چائے تو پی لو تم نے بولا تھا تب بابا کو کہ ابھی نہیں پھر کبھی۔۔

ہاں تو پھر کبھی بولا تھا یہ تو نہیں کہ اج ہی۔۔

یار ابھی لیٹ ہو جانا ہے کچھ خریدا ہے نہیں خالی ہاتھ ہیں اور بہانا بنانا ہے کہ کچھ پسند نہیں آیا۔۔۔

بس بیستی نہ ہو دعا کر دینا۔۔۔

ہاں اللہ خیر کرے چلو جاؤ اور گھر پہنچ کر بتا دینا اللہ حافظ۔۔۔

وہ گھر کے اندر داخل ہوئی اور اپنے بابا کو سلام کیا جنہوں نے اسکے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے جواب دیا۔۔

کیا خرید کر لایا ہے میرا بچہ۔۔۔۔

مرحا انکو دیکھ کر مسکرائی۔۔۔

بابا آپ کو عروہ کا پتا تو ہے کہ کیسی لڑکی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

پورا بازار گھوم لیا پر اسنے کچھ پسند نہیں کیا نہ مجھے کچھ لینے دیا۔۔۔

اللہ پاک مجھے معاف کر دیجیے گا کہ میں جھوٹ بول رہی ہوں پر کیا کروں۔۔۔

میں بابا کو سچ بتا کر پریشاں نہیں کرنا چاہتی پلیز مجھے معاف کرنا اور بابا آپ بھی اسنے دل ہی دل میں اللہ سے کہا۔۔

ہاں یہ تو ہے بڑی پیاری بچی ہے اللہ اسکا نصیب اچھا کرے آمین۔۔۔۔

آمین بابا اللہ ہر لڑکی اور لڑکے کا نصیب اچھا کرے آمین۔۔۔۔۔۔

اچھا میں چائے بنا کر لاتی ہوں اسکے بعد ہم کچھ باتیں کرتے ہیں یا پھر کچھ کھیلتے ہیں میں آئی۔۔۔

وہ کہتے ہوئے کچن کی طرف بڑھ گئی اور تھوڑی دیر میں چائے کے دو کپ لیے حاضر ہوئی بابا میں آگئی۔۔۔

اسنے چائے کاایک کپ اپنے باپ کودیااور دوسراخود لے کے انکے تھوڑے فاصلے پر بیٹھ گئی۔۔۔

دونوں نے خاموشی سے چائے پی چائے پینے کے بعد مرحا نے جوش سے کہا۔۔۔

باباکلی جٹ کھیلیں۔۔۔

اسکے اتنے چہکنے پراصغر صاحب نے مسکراتے ہوئے ہاں میں گردن ہلائی۔۔۔

وہ جلدی سے اٹھی اوراپنے کمرے سے کنچے لے کے آئی۔۔۔

کلی جٹ ایسے کھیلا جاتا ہے۔۔۔

کہ ایک تین پانچ سات کنچے کلی میں شمار ہوتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔

اور دو چار چھے آٹھ کنچے جٹ میں شمار ہوتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔

اس میں ایک بندہ اپنے دونوں ہاتھوں میں کنچے ہلاتا ہے اور اپنا ایک ہاتھ آگے کرتا ہے۔۔۔۔

اس میں جتنے کنچے ہوں اگلا ویسے جواب دیتا ہے۔۔۔۔

چلیں بابا پہلے آپکی باری تو اصغر صاحب کنچے ہلاتے ہیں اور اپنی ایک مٹھی آگے کرتے ہیں۔۔۔

چلو بتاؤ کلی کے جٹ۔۔۔۔

مرحا سوچنے والے انداز میں اپنے ماتھے پر انگلی مارتی ہے۔۔۔۔۔

اور جٹ کہتی ہے۔۔۔۔

تو اصغر صاحب کہتے ہیں سوچ لو۔۔۔۔

جی جی بابا سوچ لیا جٹ ہی ہے۔۔

اصغر صاحب اپنی بند مٹھی کھولتے ہیں تو اندر چار کنچے ہوتے ہیں۔۔۔۔

تو مرحا خوشی سے انکے ہاتھ سے دو کنچے اٹھا لیتی ہے۔۔۔۔

چلیں اب میری باری وہ اپنے کا تھ میں کنچے ہلاتی ہے اور اپنی بند مٹھے انکے سانے کرتی ہے۔۔۔

تو اصغر صاحب کہتے ہیں کلی تو مرحا کہتی ہے اوہنوں سوچ لیں۔۔۔۔

بیٹا جی میں تمہارا باپ ہوں تم نہیں چلو ہاتھ کھولو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مرحا چالاکی سے ایک کنچا اپنے سویٹر کے بازو میں ڈال دیتی ہے۔۔۔۔

اور اپنی مٹھی کھولتی ہے جس میں دو کنچے ہوتے ہیں۔۔۔۔۔

اصغر صاحب نے اسکی وہ چالاکی دیکھ لی ہوتی ہے پر اسکی خوشی کے لیے کچھ نہیں کہتے۔۔۔۔

انکو پتا تھا مرحا نے یہی کرنا ہے کیونکہ جب بھی وہ دونوں یہ کھیل کھیلا کرتے تھے۔۔۔۔

تو مرحا ایسے ہی کرتی تھی اور مرحا کی خوشی کے لیے وہ بھی ہار جاتے تھے۔۔۔۔

دیکھیں بابا آپ پھر سے ہار گئے ہیں۔۔۔

اصغر صاحب دکھی سا چہرہ بنا کر کہتے ہیں۔۔۔۔

تم یہ کیسے کر لیتی ہو مجھے ہر بار ہرا دیتی ہو تو مرحا اپنے بابا کو اداس دیکھ کر انہیں کچھ کہنے لگتی ہے کہ باہر کا دروازہ بجتا ہے۔۔۔

تو مرحا جلدی سے اپنا منہ چھپاتی ہے۔۔۔۔

اور اٹھ کھڑی ہوتی ہے رکیں بابا میں دیکھتی ہوں کون ہے باہر۔۔۔۔۔

اچھا جاؤ دیکھو تو وہ دروازہ کھولنے چلی جاتی ہے۔۔

وہ دروازہ کھولتی ہے تو سامنے اسکی تائی اور انکا بیٹا احمد کھڑے ہوتے ہیں۔۔۔۔

مرحا سادیہ بیگم کی طرف دیکھتی ہے اور انکو اندر بلاتی ہے۔۔۔۔

آئیں تائی اندر آجائیں تو وہ دونوں چلتے ہوئے انکے ساتھ آتے ہیں۔۔۔۔۔

تو سادیہ بیگم مرحا کے سر پر پیار کرتی ہیں کیسی ہے میری پیاری بیٹی۔۔

جی اللہ کا شکر تائی آپ کیسی ہیں۔۔

بچے میں کیا بتاؤں تمہیں پتا تو ہے تمہاری ایک ہی کزن تھی جسکی میں شادی کر چکی ہوں۔۔۔۔

اب گھر کا کام مجھے ہی تو سنبھالنا پڑتا ہے۔۔۔

اب یہ جو جوڑوں کا درد ہے مجھے کچھ کرنے کی ہمت نہیں دیتا۔۔۔

اب بس چاہتی ہوں میرے احمد کی ایک پیاری سی سگھڑ بیوی آجائے۔۔۔

جو احمد کے ساتھ ساتھ گھر بھی سنمبھال لے۔۔۔

جی تائی جان آپ یہاں بیٹھیں اور کوئی کام والی رکھ لیں نا جب تک احمد بھائی کی شادی نہیں ہوتی۔۔۔

ارے نہیں بچے کام والیاں بڑی تیز ہوتی ہیں گھر کی صفائی کرتے کرتے بلکل صفائی کر دیتی ہیں۔۔۔

کون یقین کرے اب ان لوگوں پر۔۔۔

جی تائی یہ تو ہے چلیں آپ آرام کریں میں بابا کو بلا کر لاتی ہوں اور آپ کے لیے بھی کچھ لاتی ہوں۔۔۔

وہ کہتے ہوئے اپنے بابا کے کمرے کی طرف بڑھ جاتی ہے۔۔۔

بابا وہ تائی جان ہیں چلیں آپ باہر جا کر بیٹھیں۔۔۔

ارے بیٹا خیریت تو ہے اصغر صاحب نے خاصے حیرت سے سوال کیا۔۔۔

جی بابا خیریت ہے کیوں تو اصغر صاحب نے کیا بیٹا ویسے ہی سوچ رہا ہوں انکو تین سال بعد ہماری اتنی یاد کیسے آ گئی۔۔۔۔

چلو جاؤ تم بنا کر لاؤ انکے لیے کچھ۔۔

جی بابا میں بناتی ہوں وہ کہتے ہوئے کچن کی طرف بڑھ جاتی ہے۔۔۔

اصغر صاحب باہر آتے ہیں تو سادیہ بیگم اور احمد گھر کو غور سے دیکھ رہے ہوتے ہیں۔۔۔۔

جو زیادہ بڑا تو نہیں ہوتا پر زیادہ چھوٹا بھی نہیں تھا۔۔۔۔۔۔

اسلام الیکم اصغر صاحب اونچی آواز میں سلام کرتے ہیں۔۔۔۔۔۔

تو احمد جلدی سے اٹھ کر ان سے بغل گیر ہوتا ہے اور سادیہ بیگم وہیں بیٹھے بیٹھے سلام کا جواب دیتی ہیں۔۔۔۔۔۔۔

کیا حال ہیں چاچو جان احمد انکو صوفے پر بٹھاتے ہوئے سوال کرتا ہے۔۔۔

اللہ کا شکر ہے بچے تم سناؤ تو احمد کہتا ہے ارے انکل میں بلکل ٹھیک ہوں بس آج کل تھوڑا پریشان ہوں۔۔۔

وہ کیوں اصغر صاحب نے پوچھا۔۔۔

وہ انکل ماما کے لیے، ماما کی طبیعت خراب رہتی ہے ہر ٹائم کا جوڑوں میں درد۔۔۔۔

آج بھی انہیں ہاسپٹل لے کے جا رہا تھا تو سوچا کیوں نہ چاچو جان سے ہی مل لیں۔۔۔۔

ہاں یہ تو تم نے کافی اچھا سوچا۔۔۔

اور سادیہ بہن کیسی ہیں آپ۔۔۔

جی جی بھائی جان میں ٹھیک ہوں بس اب ایک اچھی سی بہو کی ضرورت ہے جو میری خدمت کرے۔۔۔

ایک ماں کو کیا چاہیے ہوتا ہے کہ اسکے بیٹے کی ایک اچھی سی بیوی ہو جو اپنے شوہر کا خیال رکھے اسکے ماں باپ کی خدمت کرے اور گھر کو سنبھالے۔۔۔

بس اب تکلیف بڑھتی جا رہی ہے اور بوڑھی بھی ہو گئی ہوں۔۔۔

بس ایک قیمتی چیز کے لیے آئیں ہیں۔۔۔۔

اگر آپ دینا چاہیں تو ہم اسکو رانی بنا کر رکھیں گے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کبھی کوئی درد تکلیف نہیں دیں گے۔۔۔

اصغر صاحب کے دل کو کچھ ہوا۔۔۔۔

جی سادیہ بہن مجھ سے ہو سکا تو میں آپ کو ضرور دونگا کھل کر بات کریں۔۔۔

جی مرحا ویسے بھی میری اپنی بیٹی ہے اور میں اسکو پکا پکا اپنا ہی بنا لینا چاہتی ہوں۔۔۔۔

میں چاہتی ہوں کہ آپ مرحا کا ہاتھ میرے شہزادے بیٹے احمد کے لیے دے دیں۔۔۔۔۔

اصغر صاحب کو نا جانے کیوں خوشی نہیں ہوئی وہ چاہتے تھے کہ انکی بیٹی اپنے گھر کی ہو جائے جہاں وہ انکے بعد محفوظ رہے۔۔۔۔۔

سادیہ بہن یہ آپ نے واقعی بہت قیمتی چیز مانگ لی ہے میری ایک ہی شہزادی

ہے۔۔۔۔

میں اسکو ایسے ہی تو کسی کے ساتھ نہیں نہ جوڑ سکتا۔۔۔۔

مجھے کچھ وقت دیں میں سوچ کر بتاؤں گا۔۔۔

جی بھائی جان آپ سوچ لیں میرا بیٹا آپ کا اپنا ہی بیٹا ہے۔۔۔۔

چنگا بھلا ہے اچھی نوکری کرتا ہے۔۔۔

نہ نشہ نہ کوئی گناہ۔۔۔

بس آپ جلدی سے سوچ لیں اور ہمیں اپنا فیصلہ سنادیں اور جواب ہاں میں ہی ہونا

چاہیے۔۔۔۔۔

جی میں سوچ کر بتاؤں گا اصغر صاحب کی نظر کچن سے نکلتی مرحا پر تھی۔۔۔۔

جو چائے اور کھانے کا کچھ سامان لے کر آرہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

اسنے چیزیں آکر میز پر رکھی اور اپنے بابا کے برابر بیٹھ گئی۔۔۔۔

آپ تو کچھ لیں تائی جان اور احمد بھائی آپ بھی۔۔۔

تو سادیہ بیگم بولی۔۔۔

ارے بیٹا ہر بار احمد کے ساتھ بھائی لگانا ضروری تو نہیں ہوتا۔۔۔

اب بھائی کی جان چھوڑ بھی دو۔۔۔

تائی احمد بھائی میرے بھائی ہیں تو بھائی ہی بولوں گی نا۔۔

ارے دیکھیں بھائی جان ادھر ہم بات آگے بڑھانے کا بول رہے ہیں اور آپ کی بیٹی بھائی پر ہی اٹکی ہوئی ہے۔۔۔

تو اصغر صاحب بولے۔۔۔

سادیہ بہن آپ ایسی باتیں میری بچی کے سامنے مت کریں۔۔۔

آئندہ سے خیال رکھیے گا۔۔۔

اور دوسری بات میں نے ابھی وقت مانگا ہے جو مجھے بہتر لگا میں وہ جواب دونگا سوچ سمجھ کر۔۔۔

مرحا نے خاموشی سے نظریں جھکالی۔۔۔

اسکو تھوڑی تھوڑی سمجھ آنے لگی تھی کہ کیا بات چل رہی ہے۔۔۔۔

تھوڑی دیر کی باتوں کہ بعد وہ انکے گھر سے روانہ ہو گئے تو اصغر صاحب نے مرحا کو اپنے کمرے میں آنے کا بولا۔۔۔

وہ انکے کمرے میں آئی تو اصغر صاحب کسی کتاب کے صفحے پلٹ رہے تھے۔۔۔۔

مرحا کو دیکھ کر کتاب سائیڈ پر رکھی اور اسکی طرف متوجہ ہوئے۔۔

آؤ بیٹا تم سے بات کرنی تھی۔۔۔۔

مرحا آہستہ سے چلتے ہوئے انکے بیڈ کے قریب آئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بیٹھ جاؤ انہوں نے مرحا کا ہاتھ پکڑ کر اسکو بٹھایا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جی بیٹا میں نے تمہیں بتایا تھا کہ میری طبیعت اکثر خراب رہتی ہے۔۔۔۔

زندگی موت کا کوئی بھروسہ نہیں میں تمہارے لیے کوئی اچھا فیصلہ کرنا چاہتا تھا۔۔۔

بابا میں نے پہلے بھی آپ سے بولا تھا کہ آپ یہ بات نہیں کریں گے۔۔۔۔

اب پھر سے۔۔۔۔

بیٹا ایسی بات نہیں ہے میں آپ کو محفوظ ہاتھوں میں دینا چاہتا ہوں۔۔۔۔

اور آج آپ کی تائی آئی تھی آپ کے رشتے کے لیے اب آپ بتاؤ آپ کا جواب کیا ہے۔۔۔۔۔

ہاں کہ نہ۔۔۔۔

بابا اتنی جلدی بھی کیا ہے میں آپ کو چھوڑ کر نہیں جانے والی۔۔۔۔

اصغر صاحب نے مرحا کا سر اپنے سینے سے لگایا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بچے آپ کو آج یا کل اس گھر سے جانا ہی ہے مجھے چھوڑ کر تو بیٹا میں چاہتا ہوں کہ میرے ہوتے ہوئے آپ کو کسی محفوظ ہاتھوں میں دے کر جاؤں۔۔۔۔

تا کہ مجھے آگے پریشانی نہ ہو۔۔۔

بابا آپ کی مرضی جو آپ چاہیں۔۔

اچھا تو آپ کو کوئی اعتراض نہیں ہے کہ میں آپ کی تائی کو ہاں کر دوں۔

جی بابا آپ جو چاہیں گے میں کروں گی مرحا نے اپنا چہرہ جھکاتے ہوئے کہا۔۔

میرا اچھا بچہ میں اسی چیز کی آپ سے امید رکھتا تھا۔۔۔۔

چلیں آپ جائیں سو جائیں صبح کالج بھی جانا ہے آپ نے۔۔

جی بابا میں بس عشاء کی نماز ادا کر کے سونے لگی ہوں۔۔۔

○○○○○○○○○○○

**مارکیٹ والے واقعے کو ہوئے ایک ہفتہ گزر چکا ہوتا ہے۔۔۔۔**

آج عروہ کالج سے اپنے گھر واپس جا رہی ہوتی ہے تو اسکی نظر اس لڑکے پر پڑتی ہے۔۔۔۔

جو مرحا کو کافی ٹائم سے تنگ کر رہا ہوتا ہے۔۔۔

وہ غصے سے آگے بڑھتی ہے اور اسکو کالر سے پکڑتی ہے۔۔۔۔

وہ جو اپنے دوست کے انتظار میں یہاں کھڑا ہوتا ہے ایک دم بوکھلا جاتا ہے۔۔۔۔

اور اپنے سامنے کھڑی اس ٹڈی سی لڑکی کو دیکھتا ہے۔۔۔۔

کیا ہے لڑکی تم میں تمیز نہیں ہے کہ ایسے کسی بڑے کے ساتھ پیش نہیں آتے۔۔۔۔۔

او ہیلو مسٹر گینڈے تمیز تو تم میں نہیں ہے بے شرم کے تم کسی حجابی لڑکی کو چھیڑتے ہو۔۔۔۔

واٹ میں مینے کب تمہیں چھیڑا وہ اسکے حجاب میں چھپے چہرے کو دیکھ کر کہتا ہے۔۔

نہیں تم نے مجھے نہیں چھیڑا تم نے میری بیسٹ فرینڈ کو چھیڑا ہے۔۔۔

تم نے بہت بڑی غلطی کر دی عروہ کی بیسٹ فرینڈ کو چھیڑ کر۔۔۔

اب تم دیکھو گینڈے میں تمہارا کیا حال کرتی ہوں اسنے کہتے ساتھ ہی دوسرے
ہاتھ سے اسکے بال کھینچ لیے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ جو خود کو ڈھیلا چھوڑے کھڑا تھا ایک دم اسکے کھینچنے پر نیچے جا گرتا ہے۔۔ا

اہہ ٹڈی یہ کیا کر دیا تم نے بد تمیز بے شرم لڑک۔۔۔

ابھی وہ اور کچھ بولتا کہ عروہ کا شوز اترتا دیکھ خاموش ہو گیا۔۔۔

اور آنکھیں پھاڑے اسکو دیکھنے لگا۔۔۔

جو شوز اتار کر اسکی طرف بڑھتی ہے۔۔۔

ارے لڑکی کیا کر رہی ہو میں نے کسی کو نہیں چھیڑا وہ جوتے کھاتے ہوئے درد سے
چلاتا ہے۔۔۔

تم بیغیرت انسان میری دوست کو چھیڑو گے۔۔۔۔

عروہ کی بیسٹ فرینڈ سے پنگا از ناٹ چنگا ہنہہ۔۔۔۔

وہ اسکو جوتے سے مارتے ہوئے بول رہی ہوتی ہے۔۔۔

آس پاس سے گزرتے لوگ رک کر انکا تماشہ دیکھنے لگتے ہیں۔۔۔

وہ لگاتار اس پر جوتوں کی برسات کیے ہوئے ہوتی ہے اور ساتھ ساتھ میٹھی میٹھی گالیوں سے بھی نواز رہی ہوتی ہے۔۔۔

لڑکی یہ تم کک۔۔ کیا کر رہی ہو عادل کا دوست جو اسکو انتظار کا بول کر اپنی کزن سے ملنے گیا تھا جو اسی کالج میں پڑھتی تھی جہاں عروہ اور مرحا پڑھتے تھے اب واپس لوٹ کر آیا تھا۔۔۔

اور عادل کو پٹتے دیکھ اونچی آواز میں کہتا ہے۔۔۔

عروہ ذرا دیر کو رکتی ہے اور اس لڑکے کی طرف دیکھتی ہے۔۔۔۔

کیوں بھئی تمہیں دکھ نہیں رہا کہ کیا کر رہی ہوں اب تمہارے ساتھ یہی کر کے بتاؤں تو پتا چلے گا کیا۔۔۔

تو وہ لڑکا زرا پیچھے کو ہٹتا ہے نن۔۔ نہیں تو مم میں تو بس پوچھ رہا تھا کہ کیوں مار رہی ہو۔۔۔

تو یہ جو لڑکا ہے نا اسنے میری دوست کو چھیڑا ہے اور میری دوست مطلب کے عروہ کی دوست کو،اور عروہ کی دوست کو جو چھیڑے گا اسکا یہی حال ہو گا۔۔۔

اسلیے اسکے ساتھ جو ہو رہا ہے ہونے دو ورنہ پھر اپنی شامت پر روتے پھرو گے۔۔۔

عروہ کہتے ہوئے واپس سے عادل کی طرف پلٹتی ہے جو جوتے کھانے کی وجہ سے اپنا جسم سہلا رہا ہوتا ہے۔۔۔

ٹڈی یہ تم کیا کہہ رہی ہو۔۔۔

میں نے کسی کو نہیں چھیڑا یار تمہیں کوئی غلط فہمی ہوئی ہے۔۔۔۔

وہ اٹھنے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے کہتا ہے۔۔۔

اچھا تو ایک ہفتے پہلے تم شاپنگ پر نہیں گئے تھے کیا۔۔۔۔۔۔۔

وہ اسکے منہ پر ایک مکہ رسید کرتے ہوئے پوچھتی ہے۔۔۔

لل۔۔لڑکی میں گیا تت تھا پر میں نے وہاں کک کسی لڑکی کو نہیں چھیڑا۔۔۔

وہ کافی تکلیف میں لگتا تھا کیونکہ آج تک اس پر کسی نے ہاتھ اٹھانے کی کوشش نہیں کی تھی۔۔۔

بیچارہ پہلی بار پٹ بھی رہا تھا تو ایک چھوٹی سی لڑکی سے۔۔۔۔

جھوٹ نہ بولو میں نے تمہارا قتل کر دینا ہے۔۔۔

وہ اسکی کمر پر جوتے مارتے ہوئے بولی۔۔

لڑکی قق قسم سے میں نے کسی لل لڑکی کو نہیں چھیڑا۔۔۔۔۔۔۔

اب دیکھ میں کک۔۔ابھی وہ اپنا جملہ مکمل کرتی کہ ایک لڑکی بھاگتی ہوئی آئی۔۔۔۔

اور عادل کے پاس بیٹھ گئی۔۔

بے بی یہ کیا ہوا اور یہ لڑکی تمہیں مار کیوں رہی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

نکلو یہاں سے بدتمیز لڑکی وہ عروہ کو گھورتے ہوئے بولتی ہے۔۔

یار یہ ٹڈی پاگل ہے پتا نہیں کیوں مجھے پیٹ رہی ہے۔۔

وہ لڑکی ادھر اُدھر لوگوں کی بھیڑ کو دیکھتی ہے جو انکا تماشا دیکھ رہے ہوتے ہیں۔۔۔۔

اور پھر اونچی آواز میں کہتی ہے۔۔۔۔

تم لوگ یہاں بس تماشا دیکھتے رہنا نکلو یہاں سے بے غیرت لوگ۔۔۔

اور لڑکی تم، تم بھی یہاں سے چلتی بنو شاباش وہ عروہ کے سامنے آتی ہلکی آواز میں کہتی ہے۔۔۔۔

ورنہ تمہارا عادل سے بھی برا حشر ہو گا۔۔۔

عروہ نے اطمینان سے اسکی پوری بات سنی اسکی بات مکمل ہوئی ہی تھی کہ عروہ نے ایک زوردار تھپڑ اس لڑکی کہ منہ پر لگا دیا۔۔

اچھاااا۔ میرا احشر کرو گی ہاں۔؟

پہلے خود کی دو ٹکے کی اوقات تو دیکھ لو ایک غیر مرد سے اتنا چپک رہی ہو بے شرم

۔۔۔۔

اور آئندہ میرے منہ لگنے کی ضرورت نہیں ہے میں جب کسی سے بات کر رہی ہوتی ہوں تو مجھے کسی اور کا بیچ میں ٹانگ اڑانا زہر لگتا ہے۔۔۔۔

اور یہ تمہاری غلطی کی چھوٹی سی سزا تھی او کے بائے خیال رکھنا اپنا۔۔۔

وہ مزے سے کہتے ہوئے مڑتی ہے اور اپنے گھر والے راستے پر چل پڑتی ہے۔۔۔

وہ لڑکی اپنے گال پہ ہاتھ رکھے صدمے میں ہوتی ہے تو عادل آرام سے اٹھتا ہے اور چلتا ہوا لڑکی کے پاس آتا ہے۔۔۔۔۔

انوشے بیب زیادہ تو نہیں لگی تمہیں۔۔۔۔

وہ اسکو زرا سا ہلاتے ہوئے پوچھتا ہے تو وہ ہوش میں آتے اسکی طرف دیکھتی ہے۔۔۔۔

اور شرم اور غصے کے ملی جلی تاثرات لیے کہتی ہے۔۔۔۔۔۔

کون تھی یہ ہمت کیسے ہوئی اسکی میرے پر ہاتھ اٹھانے کی۔۔۔

یار وہ ایک پاگل تھی ابھی تھوڑی دیر پہلے خبر چلی تھی کہ یہ لڑکی پاگل خانے سے بھاگ گئی ہے۔۔۔۔

عادل نے بات کو یہیں ختم کرنا چاہا۔۔

اونہوں یہ کوئی پاگل نہیں تھی یہ تمہیں کہاں سے پاگل دکھ رہی تھی۔۔۔۔

انوشے نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔۔۔

بے بی کیا تمہیں مجھ پر یقین نہیں ہے۔۔۔۔

عادل اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے۔۔۔

نہیں نہیں عادل مجھے تم پر بہت یقین ہے آئی لویو وہ عادل کا ہاتھ پکڑتے ہوئے بولتی

ہے۔۔۔

اچھا تم یہاں کیا کر رہی تھی وہ اسکے ساتھ آرام آرام سے چلتے گاڑی میں بیٹھتے

ہوئے سوال کرتا ہے۔۔

میں یہاں تم سے ہی ملنے آئی تھی تمہارے دوست نے بتایا تم یہاں ہو۔۔۔

اچھا اچھا صحیح ہو گیا چلو کہیں کچھ کھانے چلتے ہیں۔۔ہاں کیوں نہیں چلو۔۔۔

oooooooooooo

مغرب کا وقت تھا مرحا مغرب کی نماز ادا کر کے بیٹھی ہوتی تو سوچتی ہے۔۔۔۔

عروہ سے بات کر لوں وہ اپنے بابا کے کمرے میں آتی ہے اور ان کو سلام کرتی

ہے۔۔۔۔

تو وہ مرحا کے سلام کا جواب دیتے ہیں۔۔۔۔

تو مرحا کہتی ہے بابا آپ کا موبائل چاہیے تھا عروہ سے بات کرنی تھی۔۔

اچھا بیٹا یہ پڑا ہے لے لو وہ سائیڈ ٹیبل کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔۔۔۔

مرحا آگے بڑھ کر موبائل اٹھاتی ہے اور جانے لگتی ہے کہ اصغر صاحب کہتے ہیں

۔۔۔۔

بیٹا ایک کپ چائے بنا دو چائے کی طلب ہو رہی ہے۔۔

جی بابا میں ابھی بنا کر لاتی ہوں۔۔۔

وہ موبائل وہیں پر رکھتی ہے اور اپنے بابا کے لیے چائے بنانے چلی جاتی ہے۔۔۔۔

کچھ دیر میں وہ چائے اپنے بابا کو دے کر موبائل اٹھاتی اپنے کمرے کی طرف جاتی

ہے۔۔۔

اپنے کمرے میں آکر وہ عروہ کا نمبر ملاتی ہے پہلی بیل پر ہی کال اٹھالی جاتی ہے۔۔۔۔

مرحا سلام کرتی ہے۔۔۔۔

اسلام علیکم تو عروہ جواب دیتی ہے۔۔۔

وعلیکم السلام کیسی ہو مرحا۔۔

اللہ کا شکر تم کیسی ہو۔۔۔

حال احوال پوچھنے کے بعد عروہ پوچھتی ہے۔۔۔

آج تم کالج کیوں نہیں آئی۔۔

بابا کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی تو انکو اکیلا چھوڑنا مجھے مناسب نہیں لگا اس لیے نہیں آئی۔۔

یار اچھا اب کیسے ہیں انکل اور تمہیں پتا ہے نہ اپنے پیپرز کو زیادہ ٹائم نہیں رہتا گھر بیٹھ کر ہی پڑھ لیا کرو۔۔۔۔۔۔

ہاں اب تو ٹھیک ہیں ابھی انہیں چائے دے کر آئی ہوں اور یار پیپرز کی تیاری اچھی ہے انشاللہ۔۔۔

یاد جب میں کالج سے گھر جا رہی تھی تب پتا ہے کیا ہوا۔۔۔

نہیں تم بتاؤ کیا ہوا۔۔

یار جب میں جا رہی تھی نہ تب وہ لڑکا جس نے اسنے شروع سے لے کر آخر تک ساری بات بتائی۔۔۔

مرحا نے موبائل کان سے ہٹا کر موبائل کو ایسے گھورا کہ جیسے عروہ کو موبائل سے ہی کچا نگل جائے۔۔

یہ کیا بکواس رہی ہو تم تمہیں شرم نہیں آئی بیچ سڑک پر کسی آدمی کو ایسے مارتے ہوئے۔۔۔

مرحا کا غصے سے برا حال تھا۔۔

ہاں تو اسکو شرم نہیں آئی تھی ایک شریف لڑکی کو تنگ کرتے ہوئے۔۔۔

اسکے ساتھ جو ہوا اچھا ہوا۔۔۔۔

وہ یہی ڈیزرو کرتا تھا عروہ لاپرواہی سے بولی۔۔۔

عروہ یہ غلط ہے۔۔۔

تمہیں ابھی لڑکوں کا نہیں پتا۔۔۔

وہ چھوٹی چھوٹی باتوں کو اتنا بڑا مسئلہ بنا لیتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اللہ اللہ اب پتا نہیں وہ غصے میں آکر کیا کرے گا۔۔۔۔

ایک تو شکل سے ہی بگڑا ہوا لگتا تھا۔۔۔

یار تم کیوں اتنا پریشان ہو رہی ہو۔۔۔

دیکھا جائے گا جو ہو گا۔۔

کیا دیکھا جائے گا ہاں اگر اسنے کچھ بہت برا کر دیا تو ہاں کیا کرو گی پھر۔۔۔

یار مری ریلیکس کچھ نہیں ہوتا کچھ بھی نہیں۔۔

اس سے خود کو تو بچایا نہیں گیا اور تم پتا نہیں کیا کیا سوچ رہی ہو۔۔

افف کیا پٹائی کی میں نے اس کی ہاہاہاہا۔۔۔

اسنے کہتے ساتھ ہی قہقہہ لگایا

مرحا غصے سے بولی۔۔۔۔

بڑی کوئی بے شرم لڑکی ہو۔۔۔

ایک تو لوگوں کے سامنے ایک لڑکے سے پنگا لیا اوپر سے یہاں فخر سے اپنا کارنامہ بتا رہی ہو۔۔۔

جہنم میں جاؤ تم مرحا نے کہتے ہوئے کال کاٹ دی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

عروہ موبائل کو دیکھنے لگی۔۔۔۔

نہیں اسکو کیا ہوا میں تو اچھا ہی کیا۔۔۔ن

اس سے لڑکے کے ساتھ ایسا ہی تو ہونا چاہیے تھا ہنہ۔۔۔۔۔۔

چھوڑو مجھے کیا منالوں گی اسکو بھی میں۔۔۔۔

مرحا کال کاٹ کر پریشانی سے دائیں بائیں چکر کاٹنے لگی اور سوچتی رہی کہ آگے کیا ہو گا۔۔۔

اللہ اللہ پلیز کچھ برا نہ ہو آپ ہمارا ساتھ دیجئے گا۔۔

وہ دعا کرتے ہوئے اصغر صاحب کے کمرے کی طرف بڑھ گئی انکا موبائل انکو دینے کے لیے۔۔۔

○○○○○○○○○○○○○○

رات نو بجے کا وقت ہوتا ہے۔۔۔

ساغر کا کسی چیز میں دل نہیں لگ رہا ہوتا۔۔۔۔

وہ آج اکیلا رہنا چاہتا تھا۔۔۔

اس لیے آج پورا دن وہ اپنے فلیٹ پر اکیلا تھا۔۔۔

ابھی ساغر کا دل کلب جانے کو کرتا ہے تو وہ عادل کو میسج کرتا ہے کہ میں تجھے پک کرنے آ رہا ہوں کلب جانا ہے اور فلیٹ سے باہر نکل کر اپنی گاڑی کی طرف بڑھتا ہے۔۔۔۔

اسکے موبائل پر میسج آتا ہے تو وہ موبائل چیک کرتا ہے تو عادل کا میسج ہوتا ہے۔۔۔

نہیں بر و میں تو نہیں چل رہا میرا موڈ نہیں۔۔۔۔۔

اچھا تیرا موڈ کیسے بنانا پڑے گا ساغر نے لکھ کر سینڈ کیا اور گاڑی کا دروازہ کھول کر بیٹھ گیا۔۔۔

نہیں تم میرا موڈ نا بنواؤ تم اکیلے چلے جاؤ۔۔۔

آہا کیا ہوا ہے آج تم منا کر رہے ہو سب ٹھیک تو ہے نہ ساغر کو صحیح معنوں میں پریشانی ہوئی۔۔۔

کیونکہ عادل اسکے ساتھ کہیں جانے کو منا کرے ہو ہی نہیں سکتا تھا۔۔

ہاں سب ٹھیک ہے بس آج آرام کرنا چاہتا ہوں عادل نے اپنے منہ اور کمر پر ہاتھ لگایا جہاں اس ٹڈی لڑکی نے مار مار کر سارا سجا دیا تھا۔۔۔

اچھا میں آرہا ہوں جلدی سے باہر نکل ساغر اسکی ایک بھی سننے کے موڈ میں نہیں تھا۔۔۔

تھوڑی دیر میں ساغر اسکے گھر کے سامنے کھڑا ہارن بجا رہا تھا۔۔۔

عادل آرام آرام سے چلتا ہوا آیا اور گاڑی کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھا۔۔۔

جب ساغر اسکی طرف مڑا تو اسکا سوجا ہوا منہ دیکھ کر ہنس پڑا ہاہاہاہا۔۔۔

یہ کیا ہوا ہے بھائی تمہیں کل تک تو ٹھیک تھے۔۔

اسنے کافی مشکلوں سے خود کو ہنسنے سے باز رکھا ہوا تھا کیونکہ عادل لگ ہی اتنا فنی رہا تھا۔۔۔

اس لیے میں نہیں آ رہا تھا۔۔

مجھے پتہ تھا تجھ حرامی کا۔۔

ابے یار ہنسی نکل گئی۔۔

چل اب بتادے کیا ہوا کیسے ہوا یہ سب ساغر نے اسکے چہرے کی طرف اشارہ کیا۔۔

بھائی بس منہ پر نہیں میری کمر پر بھی۔۔

ہائے لیٹا نہیں تھا جا رہا یار وہ نہ وہ می۔۔۔

کیا وہ میں یار بتادے۔۔۔

تو نے پھر سے ہنسنا ہے میں نہیں بتاؤں گا۔۔۔

نہیں برو نہیں ہنسوں گا سچی۔۔۔

اچھا پکا نا عادل نے اسکی طرف مسکینیت سے دیکھا۔۔

ہاں ہاں نہیں ہنستا بول اب۔۔

یار ایک لڑکی نے پیٹا مجھے عادل کہہ کر خاموش ہوا تو ساغر کچھ دیر اسکو خاموشی سے دیکھتا رہا اور ایکدم گاڑی میں ایک اونچا قہقہہ گونجا۔۔۔

عادل نے اسکو غصے سے گھورا اس لیے میں نہیں آرہا تھا میں جا رہا ہوں خود ہی جا اکیلا

۔۔۔۔

اس نے کہتے ہوئے گاڑی کا دروازہ کھولنا چاہا تو ساغر نے اپنی ہنسی کنٹرول کرنی چاہی اور جلدی سے اسکو پکڑا۔۔۔

یار اچھا نہ نہیں ہنستا پکا۔۔

تو عادل منہ بنا کر بیٹھ گیا۔۔

اب پہلے تیرا منہ کم تو سوجا ہوا ہے نہیں جو تو اور سجا کر بیٹھ گیا ہے۔۔۔

چل بتا نہ کس لڑکی نے تجھے مارا اور کیوں مارا۔۔

عادل کو یاد آیا جب ایک بار ایک لڑکے نے اسے گالی دی تھی تو ساغر نے اسکا بہت برا حال کیا تھا۔۔

ایک ہفتے تک تو وہ لڑکا ہاسپٹل میں ہی رہا تھا یہ سوچتے ہوئے عادل کو وہ لڑکی یاد آئی

۔۔۔

جسے پہلی بار دیکھ کر اسکا دل بہت بری طرح سے دھڑکا تھا۔۔۔

اس نے سچ بتانے کا ارادہ بدلہ کیونکہ اس لڑکی نے اسے صرف ایک غلط فہمی کی وجہ سے پیٹا تھا اور بولا۔۔۔۔

یار آج میں حمزہ کے ساتھ تھا تو اسنے اپنی کزن کو ملنا تھا اور وہاں پر میں نے ایک لڑکی کو چھیڑا وہ لڑکی شکل سے تو بہت معصوم لگتی تھی۔۔۔

اب مجھے کیا پتا تھا اسنے میرا یہ حال کر دینا ہے عادل کہہ کر خاموش ہو گیا اور اسکی طرف دیکھنے لگا۔۔۔

جھوٹ نہیں بول سچی سچی بتا کیا ہوا تھا۔۔

یار سچ ہی بول رہا ہوں اب تجھے میرے پر یقین نہیں ہے کیا۔۔

تیرے پر یقین ہے اسی لیے پوچھ رہا ہوں سچ سچ بتا تو کسی لڑکی کو نہیں چھیڑتا کسی کے ساتھ بد تمیزی نہیں کرتا یہ مجھے معلوم ہے۔۔۔

ہاں پر آج میرا دماغ گھوما ہوا تھا میں نے شراب پی ہوئی تھی اس لیے پتا نہیں چلا اور اس لڑکی نے پیٹ دیا باقی کچھ نہیں۔۔

اچھا کون تھی وہ لڑکی ساغر نے اسکو غور سے دیکھتے ہوئے سوال کیا۔۔۔

بتایا تو ہے نشے میں تھا نہیں یاد کون تھی کون نہیں۔۔۔

اچھا چل چھوڑ گاڑی چلا تو۔۔۔

موڈ بنوا اب میرا عادل اسکی طرف دیکھتے مسکرا کر بولا۔۔۔

ہاں چلتے ہیں ساغر نے کہتے ہوئے گاڑی سٹارٹ کر دی۔۔۔۔

وہ دونوں کلب میں پہنچے تو عادل کی نظر کونے میں بیٹھے اپنے دوست پر پڑتی ہے

۔۔۔

جو ڈرنک کرتے ہوئے کسی لڑکی سے بات کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔

ساغر چل میں تجھے اپنے دوست سے ملواتا ہوں۔۔

اب کونسا دوست بنالیا اور کب ساغر پوچھتا ہے۔۔

چل نہ بتاتا ہوں عادل کہتے ہوئے آگے بڑھ جاتا ہے تو ساغر کو بھی اسکے پیچھے جانا پڑتا

ہے۔۔۔۔

عادل اپنے دوست کے پاس جا کر رکتا ہے اور اسکی طرف دیکھنے لگتا ہے۔۔۔

جو اس لڑکی کے ساتھ بیٹھا باتوں میں مصروف تھا۔۔۔

اسکا دوست ایک نظر اٹھا کر دیکھتا ہے تو اپنے سامنے کھڑے عادل کو دیکھ خوشی سے اسکے گلے لگ جاتا ہے۔۔

کیا ہے اب کیوں گلے لگ رہا یہاں آ گیا اور بتایا بھی نہیں۔۔۔

ابھی ایک مہینہ پہلے ہی آیا ہوں یار۔۔۔

بزی تھا وقت نہیں مل رہا تھا تو سوچا ایک ہی بار فری ہو کر ملوں گا۔۔۔

ہاں ہاں یہ تم بزی ہو دکھ رہا ہے عادل طنزیہ انداز میں کہتا ہے۔۔

یار تم تو بھائی ہو اپنے اب تم بھی برا مناؤ گے تیرا بھائی یہاں شادی کرنے آیا ہے۔۔۔

واہ منہ گوریوں کے ساتھ کالا کیا اور شادی پاکستان میں یہ صحیح ہے۔۔۔

ہاہاہاہا یار میں تو اُدھر ہی شادی کر لیتا پر ماما کو اپنے پرانے رشتے دار یاد آگئے تھے کہ انکی بھی ایک بیٹی بیٹھی ہے جو میرے ساتھ جچے گی۔۔۔۔

اچھا اچھا کون ہے وہ عادل بیٹھتے ہوئے پوچھتا تو ساغر بھی اسکے ساتھ ہی جڑ جاتا ہے۔۔۔

یار ہیں میرے چاچو انکی بیٹی ہے اکلوتی ہے۔۔۔

اچھا اچھا صحیح ہو گیا کب کر رہے ہو شادی ہمیں بھی بلانے کا ارادہ تھا کہ نہیں۔۔۔

یار ابھی تو رشتہ پکا ہوا ہے آگے شادی کی تاریخ رکھنی ہے،اور یہ کیسی باتیں کر رہے ہو تمہیں نہیں بلاؤں گا تو کس کو بلاؤں گا۔۔۔

وہ عادل کا کندھا تھپتھپاتے ہوئے کہتا ہے۔۔۔

اچھا یہ تیرا وہی بچپن کا دوست ہے نہ کیا نام بتایا تھا امم ہاں ساغر وہی ہے نہ وہ ساغر کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔۔

ہاں یہ ساغر ہے ساغر شاہ میرا جگری یار میرے دکھ سکھ کا ساتھی۔۔۔

ساغر یہ احمد شفیق ہے میرا پانچ سال پرانا دوست۔۔

اب یہ کینیڈا میں ہوتا ہے۔۔۔

اپنی ماما اور بھائیوں کے ساتھ شادی کے لیے پاکستان آیا ہوا ہے۔۔۔

اس کے بابا کی ڈیتھ تین سال پہلے ہوئی تھی۔۔

ساغر اٹھ کر اسکے گلے لگتا ہے۔۔۔

اچھا اچھا مبارک ہو شادی کی اور تمہارے بابا کا سن کر افسوس ہوا۔۔۔

شکریہ اور سناؤ آؤ گے نہ دونوں میری شادی پر وہ بیٹھتے ہوئے سوال کرتا ہے۔۔۔

ہاں ں ھائی اگر بلالو گے تو آجائیں گے عادل ساغر کی طرف دیکھ کر ایک آنکھ دباتا

ہے۔۔

ارے ضرور کیوں نہیں بلاؤں گا۔۔۔

اور تم لوگوں نے شادی کے بارے میں کیا سوچا ہوا احمد دونوں سے سوال کرتا ہے۔۔۔

عادل جواب دیتا ہے۔۔۔

ہاں بس سوچا جا رہا ہے کہ کر لی جائے تو ساغر نے حیرت سے اسکی طرف دیکھا۔۔۔

کیا مطلب تم شادی کرنے والے ہو کب کس سے۔۔۔

یار کیا ہو گیا میں نے بولا ہے سوچا جا رہا ہے یہ نہیں کہا کہ سوچ لیا۔۔۔

آج کہ دن میں کتنے جھوٹ بولو گے مجھ سے ہاں ساغر بیزاری سے کہتے ہوئے اٹھتا ہے۔۔۔

یار میں جھوٹ نہیں بول رہا جب کوئی پسند آ گئی نہ تو تجھے ہی لے کے چلوں گا رشتہ لینے کے لیے۔۔۔

اچھا دیکھی جائے گی تم لوگ باتیں کرو میں تھوڑا انجوائے کر لوں۔۔۔

ساغر کہتے ہوئے آگے بڑھتا ہے اور اپنی جیب سے موبائل نکال کر استعمال کرنے لگتا ہے کہ ایک لڑکی جو نشے میں دھت ہوتی ہے اس سے ٹکرا جاتی ہے تو موبائل ساغر کے ہاتھ سے چھوٹ جر نیچے جا گرتا ہے۔۔۔۔

پاگل لڑکی اندھی ہو کیا وہ خاصے غصے سے کہتا ہے۔۔۔۔۔

لڑکی بامشکل اپنی آنکھیں کھول کر اسکی طرف دیکھتی ہے۔۔۔۔

تم کون ہو یہاں کیا کر رہے ہو۔۔

ساغر کو سمجھ نہیں آتا کہ اس بیوقوف کو ڈرنک کس نے کرادی۔۔۔

تمہارا باپ، تمہاری ماں سے ملنے آیا ہوں۔۔

اچھا تو تم میرے ڈیڈ ہو ہمم تو ڈیڈ آپ کو مام کا نہیں پتا کہ وہ کہاں ہیں۔۔۔

وہ لڑکی جھولتے ہوئے بولتی ہے۔۔۔

ساغر اپنا موبائل نیچے سے اٹھاتا ہے اور آگے بڑھنے لگتا ہے کہ وہ لڑکی ساغر کا ہاتھ زور سے پکڑ لیتی ہے۔۔۔۔۔۔

ساغر غصے سے مڑتا ہے اور اس لڑکی کا منہ دبوچ لیتا ہے۔۔۔

مسئلہ کیا ہے تمہارا لڑکی۔۔۔

کیوں زلیل کر رہی ہو۔۔۔

ساغر اسکو زرا ہوش دلانے کے لیے اسکا منہ دائیں بائیں کرتا ہے۔۔

اتنے میں عادل جو تب سے ہی ان دونوں کو دیکھ رہا ہوتا ہے اب جلدی سے آگے آتا ہے اور ساغر کو زرا پیچھے کرتا ہے اور کہتا ہے۔۔۔

کیا ہوا اسکا منہ کیوں دبوچ رہے ہو۔۔۔

کیا لڑکی ہے ایک تو پہلے موڈ نہیں ٹھیک اوپر سے گھسی آ رہی ہے۔۔۔

ساغر غصے سے کہتا ہے۔۔۔

لڑکی کون ہو تم اب عادل اس لڑکی کی طرف مڑتا ہے اور سوال کرتا ہے۔۔۔

لڑکی عادل کو ایک نظر دیکھ کر ساغر کو دیکھنے لگتی ہے۔۔۔۔

یہ تو وہ ساغر شاہ ہیں نہ میں نے انکو انسٹا گرام پر دیکھا تھا۔۔۔

میں انکی فین ہوں تو ساغر غصے سے اسکی بات کاٹتا ہے۔۔۔

لڑکی تم میرے راستے میں آئی کیوں میرا ہاتھ کیوں پکڑا۔۔۔

وہ میں نے شراب پی ہوئی تھی نہ تو کچھ دکھ نہیں رہا تھا۔۔

اور اب کہاں گیا تمہارا نشہ ہاں بولو۔۔۔۔

وہ تو آپ کو دیکھ کر اتر گیا۔۔

لڑکی اسکو اوپر سے نیچے تک دیکھ کر کہتی ہے۔۔۔

واہ آئندہ ساغر شاہ کے راستے میں مت آنا ورنہ وہ حال کروں گا کہ یاد رکھو گی۔۔۔

ساغر انگلی اٹھا کر وارن کرتا ہے۔۔

یار کیا ہو گیا ہے تمہیں اس نے بس تمہارا ہاتھ پکڑا تھا اور تم بات کو اتنا کھینچ رہے ہو

۔۔۔

جب تم لڑکیوں کے ساتھ اپنی راتیں رنگین کرتے ہو تب ہوش نہیں ہوتا کیا۔۔

عادل کی بات سن کر اس کو کافی عجیب لگا لیکن پھر ساغر بولا۔۔۔

اس میں میری اپنی مرضی شامل ہوتی ہے اور اگلی لڑکی کی بھی۔۔۔

میں خود جو چاہتا ہوں کرتا ہوں اگر کسی کی مرضی ہو تو اسکو ہاتھ لگاتا ہوں۔۔۔

اب میرا دل نہیں ہے ایسا کچھ کرنے کو اگر ہوتا تو میں یہاں نا ہوتا۔۔۔

اور زیادہ تمہیں اس لڑکی پر رحم آرہا ہے تو لے جاؤ اسکو۔۔۔

ساغر غصے سے کہتے ہوئے کلب سے باہر نکل آتا ہے اور گاڑی کے ساتھ ٹیک لگا کر سگریٹ کے گہرے گہرے کش لینے لگتا ہے۔۔۔

وہ دوسرا سگریٹ سلگا رہا ہوتا ہے کہ عادل وہاں آتا ہے۔۔۔۔

عادل اسکے ہاتھ سے سگریٹ لیتا ہے اور اپنے ہونٹوں میں دبا کر ایک گہرا کش لیتا ہے اور واپس ساغر کی طرف بڑھاتا ہے۔۔

کیا ہوا ہے تجھے آج اتنا روڈ کیوں ہو رہا ہے، آج پورا دن اپنے فلیٹ میں بند پڑا رہا ہے اور اب نکلا بھی ہے تو لڑنے کے لیے۔۔۔

نہیں مجھے کیا ہونا ہے میں تو ٹھیک ہوں ساغر سگریٹ پر نظریں جمائے کہتا ہے۔۔۔

دیکھ پہلے مجھے بول رہا تھا کہ میں جھوٹ بول رہا ہوں اب خود بول رہا ہے۔۔

یار مام ڈیڈ رو رہے تھے میری وجہ سے کہ میں جو بھی کر رہا ہوں صحیح نہیں ہے۔۔۔

ساغر اب آسمان کو دیکھ رہا ہوتا ہے۔۔۔

تو مان لے نا ان کی بات تو اندر سے ان سے پیار کرتا تو ہے پر اپنے بچپن کی وجہ سے تو ایسا ہے۔۔۔

دیکھ بھائی جو ہونا تھا ہو گیا ہے۔۔

اب کیا جر سکتے ہیں تو انکو معاف کر دے اور آگے بڑھ۔۔۔

نہیں مجھے میرے پورے بچپن کا ہی کوئی گلہ نہیں ہے پر میں وہ ایک دن نہیں بھول سکتا۔۔۔

ساغر کی بات پر عادل آگے بڑھتا ہے اور اسکا کندھا تھپتھپاتا ہے۔۔۔

عادل اس بات کو زیادہ کرید کر ساغر کو تکلیف نہیں دینا چاہتا تھا اس لیے کہتا ہے۔۔۔

چل یار آج تو میرے گھر رہے گا کوئی اچھی سی مووی دیکھتے ہیں۔۔۔۔

عادل نے کہتے ہوئے اسکو گاڑی میں بٹھایا اور اس سے گاڑی کی چابی لی اور خود ڈرائیونگ سیٹ پر آگیا اور دونوں باتیں کرتے ہوئے عادل کے گھر کی طرف روانہ تھے۔۔۔

○○○○○○○○○○○○○○

مرحا فجر کے وقت جاگتی ہے تو فجر کی نماز ادا کرتی ہے۔۔۔

نماز ادا کرنے بعد باقی کے کام کرتی ہے۔۔۔

پھر اپنے اور بابا کے لیے ناشتہ بناتی ہے۔۔۔

دونوں ناشتہ کر کے باتیں کرنے میں مصروف ہو جاتے ہیں۔۔

مرحا آج بھی کالج نہیں جاتی اپنے بابا کی طبیعت کی وجہ سے۔۔

ابھی وہ باتوں میں مصروف ہوتے ہیں کہ انکے گھر کا دروازہ بجتا ہے تو مرحا خود کو اچھے سے ڈھک کر دروازہ کھولنے جاتی ہے۔۔۔

وہ دروازہ کھولتی ہے تو سامنے ہی ایک پینتس سے چالیس کی درمیانی عمر کی ایک خاتون کھڑی ہوتی ہیں جنہوں نے ایک بڑی سی شال لی ہوتی ہے۔۔۔

اسلام علیکم بیٹا کیسی ہو وہ مرحا کو سلام کرتی ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔

وا علیکم السلام میں ٹھیک ہوں آنٹی آئیں اندر آئیں مرحا انکو اندر بلاتی ہے تو وہ خاتون کہتی ہیں۔۔

نہیں نہیں بیٹا گھر کام بہت ہے میں بس یہ کہنے آئی تھی کہ گیارہ بجے ہمارے گھر آ جانا قران خوانی کروا رہیں ہیں ہم۔۔۔

جی آنٹی میں آجاؤں گی۔۔۔

مرحا سر جھکاتے ہوئے کہتی ہے تو وہ خاتون چلی جاتی ہیں۔۔

مرحا دروازہ بند کر کے اندر آتی ہے تو اصغر صاحب کہتے ہیں کون تھا مرحا تو مرحا جواب دیتی ہے۔۔۔

بابا ساتھ والے گھر سے آنٹی تھیں۔۔

وہ قران خوانی کروا رہیں ہیں تو مجھے بلانے آئے تھے۔۔۔

۔بابا کیا میں چلی جاؤں۔۔۔

مرحا نے انکے آگے سے کپ اٹھاتے ہوئے کہا جن میں وہ چائے پی رہے تھے باتیں کرتے ہوئے۔۔۔۔

نیک کام ہے بچے اس میں بھلا میں کیوں منا کرنے لگا چلی جانا۔۔۔

جی بابا ابھی ایک گھنٹہ پڑا ہے تب تک میں کپڑے دھو لوں۔۔۔

اس نے کپڑے دھو کر سکھانے کے لیے ڈالے اور پھر اپنے بابا کے کمرے میں گئی۔۔

بابا گیارہ ہونے والے ہیں آپ کو کچھ چاہیے تو بتا دیں۔۔۔۔۔۔

تم جاؤ مجھے کچھ نہیں چاہیے۔۔۔

ٹھیک ہے بابا میں جلدی آجاؤں گی وہ کہتے ہوئے باہر کی طرف بڑھ گئی۔۔

مرحا کو گئے ہوئے پندرہ منٹ گزرے تھے کہ باہر کا دروازہ پھر سے بجا۔۔۔

اصغر صاحب اٹھے اور دروازے کی طرف بڑھے تو دیکھا کہ سامنے سادیہ بیگم اور انکے تینوں بیٹے کھڑے تھے۔۔۔

اسلام علیکم سادیہ بہن اندر آئیں تو وہ سب اندر آجاتے ہیں۔۔

والیکم السلام بھائی جان کیسے ہیں آپ طبیعت ٹھیک ہے کیا اب آپکی وہ بیٹھتے ہوئے سوال کرتی ہیں۔۔۔

جی الحمدللہ میں ٹھیک ہوں اور بچو آپ لوگ کیسے ہو اب وہ نعمان اور ریحان سے پوچھتے ہیں۔۔

چاچو جان ہم بلکل ٹھیک ہیں وہ دونوں ایک ساتھ جواب دیتے ہیں۔۔۔

ماشاءاللہ آپ تو اب بڑے ہو گئے ہو۔۔۔۔

چاچو جان بڑا ہی ہونا تھا اسکے علاوہ کوئی اور آپشن نہیں ملا ہمیں۔۔۔

وہ دونوں اداس ہونے کی ایکٹنگ کرنے لگے۔۔۔

بڑے شیطان ہو بھئی دونوں اصغر صاحب ہنستے ہوئے بولے۔۔۔

نعمان اور ریحان سادیہ بیگم کہ جڑوا بیٹے تھے دونوں کی عمر چودہ سال تھی۔۔۔

بھائی جان یہ دونوں تو ہیں ہی پاگل آپ یہ بتائیں ہماری بیٹی گھر پر نہیں ہے کالج گئی ہے کیا۔۔

سادیہ بیگم نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔۔

نہیں وہ ساتھ والوں نے قران خوانی کروائی ہے تو اُدھر ہی گئی ہے۔۔

ویسے بھائی صاحب اچھی بات ہے کہ اللہ کا ذکر کرنے گئی ہے۔۔۔

پر آج کل کا ایسا دور ہے نہیں کہ کسی کہ گھر اپنی جوان بیٹی کو ایسے بھیج دو۔۔

بہن جی مجھے میرے اللہ پر اور اپنی بیٹی پر بہت یقین ہے آپ بے فکر رہیں اصغر صاحب نے کہا۔۔۔

میں تو ویسے ہی کہہ رہی تھی کہ کل کو کوئی اونچ نیچ نہ ہو جائے۔۔۔

باقی تو آپ بھی سیانے ہی ہیں۔۔۔

جی جی آپ لوگ کیا لیں گے میں بنا کر لاتا ہوں۔۔

ارے بھائی جان ہم کچھ کھانے کے بوکھے تھوڑی ہیں جو آپ سے بنوائیں گے ہم تو بس شادی کی تاریخ فائنل کروانے آئیں ہیں۔۔۔۔

اس بات پر اصغر صاحب کا دل بیٹھ گیا۔۔۔

جی بہن آپ بتا دیں آپ کب تک کرنا چاہتی ہیں شادی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بھائی جان میرا بس چلے میں تو ابھی لے جاؤں اپنی بیٹی کو سادیہ بیگم خوش ہوتے ہوئے کہتی ہیں۔۔۔

میں شادی سادگی سے چاہتا ہوں میرے جاننے والے ویسے ہیں ہی نہیں بس مرحا کی ایک دوست ہے ہماری طرف سے تو بس وہی ہو گی۔۔۔

جی بھائی جان جیسی آپ کی مرضی ہماری طرف سے بھی احمد کے کچھ خاص دوست اور کوئی قریبی رشتے دار بس۔۔۔۔

جی اب آپ بتائیں کونسی ڈیٹ فائنل کرنا چاہیں گی وہ خوش بھی تھے اور اداس بھی۔۔۔

بھائی جان فروری کے آخر میں کیسا رہے گا۔۔۔

جیسا آپ کو بہتر لگے آپ بتادیں کیونکہ ہم تو لڑکی والے ہیں آپ جب بولیں گی ہم تیار ہیں۔۔۔

تو پھر ٹھیک ہے بھائی جان ستائیس فروری کو نکاح رکھ لیتے ہیں وہ خوش ہوتے ہوئے بولی۔۔۔

مبارک ہو بہن جی میں منہ میٹھا کرنے کے لیے کچھ لاتا ہوں۔۔۔

ابھی وہ جا رہے تھے کہ مرحا اندر داخل ہوئی اور سب کو سلام کیا۔۔۔

سادیہ بیگم جلدی سے آگے بڑھیں۔۔۔

مبارک ہو بیٹا جی اب آپ بہت جلد اپنے گھر کی ہونے والی ہو۔۔۔

مرحا نے خاموشی سے سر جھکا دیا۔۔۔

آؤ بیٹھو میرے پاس انہوں نے اسے اپنے ساتھ بٹھایا۔۔۔

اصغر صاحب مٹھائی لے کر آئے تو سب نے منہ میٹھا کیا۔۔۔۔۔۔

ڈھیر ساری باتون کے بعد وہ اپنے گھر کو روانہ ہو گئے۔۔۔

جب وہ دونوں اکیلے رہ گئے تو اصغر صاحب نے مرحا کو اپنے سینے سے لگایا۔۔

میرا بچہ خوش تو ہے نہ انہوں نے پیار سے سوال کیا تو مرحا اونچی آواز میں رونے لگی۔۔۔

بب۔۔ بابا مجھے آپ کک کو چھوڑ کر نن۔۔ن نہیں جانا مجھے ابھی آپپ آپکے پاس رہنا ہے۔۔۔

اصغر صاحب کی آنکھ سے دو خاموش آنسوں نکل کر مرحا کے بالوں میں جذب ہو گئے۔۔۔

میرا پیارا بچہ شادی تو ہر لڑکی کی ہوتی ہے ہر ماں باپ چاہتا ہے کہ اسکی بیٹیاں اپنے گھر کی ہو جائیں مرحا بیٹیاں ہوتی ہی پرائی ہیں۔۔۔۔

اللہ پاک تمہیں ہمیشہ خوش رکھے گا بیٹا رو نہیں اب۔۔۔

بابا پر آپ کی طبیعت نن نہیں ٹھیک میں آپ کک۔۔ کو چھوڑ کر نہیں جج۔ جاؤں گی

مرحا نے انکو کس کے پکڑ لیا کہ جیسے وہ ابھی اسکو چھوڑ کر جا رہے ہوں۔۔۔

ارے بیٹا ابھی تو بہت وقت پڑا ہے تم تو ابھی سے رونے لگی ہو انہوں نے مرحا کا سر تھپکتے ہوئے کہا۔۔۔

سچی بب بابا کتنا وقت مرحا پیچھے ہوتے ہوئے اپنے آنسوں پوچھنے لگی۔۔۔

آپ کا نکاح ستائیس فروری کو رکھا گیا ہے آپ یہ خوشخبری اپنی بیسٹ فرینڈ کو نہیں سناؤ گی۔۔۔

کیوں نہیں بابا میں اسکو ضرور بتاؤں گی۔۔

اونہوں وہ آپ کے دکھ سکھ کی ساتھی ہے نہ اس کو آپ کے بارے میں سب کچھ پتا ہونا چاہیے یہ لو موبائل اور اسے بتا کر آؤ۔۔۔

اصغر صاحب نے جیب سے موبائل نکال کر اسکی طرف بڑھایا۔۔۔

جی بابا میں اسکو بتاتی ہوں وہ کہتے ہوئے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔۔۔

OOOOOOOOOOOO

اسنے عروہ کا نمبر ملایا جس نے پانچویں بیل پر فون اٹھالیا۔۔۔۔

دونوں نے سلام کے بعد حال احوال پوچھا تو مرحا نے بات شروع کی۔۔۔

میں نے یہ بتانے کے لیے کال کی ہے کہ میری شادی کی تاریخ پکی ہو گئی ہے۔۔۔

عروہ چیخ پڑی، ہیں کب، کس کے ساتھ، تو نے مجھے کیوں نہیں بتایا، کون ہے، تو اسکو پسند کرتی ہے، کب سے، کہاں دیکھا تھا تم نے اسے مج۔۔۔

چپ بلکل چپ مرحا اسکی بات بیچ سے کاٹتی ہے۔۔۔

میں بتانے لگی تھی نہ تو اتنے سوالوں کا کیا تک بنتا ہے ہاں، اب کیا کیا پوچھا تھا مجھے یاد بھی نہیں۔۔۔

اچھا رکو میں دوبارہ سے بتاتی ہوں میں نے کیا کیا پوچھا تھا۔۔۔۔

مرحا جلدی سے کہتی ہے نہیں لڑکی تم رہنے ہو دو میں بتاتی ہوں۔۔۔

میرے جو تایا تھے جن کی تین سال پہلے ڈیتھ ہوئی تھی انکے بیٹے کے ساتھ میرا نکاح ہو رہا ہے۔۔۔۔

ستائیس فروری کو۔۔۔

اچھا وہ تو پتا نہیں کہاں چلے گئے تھے اب کہاں سے آگئے عروہ کو حیرانی ہوئی۔۔۔

ہاں وہ کینیڈا رہتے تھے اب آئے ہوئے ہیں پاکستان۔۔۔

اچھا تو تم راضی ہو گئی ہو اس سے شادی کے لیے جو تم لوگوں کو چھوڑ کر چلے گئے تھے۔۔۔

لڑکی اس میں بابا کی مرضی شامل ہے میں انکار نہیں کر سکتی۔۔

اچھا چلو ٹھیک ہے لڑکا کون ہے مطلب انکے تو تین چار بیٹے تھے جہاں تک مجھے یاد۔۔۔

جی انکے تین بیٹے تھے ایک بڑا بیٹا احمد اور دو چھوٹے وہ جڑواں تھے۔۔۔۔

میرا بڑے کے ساتھ نکاح ہو رہا ہے مرحا کہہ کر خاموش ہوتی ہے تو عروہ پوچھتی ہے۔۔۔

اچھا یہ بھی بتاؤ نا کہ ہماری معصوم سی شہزادی کے وہ کیسے دکھتے ہیں۔۔۔

زیادہ فالتو نہیں بولو میں نے ان کو نہیں دیکھا مرحا اس کو جھڑکتی ہے۔۔۔

کیا مطلب تم نے دیکھے بنا ہاں کر دی۔۔۔

یار کبھی انجانے میں نظر پڑ جاتی ہے پر میں نے کبھی غور نہیں کیا کہ کیسے دکھتے ہیں کتنی ہائیٹ ہے بال کیسے ہیں۔۔

اچھا اچھا چلو نکاح کے بعد دیکھ لینا، اور شاپنگ پر کب جانا ہے اب میری بیسٹ فرینڈ کا نکاح ہے میں وہی پرانے کپڑے تو نہیں نہ پہنوں گی میں تو تیار بھی پارلر سے ہونگی۔۔

ہائے کتنا مزہ آئے گا نہ تمہاری شادی پر اُفف مجھے تو سوچ کر ہی خوشی ہو رہی ہے۔۔۔

اچھا تم خوش ہو لو میں موبائل رکھ رہی ہوں مرحا اسکی خوشی کو دیکھتے مسکرا کر بولتی ہے۔۔۔

اچھا جی چلو ٹھیک ہے میں ماما بابا بھائی کو یہ خوشخبری سنادوں بائے اسنے کہتے ساتھ ہی کال کاٹ دی تو مرحا موبائل کو دیکھنے لگی۔۔۔۔

سچ میں پاگل ہے یہ لڑکی اور مسکراتے ہوئے اپنے بابا کے کمرے کی طرف بڑھتی ہے۔۔۔۔۔

OOOOOOOOOOOOO

آج تین دن کی چھٹی کہ بعد مرحا کالج جارہی ہوتی ہے۔۔۔۔۔۔

کیونکہ اصغر صاحب غصہ ہوتے ہیں کہ میری وجہ سے تمہاری پڑھائی رکی ہوئی ہے۔۔۔۔

اس لیے اب وہ راستے میں ہی ہوتی ہے جب ایک تیز رفتار گاڑی آکر رکتی ہے اور اس میں سے ایک لڑکا نکلتا ہوا اس کے پاس آتا ہے اور بلکل اسکے سامنے کھڑا ہو جاتا ہے۔۔۔

مرحا ایکدم ڈر کر رک جاتی ہے اور زرا کی زرا نظر اٹھا کر سامنے کھڑے لڑکے کو دیکھتی ہے۔۔۔

جیسے ہی سامنے کھڑے شخص کے چہرے پر نظر پڑتی ہے وہ سانس لینا بھول جاتی ہے۔۔۔

ساغر غور سے اسکے چہرے کو دیکھتا ہے اور ہاتھ بڑھا کر اسکا گال سہلانے لگتا ہے۔۔

لڑکی سانس لو وہ آرام سے کہتا ہے پر مرحا تو جیسے ہوش میں ہی نہیں ہوتی۔۔۔

وہ اس بار زرا سخت لہجے میں کہتا ہے۔۔۔

میں بول رہا ہوں سانس لو۔۔

مرحا ابھی بھی بنا پلک جھپکے اسے دیکھتی رہتی ہے تو ساغر غصے سے اسکا منہ دبوچ کر کہتا ہے۔۔۔۔

لڑکی تمہیں سنائی نہیں دے رہا میں نے کہا ہے سانس لو تو مرحا جیسے ہوش میں آتی

ہے اور لمبے لمبے سانس لیتی ہے۔۔۔

اور اپنا چہرہ اسکے ہاتھ سے آزاد کروانے کی کوشش کرنے لگتی ہے تو ساغر آرام سے

اس کا چہرہ چھوڑ کر تھوڑا پیچھے کھڑا کو جاتا ہے۔۔

کک۔۔ کون ہیں آپ اور مم۔ میرے پیچھے کیوں پپ پڑے ہیں۔۔

مرحا اٹکتے ہوئے پوچھتی ہے۔۔

دیکھو لڑکی میں بات کو کھینچنے کا عادی نہیں ہوں اس لیے سیدھی بات کرتا

ہوں۔۔۔

تم مجھے ویسے ہی غریب لگتی ہو۔۔

تمہاری کچھ مدد بھی ہو جائے گی اور میرا کام بھی، اور کام کوئی زیادہ مشکل نہیں ہے

بس تمہیں ایک رات خود کو میرے حو۔۔۔

چٹاخ ایک زوردار تھپڑ کی آواز سنائی دی اور پھر سارے میں سناٹا چھا گیا۔۔

ساغر اپنے منہ پر ہاتھ رکھے سرخ انگارہ آنکھوں سے اس لڑکی کو گھور رہا ہوتا ہے۔۔

تمہاری ہمت کیسے ہوئی اتنی گھٹیا بات میرے بارے میں کرنے کی۔۔۔

تمہیں شرم نہیں آئی ایک باپردہ عورت سے اتنی غلیظ بات کرتے ہوئے۔۔۔

مرحا غصے سے چلائی تو ساغر نے اسکا منہ دبوچ کر اپنے چہرے کے قریب کیا اور کہا۔۔

تم دو ٹکے کی لڑکی تم نے مجھ پر ہاتھ اٹھایا ساغر اس کے منہ پر پھنکارا۔۔

یہ جو تم جیسی لڑکیوں کا پردہ ہوتا ہے نہ یہ بھی چار پیسوں کو دیکھ کر اتر جاتا ہے۔۔۔

ہاں بتاؤ کتنے پیسے چاہیے جتنے مانگو گی میں دونگا، میں تمہیں تمہاری اوقات دکھاؤں گا۔۔۔

اور کہتے ہیں نہ جب بات عزت پر آجائے تو ہر عورت شیر بن جاتی ہے۔۔۔

مرحا نے اسکے منہ پر تھوکا اور اپنا چہرہ اس کی گرفت سے آزاد کروایا اور بولی۔۔۔

تھوکتی ہوں میں تم پر اور تمہاری دولت پر آئندہ میرے راستے میں مت آنا ورنہ بہت برا حال کروں گی۔۔

مرحا کہتی ہوئی اپنے کالج کی طرف بڑھ گئی۔۔۔

ساغر ابھی تک صدمے میں اسی جگہ دیکھ رہا تھا جہاں سے وہ گئی تھی۔۔۔

تھوڑی دیر بعد جب وہ سنبھلا تو اسکا غصے سے برا حال ہو رہا تھا۔۔۔

لڑکی میں تمہارا وہ حال کروں گا کہ تم مرتے دم تک نہیں بھولو گی۔۔

یہ جو تم باپردہ بنتی ہو نہ ایک دن ہو گا جب خود سے بھی نظریں نہیں ملا پاؤ گی۔۔۔

وہ غصے سے کہتا ہوا اپنی گاڑی کی طرف بڑھا۔۔۔

ooooooooooo

وہ کالج پہنچتی ہے تو سیدھا اپنی کلاس کی طرف بڑھ جاتی ہے۔۔

ابھی عروہ نہیں آئی کوتی اس لیے وہ اس لڑکے کے بارے میں سوچنے لگتی ہے۔۔

کتنی گھٹیا سوچ کا مالک تھا وہ لڑکا۔۔۔ا

للہ پاک پلیز ہر لڑکی کی عزت کا خیال رکھنا۔۔۔

کسی عورت کو رسوا نہ کرنا۔۔

ہمارے پاس ایک عزت ہی ہوتی ہے اس کے بنا ہم کچھ نہیں۔۔

میں مرنا پسند کروں گی اللہ پاک پر میری ر

عزت پر آنچ نا آنے دیجیے گا پلیز اللہ پاک۔۔۔

دعا کرتے ہوئے اسکی آنکھوں میں نمی گھلنے لگتی ہے جسے وہ بے دردی سے صاف کرتی ہیں۔۔۔

ابھی وہ دعا مانگ کر فارغ ہوتی ہے کہ عروہ کلاس میں داخل ہوتی نظر آتی ہے۔۔۔

مرحا جلدی سے اٹھتی ہے اور اسکو گلے سے لگا لیتی ہے۔۔۔

عروہ پریشان ہو کر اس کے گرد اپنے بازوؤں کا حصار بناتی ہے اور اس سے پوچھتی ہے۔۔

مرہ کیا ہوا میری جان سب ٹھیک تو ہے ناوہ پریشانی سے سوال کرتی ہے۔۔۔

عروہ وہ لل۔۔۔ لڑکا آج ابھی وہ اور کچھ کہتی کہ عروہ نے اسے چپ کروایا۔۔۔

مرہ چپ یہاں کچھ نا بولو دیکھو یہاں بہت لڑکیاں ہیں پتا نہیں کیا سوچیں۔ چلو ہم باہر چل کر بات کرتے ہیں۔۔

عروہ اسکا ہاتھ تھامتی ہے اور اسکو کینٹن میں لے آتی ہے۔۔۔۔

جب وہ کینٹن میں بیٹھے ہوتے ہیں تو عروہ اسکا ہاتھ تھامتی ہے اور آرام سے پوچھتی ہے۔۔۔

چلو اب بتاؤ کیا ہوا تھا اور میری جان رونا نہیں ہے اچھے سے بتاؤ۔۔

عروہ وہ جج۔۔ جو لڑکا تھا نا جو مم۔۔ میں نے تمہیں دکک دکھایا تھا وہ آج پھر سے مم۔ میرے راستے مم میں آیا تھا۔۔۔

مرحا نے روتے ہوئے بتایا سب سٹوڈنٹس اپنی اپنی کلاس روم میں تھے وہاں کوئی بھی نہیں تھا تو وہ دونوں آسانی سے بات کر پا رہے تھے۔۔۔

اچھا اس میں رونے والی کیا بات ہے وہ تو پہلے بھی تمہارے راستے میں آیا تھا نہ۔۔۔

عروہ کو سمجھ نہیں آئی اس میں اتنا رونے والی کیا بات تھی۔۔۔

نہیں عع عروہ اسنے مم مجھے روکا اور مجھے بب۔۔ بولا کہ۔۔۔۔

اسنے بات ادھوری چھوڑ دی اور رونا شروع کر دیا۔۔

عروہ اپنی چیئر سے اٹھی اور اسکو اپنے ساتھ لگایا۔۔

جی میری جان رو نہیں اچھے بچے کی طرح بتاؤ کیا ہوا، اسنے کیا بولا تمہیں پھر ہم دونوں مل کر اس کو مزہ چکھائیں گے۔۔

عروہ اسکو پیار سے بہلانے لگی۔۔۔۔

نن۔۔۔ نہیں نہیں تم اس کو کچھ نہیں بولو گی پلیز نہیں۔۔۔

مرحا نے اس کے ہاتھوں سے اپنے ہاتھ چھڑاتے ہوئے منت بھرے لہجے میں کہا۔۔۔

مرحا میری جان کیا ہوا ہے اتنا ڈر کیوں رہی ہو کچھ نہیں ہوتا۔۔۔

بتاؤ اب کیا ہوا۔۔وہ کہہ رہا تھا۔۔ تھا کہ مم۔۔میں ایک رات اسکے سس۔۔ساتھ۔۔۔

اس سے جملہ مکمل نہیں ہو سکا۔۔

عروہ نے اس کو اپنے گلے سے لگایا اور اسکی پیٹھ سہلانے لگی۔۔

میری جان کچھ نہیں ہوا کچھ بھی نہیں ہم ابھی چلتے ہیں پولیس سٹیشن ہم رپورٹ کروائیں گے۔۔۔

اسکی ہمت کیسے ہوئی تمہارے بارے میں ایسا سوچنے کی عروہ غصے سے کہتی ہے۔۔۔

عروہ مم۔۔میں نے اس کک کو تھپڑ بھی مارا وہ ہچکیوں میں بولتی ہے۔۔۔

تم نے بہت اچھا کیا میری جان تمہیں اس کا قتل کر دینا چاہیے تھا۔۔

مم۔۔میں نے اس کے مم۔۔۔منہ پر تھوکا بھی وہ عروہ کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہتی ہے۔۔

عروہ وہ غصے میں آکر کک۔۔۔کچھ کہے گا تو نن۔۔نہیں نہ مجھے۔۔

وہ ڈرتے ڈرتے سوال کرتی ہے۔۔

عروہ اس کو خود میں بھینچ لیتی ہے۔۔۔

نہیں میری جان وہ کچھ نہیں کرے گا۔۔

اس کی اتنی اوقات نہیں کہ وہ تمہیں چھو بھی سکے۔۔

چلو ہم پولیس سٹیشن چلتے ہیں چلو۔۔

عروہ اس کو اپنے ساتھ کھڑا کرتے ہوئے کہتی ہے۔۔۔۔

نن۔۔۔ نہیں عروہ ہم نہیں جارہے وہ وہ نہ بہت امیر ہے اس نے پپ پولیس والوں کو خرید لل۔۔ لینا ہے ہماری کوئی مم۔۔ مدد نہیں کرے گا۔۔۔

وہ لوگ بھی مجھے الزام دیں گے۔۔۔

ہم نہیں جج۔۔ جارہے۔۔

وہ مسلسل روئے جارہی تھی۔۔

مری چپ اب اگر تم روئی تو میں نے تمہارے ایک تھپڑ لگانا ہے بلکل چپ۔۔

عروہ کو اسکا رونا برا لگ رہا ہوتا ہے تو غصے سے کہتی ہے کہ مرحا رونا بند کردے۔۔

اچھا اب میں نہیں روتی تت تم پلیز پولیس کے پاس نن۔۔۔ نہیں جاؤ گی۔۔

مرحا جلدی سے اپنے آنسوں پونچھتی ہے۔۔۔

پر مرحا ایسے کیسا ہو سکتا ہے اس نے تمہیں اتنی گھٹیا بات کی اس کو سزا ملنی چاہیے۔۔

نہیں نہ میں نے تمہیں منا کر دیا نہ کی نن۔۔ نہیں تو نہیں۔ وہ ایکدم غصے سے چلاتی ہے۔۔

اوکے اوکے ہم کہیں نہیں جا رہے ریلیکس۔۔۔

رکو میں تمہارے لیے پانی لاتی ہوں تم نے اب رونا نہیں وہ کہتے ہوئے پانی لینے چلی جاتی ہے۔۔۔

جب پانی لے کر آتی ہے تو مرحا اپنا سر دونوں ہاتھ میں گرائے پریشان سی بیٹھی ہوتی ہے۔۔۔

مری میری جان یہ لو پانی پی لو وہ اس کے ہاتھ میں پانی دیتی ہے جسے مرحا ایک ہی گھونٹ میں سارا پی جاتی ہے اور خالی گلاس عروہ کی طرف بڑھاتی ہے۔۔۔

تم سچی میں کسی کو نہیں بتاؤ گی نا۔۔

عروہ میرے بابا کو بتایا تو وہ پریشان ہوں گے پلیز ان کو کچھ پتا نہیں لگنا چاہیے۔۔۔

وہ پہلے ہی بیمار رہتے پلیز۔۔۔

جی جی میں نہیں بتاؤں گی پر اب گھر سے تم اکیلی نہیں نکلو گی انکل کو بول دو وہ چھوڑ دیا کریں گے اور لے بھی جایا کریں گے۔۔۔

بابا کیسے ان کو میں کام پر بھی نہیں جانے دیتی تم کہہ رہی ہو وہ مجھے چھوڑنے آیا کریں

۔۔۔

تو کیا تم اب بھی اکیلی آؤ گی۔۔۔

نہیں مری اب تم اکیلی نہیں آؤ گی ورنہ میں انکل کو بتا دو نگی۔۔۔

عروہ تم ایسا کیسے کر سکتی ہو پلیز میں تمہاری دوست ہوں وہ عروہ کی طرف شکوہ کرتی نظروں سے دیکھتی ہے۔۔۔

اس لیے ہی تو میں کہہ رہی ہوں کہ تم اب گھر سے اکیلے نہین نکلو گی دوست ہوں نا تمہاری۔۔۔

تمہیں کسی مشکل میں نہین دیکھ سکتی۔۔۔

پر بابا کے ساتھ نہیں آسکتی میں کچھ اور سوچتی ہوں۔۔۔۔۔۔

تم رہنے دو میں تمہیں روزانہ لینے آجایا کروں گی ٹھیک ہے۔۔۔

وہ اسکا ہاتھ دباتے ہوئے کہتی ہے۔۔۔۔

پر ہم لیٹ ہاجایا کریں گے پھر۔۔

نہیں میں گھر سے جلدی نکلا کروں گی اب بس تم ریڈی ریا کرنا اور ہاں آج چھٹی ٹائم میں تمہیں چھوڑنے جاؤں گی۔۔۔

پر تم لیٹ ہو جاؤ گی تو آنٹی تم پر غصی کریں گی۔۔۔اونہوں میں آج رکشہ سے جاؤں گی لیٹ نہیں ہو نگی۔۔۔

لیکن اس سے پہلے کلاس میں چلو کتے والی ہو گی آج تو عروہ اس کو ساتھ لیے کلاس کی طرف بڑھنے لگی۔۔۔

جب وہ کلاس میں پہنچے تو وہاں ان کی ٹیچر نہیں تھی تو وہ دونوں جلدی سے اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ گئی۔۔۔

عروہ نے اپنے ساتھ والی چیئر پر بیٹھی لڑکی سے پوچھا۔۔

اوئے منیزہ ٹیچر کہاں گئی ہیں۔۔۔

ٹیچر کو انکی کال آئی تھی تو وہ سننے گئی ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔

منہزہ دانت نکالتے ہوئے کہتی ہے۔۔۔

عروہ اس پر لعنت بھیجتی واپس مرحا کی طرف مڑتی ہے۔۔۔

وہ دونوں باتوں میں مصروف ہو جاتی ہیں عروہ اس کا موڈ اچھا کرنے کی کوشش کرنے لگتی ہے۔۔۔

جو تھوڑی میں پہلے سے بہتر ہو جاتا ہے۔۔۔

چھٹی ہوتی ہے تو وہ دونوں کالج سے باہر نکلتی ہیں اور ایک رکشہ رکواتی ہیں اور اس میں بیٹھ کر مرحا کے گھر کی طرف روانہ ہو جاتے ہیں۔۔

مرحا کے گھر کے آگے رکشہ رکتا ہے تو مرحا جلدی سے نیچے اترتی ہے اور عروہ کی طرف دیکھتی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تھینک یو سو مچ عروہ میرا ہمیشہ دینے کے لیے میں سچ میں بہت لکی ہوں جو مجھے تم جیسی دوست ملی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

عروہ اس کا گال کھینچتی ہے تو مرحا برا سا منہ بناتی ہے۔۔۔

میری جان تم ہمیشہ مجھے اپنے ساتھ پاؤ گی اگر ہمیشہ نہ صحیح پر تم مجھے اپنے برے وقت میں ساتھ پاؤ گی۔۔

پر اللہ میری معصوم سی شہزادی پر برا وقت نہ لائے اور جو یہ مصیبت پیچھے پڑی ہوئی ہے اس سے بھی چھٹکارا ملے آمین۔۔

اچھا میں چلتی ہوں کل تم تیار رہنا میں تمہیں لینے آؤں گی اللہ حافظ۔۔

مرحا اس کو الوداعی کلمات کرنے کے بعد اپنے گھر کی طرف بڑھتی ہے۔۔۔

جب تک وہ گھر کے اندر داخل نہیں ہو جاتی عروہ وہیں رہتی ہے۔۔۔۔

جب وہ اندر چلی جاتی ہے تو عروہ رکشے والے کو کہتی ہے۔۔۔۔

چلیں انکل جو اڈریس میں نے آپ کع بتایا وہاں لے چلیں۔۔۔

عروہ سوچنے لگتی ہے کہ اس کو وہ مار کم پڑ گئی تھی جواب اور پنگے لینے لگا ہے پر یار مرحا نے بھی مجھے روک دیا ہے کسی کو کچھ کہنے سے اب میں کیا کروں مرحا کو ایسے تو نہیں دیکھ سکتی میں۔۔۔

ایک بار مرحا سے اچھے سے بات کر کے فیصلہ کرتے کے کیا کرنا ہے۔۔۔

ہاں یہ صحیح رہے گا۔۔

وہ اپنی ساری سوچوں کو ذہن سے نکالتی سڑک پر چلتی گاڑیوں کو دیکھنے لگی۔۔۔

وہ اپنے گھر کے اندر آئی اور اپنے بابا کو دیکھا جو سو رہے تھے۔۔۔

انکو آرام کرتا دیکھ وہ اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی اور ابایا اتارتے ہوئے سوچنے لگی

۔۔۔

آج اگر وہ لڑکا کچھ کر دیتا تو اس کی عزت ایک کوڑی کی نہ رہتی۔۔۔

یاد کرتے ہوئے اسے رونا آگیا وہ اپنے منہ پر ہاتھ رکھے رونے لگی۔۔

روتے روتے نا جانے کب اسکی آنکھ لگ گئی اسے خود بھی معلوم نہ ہوا۔۔۔

oooooooooooo

وہ غصے میں سیدھا کلب آگیا تھا اور یہاں اکیلا بیٹھا شراب پیے جا رہا تھا۔۔۔

اسکو تقریبا آدھا گھنٹہ ہو گیا تھا لگاتار ڈرنک کرتے ہوئے۔۔

یہاں اکثر وہ عادل کے ساتھ آیا کرتا تھا اس لیے یہاں کافی لوگ ساغر اور عادل دونوں کو پہچانتے تھے۔۔

ایک لڑکے نے جب ساغر کو لگاتار ڈرنک کرتے ہوئے دیکھا تو عادل کو کال کر کے بتایا کہ ساغر یہاں اکیلا آیا تھا اور کافی غصے میں لگتا تھا اور تب سے اب تک ڈرنک کیے جا رہا ہے۔۔۔

تو عادل نے اس لڑکے کو کہا۔۔۔

تم اس کے پاس رہو کچھ غلط نہ کرے میں بس نکل رہا ہوں یہاں سے جلدی وہاں پہنچتا ہوں۔۔۔۔

عادل اپنی گرلفرینڈ کے ساتھ ایک ہوٹل میں تھا جب اسے کال آئی۔۔۔

وہ جلدی سے وہاں سے نکلا اور پندرہ منٹ میں ساغر کے پاس پہنچا۔۔۔

جب وہاں پہنچا تو ساغر کی حالت واقعی ٹھیک نہیں لگتی تھی۔۔۔

عادل جلدی سے آگے بڑھا اور اس کے ہاتھ سے شراب کی بوتل کھینچی اور سائیڈ پر رکھی۔۔۔

ساغر نے غصے سے اسکی طرف دیکھا اور اسکا کالر پکڑ لیا۔۔

کیا مصیبت ہے میری شراب مجھے واپس کرو۔۔۔

بھائی کیا ہوا ہے آج اتنی شراب کیوں پی رہا عادل کو برا لگا کہ پہلی بار ساغر اس پر چلایا تھا۔۔۔

تم ہوتے کون ہو مجھ سے سوال کرنے والے شراب دو میری ساغر دھاڑا۔۔۔

نہیں تو نے بہت ڈرنک کر لی ہے اب بس اور نہیں عادل نے اس کو آرام سے کہا۔۔۔

میری شراب دو اپنے پیسوں سے لی ہے تمہارے باپ کی جیب سے نہیں نکالے میں نے۔۔۔۔

ساغر پہلے سے کافی زیادہ اونچا دھاڑا تو عادل ڈر کر اس سے دور ہوا۔۔۔

بھائی پہلے بتا کیا ہوا ہے پھر میں تجھے ڈرنک کرنے دونگا۔۔۔

ایسے نہیں مانو گے ہے نہ۔۔۔

ساغر کہتے ہوئے اٹھتا ہے اور وہاں پڑی چیزیں اٹھا کر نیچے پھینکنے لگتا ہے۔۔۔

عادل جلدی سے آگے بڑھتا ہے اور اسکو کندھوں سے پکڑ کر اپنی طرف کرتا

ہے۔۔۔

اور پھر اسکے منہ پر تھپڑ لگا دیتا ہے۔۔۔

چٹاخ ساغر اس تھپڑ کے لیے تیار نہیں ہوتا اس لیے نیچے جا گرتا ہے اور آنکھیں

پھاڑے عادل کو دیکھنے لگ جاتا ہے۔۔۔

زیادہ سر چڑھ رہا ہے نشہ ادھر۔۔

آمیں اتاروں عادل کہتے ہوئے اس کی طرف بڑھا اور اس کو نیچے سے اٹھایا اور ساغر کو ساتھ گھسیٹتے ہوئے واشروم میں لے آیا۔۔۔

پانی کا نل کھول کر اس کا منہ نل کے نیچے کر دیا۔۔۔

ساغر نے زبردستی خود کو اس کی پکڑ سے چھڑوایا اور اپنا چہرہ صاف کرنے لگا۔۔۔

اپنا چہرہ صاف کرنے کے بعد وہ حیرت سے عادل کو دیکھنے لگا۔۔۔

بتا اترا نشہ یا اتاروں عادل کمر پر ہاتھ رکھ کر پوچھتا ہے۔۔۔

ساغر تھوڑا پیچھے ہوتا ہے۔۔۔

اسکی حرکت پر عادل کے ہونٹوں پر مسکراہٹ رینگ جاتی ہے۔۔۔

میں نے اتنی بھی نہیں پی کہ تم مجھے ذلیل کرو ساغر ادھر اُدھر دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔۔

اچھا اب بتاؤ کونسا دکھ آن پڑا کہ یہاں بیٹھے شراب پیے جا رہے ہو۔۔۔۔

کچھ نہیں بس شوق سے پی رہا تھا اور تو نے آ کے فالتو میں تنگ کر دیا۔۔

ساغر کہتے ہوئے واشروم سے باہر نکلتا ہے تو عادل بھی اسکے پیچھے آتے ہوئے کہتا ہے۔۔۔

یار جھوٹ نہ بول مجھے معلوم ہے تو زیادہ ڈرنک تب کرتا ہے جب آنٹی یا انکل سے کوئی بات ہو پر آج تو گھر نہیں گیا تو اور کونسی بات ہے صحیح صحیح بتا۔۔۔

یار اس دن والی لڑکی سے ملنے گیا تھا۔۔

مجھے پتا تھا وہ اسی ٹائم پر کالج جاتی ہے تو میں دو دن سے وہاں جاتا تھا۔۔۔

اس سے بات کرنے کے لیے پر وہ گزرتی نہیں تھی پر آج وہ کالج جا رہی تھی۔۔

ساغر اتنا کہہ کر خاموش ہو جاتا ہے۔۔۔

اچھا تو نے اس سے کونسی بات کرنی تھی اور بات کر بھی لی ہے تو یہاں شراب کا معاملہ کیا مجھے سمجھ نہیں آ رہا۔۔۔

میں بتاتا ہوں ساغر اسے ایک نظر دیکھ کر پھر سے بتانا شروع کرتا ہے۔۔

جب آج میں گیا تو وہ جا رہی تھی۔۔۔

تجھے پتا ہے میں لمبی باتیں نہیں کرتا۔۔۔

میں نے سیدھے جا کر اس سے پوچھ لیا کہ۔۔

مجھے تم ایک رات کے لیے چاہیے ہو۔۔۔

اس نے مجھے تھپڑ مار دیا اور میرے منہ پر تھوکا اور کہتی کہ تھوکتی ہوں میں تم پر اور تمہاری دولت پر۔۔۔

کیا اس نے تمہیں تھپڑ مارا۔۔۔

عادل کو کافی حیرت ہوئی کہ ساغر بھی کسی سے تھپڑ کھا سکتا ہے۔۔

ہاں اسنے مجھے مارا اور میں اس سے اجازت لینے گیا تھا تو وہ زبان سے بھی منا کر سکتی تھی۔۔۔

پر نہیں اس نے مجھ پر ہاتھ اٹھایا ساغر شاہ پر اس کا انجام بہت برا ہو گا۔۔۔

اس نے خود مصیبت کو دعوت دی ہے۔۔۔

ساغر میرے بھائی غصے میں کوئی غلط قدم نا اٹھانا اور رہی تھپڑ کی بات تو اس کے حساب سے ٹھیک کیا اس نے۔۔۔

کیونکہ تو خود پاگل ہے ایک عزت دار لڑکی سے تو ایسی بات کرے گا تو اس نے ایسا ہی کرنا تھا۔۔۔

عادل کو ساغر ہی غلط لگا۔۔۔

اچھا تو تجھے اب وہ لڑکی ٹھیک لگتی ہے۔۔۔

بھائی پیسوں کے آگے سب گھٹنے ٹیک دیتے۔۔۔

میں نے اس کو بڑی رقم دینے کا بولا تو خوشی خوشی میرے بستر کی زینت بن جائے گی

۔۔۔

ساغر بیزاری سے کہتا ہے۔۔۔

ساغر ہر کوئی ایک جیسا نہیں ہوتا۔۔۔

وہ واقعی ایسی نہیں ہو گی۔۔

بھلا تو اس کو جتنا مرضی پیسا دے وہ نہیں بکے گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

عادل نے اس کو سمجھانا چاہا۔۔۔

ہر کوئی ایک جیسا ہوتا ہے۔۔۔

ہر کوئی پیسے کے پیچھے بھاگتا ہے۔۔۔

ساغر میرے یار بات سمجھنے کی کوشش کر۔۔۔

وہ ایسی نہیں ہے دیکھ تو نے آج اس کو یہ بات کی اس نے تجھے تھپڑ مارا کل تو اس کو کچھ اور کہے گا تو وہ لوگوں کو اکٹھا کرے گی اس میں کوئی فائدہ نہیں ہے۔۔۔

اونہوں فائدہ ہے اسکو سزا تو ملنی ہی ہے اس کی غلطی کی ساغر کہتا ہے۔۔۔

بھائی سن تیرے پاس بہت لڑکیاں ہیں تو اس کا کیا کرے گا۔۔۔

تیری دنیا دیوانی ہے تو ان کے ساتھ وقت گزار۔۔۔

تو اس حجابن کی جان چھوڑ۔۔۔

ساغر کو بیزاری ہونے لگتی ہے اس کے منا کرنے پر تو کہتا ہے۔۔۔

اچھا او کے کچھ نہیں کرتا میں ٹھیک ہے۔۔

چل ڈرنک کرتے ساغر کہتے ہوئے آگے بڑھتا ہے تو عادل پوچھتا ہے پکا نہ۔۔۔

ہاں ہاں بھائی پکا ساغر کہتے ساتھ ہی پلٹتا ہے اور اسکو گھورنے لگتا ہے۔۔۔

عادل پوچھتا ہے کیا میں نے کچھ غلط بولا۔۔

تم نے مجھے تھپڑ مارا۔۔۔

نن۔۔ نہیں تو میں نن۔ نے کب عادل گھبرا جاتا ہے۔۔۔

تم نے تب مجھے تھپڑ مارا جب میں چیزیں توڑ رہا تھا۔۔۔۔۔

ہاں تو تجھے زیادہ نشہ چڑھا ہوا تھا وہ بھی تو اتار نا تھا۔۔۔

عادل دلیری سے کہتا ہے۔۔۔۔

ساغر اس کو کندھے سے پکڑ کر آگے چلنے لگتا ہے چل کوئی بات نہیں جب وہ لڑکی بچ گئی پھر تم تو اپنی جان ہے۔۔۔

ooooooooooo

مرحا کی جب آنکھ کھلتی ہے تو اس کو اپنا سر بھاری بھاری لگ رہا ہوتا ہے۔۔۔

وہ گھڑی کی طرف دیکھتی ہے تو مغرب کا وقت ہو رہا ہوتا ہے۔۔۔۔

اس کی ساری نیند اڑ جاتی ہے۔۔

اللہ اللہ میں نے عصر کی نماز قضا کر دی۔۔

وہ جلدی سے بستر چھوڑ کر اٹھنے لگتی ہے تو اس کو اپنا پورا جسم دکھتا محسوس ہوتا ہے۔۔

پر وہ ہمت کر کے اٹھتی ہے اور واشروم میں وضو کرنے چلی جاتی ہے۔۔

جب وہ وضو کر کے باہر نکلتی ہے تو نماز ادا کرتی ہے اور نماز ادا کرنے کے بعد دعا کے لیے ہاتھ اٹھاتی ہے۔۔۔۔۔۔۔

اس کو ساری باتیں یاد آنے لگتی ہیں تو اس کی آنکھوں میں نمی گھل جاتی ہے۔۔

وہ روتے ہوئے اپنے اللہ سے وہ ساری باتیں کرنے لگتی ہے۔۔۔

دعا کر کے وہ اٹھتی ہے اور واشروم میں جا کر اپنا منہ دھوتی ہے کہ وہ باہر جائے تو اس کے بابا کو محسوس نہ ہو کہ وہ روئی ہے۔۔۔

وہ باہر نکلتی ہے تو اسکے بابا سامنے والے صوفے پر بیٹھے اخبار پڑھ رہے ہوتے ہیں

۔۔۔

وہ آرام سے چلتی ہوئی ان کے پاس جاتی ہے اس سے چلا نہیں جا رہا ہوتا۔۔۔

اصغر صاحب اس کی شکل دیکھ کر پریشان ہو جاتے ہیں جسکے چہرے کا رنگ زرد ہوا ہوتا ہے اور آنکھیں لال۔۔۔۔

وہ اخبار سائڈ پر رکھ کر کھڑے ہوتے ہیں اور اسکو اپنے ساتھ لگاتے ہیں۔۔۔۔

مرحا میرے بچے کیا ہوا ہے آپ کو۔۔۔

آپکا رنگ زرد کیوں ہے وہ اسکا ماتھا چھوتے ہیں جو تپ رہا ہوتا ہے۔۔

مرحا تمہیں تو اتنا تیز بخار چلو میں تمہیں ہسپتال لے چلتا ہوں۔۔۔

انہوں نے کہتے ساتھ ہی مرحا کا ہاتھ پکڑا اور اسے لیے آگے بڑھنے لگے تو مرحا جلدی سے بولی۔۔

ارے بابا کیا ہو گیا ہے بات تو سنیں میں بلکل ٹھیک ہوں ڈاکٹر کے پاس جانے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔

بیٹا تم بخار سے تپ رہی ہو اور پھر بھی کہہ رہی ہو ٹھیک ہو۔۔

میں تمہاری ایک بھی نہیں سن رہا چلو جلدی سے وہ اسکو ابایا پہننے کے لیے اسکے کمرے کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔۔۔

جی بابا میں آتی ہوں وہ کہتے ہوئے اپنے کمرے کی طرف بڑھ جاتی ہے اور ابایا پہن کر کلدی سے واپس آتی ہے۔۔۔

اصغر صاحب اپنی بائیک سٹارٹ کرتے ہیں جو انہوں نے ضرورت کے وقت کام آنے کے لیے لی تھی۔۔

وہ دونوں قریبی ہسپتال میں جاتے ہیں تو ایک عورت مرحا کا چیک اپ کرتی ہے۔۔۔

دیکھیں سر آپ کی بیٹی نے بہت زیادہ ٹینشن لی جس کی وجہ سے ان کی یہ حالت ہو رہی ہے۔۔۔

میں آپ کو کچھ دوایاں دے دیتی ہوں اور آپ پلیز اپنی بیٹی سے پریشانی کی وجہ پوچھیں اور انہیں زیادہ سے زیادہ خوش رکھیں۔۔۔

ڈاکٹر کی بات پر اصغر صاحب حیرانی سے مرحا کی طرف دیکھتے ہیں جو نظریں جھکائے ناجانے کن سوچوں میں گم ہوتی ہے۔۔

جی میں اس سے وجہ جاننے کی کوشش کرتا ہو اور کوئی مسئلہ تو نہیں ہے نا میری بچی کا بخار کب تک ٹھیک ہو گا۔۔۔

جی میں نے یہ ٹیبلیٹ دی ہیں آپ ان کو یہ یہ انشاللہ آپ کی بچی جلدی ٹھیک ہو جائے گی۔۔

ڈاکٹر نے انکو دوائی دینے کا طریقہ سمجھایا اس کے بعد وہ مرحا کو لے کر گھر کے لیے نکل پڑے۔۔۔

ابھی وہ راستے میں تھے کہ اصغر صاحب نے کہا۔۔

بچے کھانا ہم یہیں سے لے لیتے ہیں تم آج نہ بنانا۔۔

بابا میں بنالوں گی آپ رہنے دیں مرحا انکو منا کرتی ہے۔۔

نہیں تم ابھی کام نہیں کرو گی طبیعت ٹھیک ہونے دو پہلے۔۔۔

وہ کہتے ہوئے ایک چھوٹے سے ہوٹل کے سامنے بائیک روکتے ہیں۔۔

تھوڑی دیر میں وہ کھانے کا کچھ سامان لے کر گھر کے اندر داخل ہوتے ہیں۔۔

دونوں مل کر کھانا کھاتے ہیں تو اصغر صاحب مرحا کو اس کے کمرے میں چھوڑنے جاتے ہیں کہ اس کو دوا دے کر سلا سکیں۔۔۔

وہ اس کے کمرے میں جاتے ہیں اور جا کر ایک کرسی پر بیٹھ جاتے ہیں۔۔

مرحا کیا بات ہوئی ہے جو تم اتنا پریشان ہو وہ پریشانی سے پوچھتے ہیں۔۔۔

بابا کچھ بھی نہیں ہوا میں ٹھیک ہوں ڈاکٹرز تو ویسے ہی اچھے خاصے بندے کو مریض بنا دیتے ہیں۔۔۔

وہ اپنے بابا کو پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔

بچے اگر آپ اپنی شادی کے لیے پریشان ہو تو بتا دو میں آپ کے ساتھ زبردستی نہیں کروں گا آپ جو چاہو گی وہی ہو گا۔۔۔

بابا آپ کیسی باتیں کر رہے ہیں۔۔

میں بھلا کیوں راضی نہ ہوں گی ماں باپ ہمیشہ اپنے بچوں کا بھلا سوچتے ہیں۔۔۔

میں راضی ہوں وہ اصغر صاحب کے ہاتھ تھامتے ہوئے کہتی ہے۔۔۔

بیٹا پھر کیا ہوا ہے آپ وجہ کیوں نہیں بتاتی دیکھو اگر ایسا ہوا تو میں خود سے کبھی نظریں نہیں ملا پاؤں گا

میں تمہاری زندگی نہیں خراب کرنا چاہتا۔۔۔

بابا مجھے آپ کے فیصلے پر کوئی اعتراض نہیں ہے پر میں آپ کو مس کروں گی بس یہی بات ہے وہ نظریں جھکا کر کہتی ہے۔۔۔

بیٹا اس میں بھلا کونسی بڑی بات کے آپ کو جب جب میری یاد آیا کرے آپ مجھ سے ملنے آجایا کرنا وہ اسکے سر پر ہاتھ رکھتے ہیں۔۔۔

بابا میں آپ کو چھوڑ کر نہیں جانا چاہتی وہ نم آنکھوں سے کہتی ہے۔۔۔

اصغر صاحب اسکو اپنے سینے سے لگاتے ہیں۔۔

بیٹا میں نے پہلے بھی آپ کو سمجھایا تھا اور آج بھی کہتا ہوں۔۔۔

شادی ہر لڑکی نے کرنی ہوتی ہے آپ کو بھی کرنی پڑے گی۔۔

میں جانتا ہوں آپ میرے بنا نہیں رہ سکتی پر بچہ رہنا پڑتا ہے اللہ آپ کو خوش رکھے گا۔۔۔

جی بابا اور کوئی بات نہیں ہے بس یہی وجہ تھی میری پریشانی کی اب آپ بے فکر رہیں میں نے آپ کو بتا دیا وہ لاڈ سے کہتی ہے۔۔

جی جی میرا شہزادہ چلواب تم نے پریشان نہیں ہونا ورنہ میں نے آپ سے بات نہیں کرنی۔۔۔

بابا نہیں ہوتی آپ اب آرام کریں تھک گئے ہوں گے۔۔۔

جی بچہ جاتا ہوں پر آپ کو دوائی تو دوں انہوں نے کہتے ہوئے سائیڈ ٹیبل سے اسکی دوائی اٹھائی۔۔۔

اصغر صاحب اسکو دوائی دے کر اپنے کمرے میں چلے گئے تو مرحا بھی سونے کے لیے لیٹ گئی۔۔۔

oooooooooooo

مرحا کی انکھ فجر کے وقت کھلی تو اسنے نماز ادا کی پھر روز مرہ کے کام کر کے وہ کالج کے لیے تیار ہونے لگی۔۔۔۔

مرحا کی طبیعت پہلے سے کافی بہتر تھی۔۔۔

ابھی وہ تیاری کر رہی تھی کہ باہر کا دروازہ بجا۔۔۔

وہ دروازہ کھولنے چلی گئی۔۔

جب دروازہ کھلا تو پریشان سی عروہ اندر داخل ہوئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مری یار کیا ہوا تمہیں بخار ہے اب ٹھیک تو ہو نہ۔۔

عروہ اس کا ہاتھ گال ماتھا چھو کر پوچھتی ہے تو مرحا کہتی ہے۔۔۔

عروہ کچھ نہیں ہوا کل تھوڑی طبیعت خراب تھی پر دوائی لے لی تھی۔۔۔

جس کی وجہ سے اب میں بلکل ٹھیک ہوں۔۔۔

اچھا پکا نہ اب ٹھیک ہو۔۔

ہاں میری پیاری دوست اب میں ٹھیک ہوں۔۔۔

ویسے تمہیں کس نے بتایا میں بیمار ہوں۔۔۔

مرحا کو اس کو اپنے کمرے کی طرف لے جاتے ہوئے پوچھتی ہے۔۔۔

کل رات انکل کا فون آیا تھا پر میں سو رہی تھی بھائی نے ان کی بات سنی تھی۔۔۔

صبح جب میں جاگی تو اس نے بتایا تو میں سیدھا ادھر آ گئی۔۔

اچھا تم بیگ نہیں لائی مرحا حیرانی سے پوچھتی ہے۔۔

ہاں تمہاری طبیعت نہیں ٹھیک تو ہم آج نہیں جا رہے کالج۔۔

کیا مطلب اب میں ٹھیک ہوں بولا تو ہے دوائی لے لی تھی۔۔

اونہوں پر میں تو تیاری ہی نہیں کی اب تو نہیں جا سکتے تم بھی چھوڑو۔۔۔

عروہ اس کے بیڈ پر پھیل کر بیٹھ جاتی ہے۔۔۔

یار مطلب آج پھر سے چھٹی مرحا اس کو گھورتے ہوئے کہتی ہے۔۔

ہاں بھئی کیا ہو گیا میں آج چھٹی کر رہی ہوں تم ہی پہلے کرتی رہتی ہو۔۔

یار مطلب کہ اب تو میں ٹھیک ہوں نہ چلتے ہیں۔۔

یار اب ویسے ہی لیٹ ہو گیا چھوڑو نہ آج۔۔

تو کیا کرنا ہے اب گھر تو کچھ کرنے کو ہے نہیں۔۔

عروہ ایک دم بیڈ پر کھڑی ہو جاتی ہے تو مرحا ڈر کر ذرا پیچھے ہوتی ہے اور دل پر ہاتھ رکھ کر کہتی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

عروہ یار مسئلہ کیا ہے تمہارا اب کیا ہوا ہے۔۔۔

ہم شاپنگ پر جا رہے ہیں آج چلو چلتے عروہ کہتے ہوئے بیڈ سے چھلانگ لگاتی ہے۔۔۔۔

کیا مطلب شاپنگ پر میں نہیں جا رہی خود ہی جاؤ۔۔

نہیں نہ ساتھ چلیں گے ویسے بھی میری اکلوتی دوست کی پہلی پہلی شادی ہے۔۔۔ میں نے تیاری تو کرنی ہی ہے۔۔

لڑکی باقیوں کی دس دس ہوتی ہیں کیا مرحا اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہتی ہے جو خوشی سے گرنے لگتی ہے۔۔۔۔

نہیں بھئی اوروں کا میں کیا کرنا میری دوست کی تو پہلی ہو ہے۔۔۔

نہ چل جلدی سے ابایا پہن پھر چلتے ہیں عروہ اس کو اسکا ابایا تھماتی ہے۔۔۔

اچھا چلتے ہیں بابا سے پیسے تو مانگ لوں پہلے مرحا اسکی جلد بازی پر کہتی ہے۔۔

یار چھوڑو میرے پاس ہیں پیسے تم رہنے دو۔۔

نہیں میں بابا سے مانگتی ہوں مرحا کو اچھا نہیں لگا اسلیے منا کرتی ہے۔۔۔

تھوڑی دیر میں وہ بازار کے لیے نکل رہے ہوتے ہیں تو عروہ مرحا سے کہتی

ہے۔۔۔

مری یار ایک بات تو بتاؤ۔۔۔۔

ہاں پوچھو کیا بات۔۔۔

یار وہ لڑکا جو تم نے مجھے دکھایا تھا یار وہ اتنا تیز لگتا تو نہیں ہے تو تم اتنا ڈرتی کیوں ہو

اس سے۔۔

اسکی بات پر مرحا زراسی نظر اٹھا کر اس کو دیکھتی ہے اور کہتی ہے۔۔۔

یار میں غریب باپ کی ایک بیٹی ہوں میرے پاس عزت کے سوا کچھ بھی نہیں۔۔۔

اور تم بھی تو جانتی ہو آج کل کے لڑکے چھوٹی چھوٹی باتوں کا اتنا بڑا مسئلہ بنا لیتے ہیں

۔۔۔

اس لیے میں اس کو کچھ نہیں کہنا چاہتی تھی پر آہہ مجھ سے غلطی ہو گئ۔۔۔

میں نے غصے میں اس پر ہاتھ اٹھا دیا۔۔۔

کیا مطلب تم سے غلطی ہو گئ بھئ اس کو ایک تھپڑ نہیں ہزار لگنے چاہیے تھے تم

ڈرو نہیں یار میں ہوں نہ تمہارے ساتھ۔۔۔

میں کیا کروں مجھے ڈر لگتا ہے میرے بابا بیمار ہیں اوپر سے میری شادی سر آ رہی

ہے۔۔۔

میں نہیں چاہتی میرے باپ کو کوئی غلط بات کرے کہ آپ کی بیٹی ایسی ہے ویسی ہے۔۔

میں اپنے باپ کا سینہ چوڑا دیکھنا چاہتی ہوں۔۔۔

میں چاہتی ہوں وہ جب تک جیئیں عزت کی زندگی جیئیں۔۔۔۔

لوگوں سے نظریں ملا کر چلیں مرحا۔۔

نم آواز میں کہتی ہے۔۔

مری تمہاری بات ٹھیک ہے پر وہ لڑکا وہ بھی تو ٹھیک نہیں ہے غلطی تو اسی کی ہے نہ۔۔

اور تم ہی جب اس کو سز۔۔

اس کی بات پوری ہونے سے پہلے ہی مرحا کہنا شروع کر دیتی ہے۔۔۔

عروہ تمہاری سوچ ابھی بچوں جیسی ہے تم کچھ نہیں سمجھتی۔۔۔

یہ زمانہ یہ لوگ ہمیشہ عورت کا قصور مانتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جیسے کوئی لڑکی اپنی خالہ کے گھر ایک رات رہنے چلی گئی ہے کہ وہ بیمار ہیں وہ ان کا خیال رکھ سکے پر جو ہمسائے ہوں گے وہ اس بات کو اتنا پھیلائیں گے کہ وہ لڑکی خود سے نظریں نہیں ملا پائے گی۔۔۔

اسکا باپ وہ بدنامی کے ڈر سے خودکشی کر لے گا ایک باپ اپنی بیٹی کے لیے ایسے الفاظ نہیں سن سکتا کہ اس کی بیٹی ایک رات کس کے ساتھ گزار کر آرہی ہے۔۔۔

کس عاشق کی رات رنگین کی یا کس سے پیسے لے کر آپ نے اپنی بیٹی کو بکری کی طرح کسی کے آگے ڈالا ہے۔۔۔

اس کی بات پر کافی دیر عروہ کچھ بول نہیں پاتی اور جب بولتی ہے تو مرحا کو چپ لگ جاتی ہے۔۔۔

اور یہ انہی لوگوں کے ساتھ ہوتا ہے جو ظلم کو چپ کر کے سہتے ہیں۔۔

جو خود کی بدنامی کی وجہ سے۔۔

لوگوں کے تعنوں سے بچنے کے لیے منہ کو سل لیتے ہیں۔۔

اگر وہی لوگ تب ان کو مزہ چکھائیں جب ان کو کچھ غلط ہونے کی بو آئے تو کوئی کچھ نہیں کر سکتا۔۔

کسی کے باپ کی ہمت نہ ہو گی جب لوگ بولنا سیکھ جائیں۔۔۔

یار تمہیں آج کچھ غلط ہونے کی بو آرہی ہے تو خاموش نہ رہو۔۔۔

کچھ کرو خود کو بچانے کے لیے ہاتھ پاؤں چلاؤ آپنے بابا سے اپنی پریشانی شیئر کرو۔۔۔۔

اس بات سے نہ ڈرو کہ وہ کیا سوچیں گے پریشان ہوں گے فلاں فلاں۔۔۔

اللہ نہ کرے اللہ نہ کرے پر سوچو اگر کل کو تمہارے ساتھ کچھ غلط ہو جاتا ہے تب تمہارے بابا کو پتا لگے گا تب کیا تب ان کو برا نہیں لگے گا کیا تب وہ لوگوں کے

تعنوں سے بچنے کے لیے کوئی غلط طریقہ نہیں اپنائیں گے یا پھر جب ان کو بری خبر ملے تب ان کو کچھ نہیں ہو گا۔۔۔

مری میری جان میری بات سمجھنے کی کوشش کرو انکو ایک بڑا دھچکا دینے سے بہتر ہے تم ان سے یہ بات شیئر کر لو۔۔۔

جب مرحا کچھ نہیں بولتی تو عروہ پھر سے کہتی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مری میں تمہاری دوست ہوں تمہارا بھلا ہمیشہ چاہوں گی برا نہیں۔۔۔

تمہارے لیے بہتر رہے اس لیے کہہ رہی ہوں انکل کو سب بات بتا دو۔۔۔۔

مجھے پورا یقین ہے انکل کو تم سے کوئی شکایت نہیں ہو گی۔۔۔۔

وہ تم پر یقین کریں گے تم بات کر کے تو دیکھو۔۔۔۔۔۔۔۔

اچھا۔۔۔

مرحا کافی دیر کے بعد یک لفظی جواب دے کر پھر خاموش ہو جاتی ہے۔۔۔

عروہ کو اور کچھ بولنا مناسب نہیں لگتا اس لیے خاموشی سے چلنے لگتے ہیں۔۔

آج وہ چھوٹے بازار ہی آئے ہوتے ہیں جہاں وہ پہلے چیزیں خریدا کرتے تھے۔۔

مرحا تو کافی چپ چپ لگتی تھی پر عروہ سے اس کی چپ برداشت کہاں ہوتی تھی اس لیے اسے بولنے پر اکسا رہی تھی۔۔

عروہ اس کو ساتھ لیے ایک دکان کے اندر داخل ہوئی وہاں پر عروہ کو ایک ڈریس پسند آیا تو عروہ نے دکاندار کو وہ نکالنے کو کہا تو دکاندار کہنے لگا۔۔

بہن جی آپ کوئی اور دیکھ لیں تو عروہ کو حیرت ہوتی ہے کہ وہ بھلا کیوں نہیں دکھا رہا اسلیے وہ پوچھتی ہے۔۔۔

کیوں بھئی ہم یہ کیوں نہیں دیکھ سکتے جب ہمیں پسند آیا ہے تو دیکھیں گے نہ۔۔۔

نہیں وہ آپ کی پہنچ سے زیادہ ہے وہ آپ نہیں خرید سکتے۔۔۔

اس کی بات عروہ کو لگا کسی نے اس کے منہ پر تھپڑ دے مارا ہو۔۔۔

تم تمہاری اوقات ہے مجھے منا کرنے جب ہم تم لوگوں سے کچھ خریدنے آئے ہیں

تو تمہارا حق بنتا ہے کہ خاموشی سے وہ چیز ہمیں دکھاؤں جو ہم مانگ رہے ہیں۔۔۔

دیکھیں اس میں غصہ ہونے والی کوئی بات نہیں ہے پر آپ وہ نہیں خرید سکتی اس لیے میں صاف انکار کر دیا ہے۔۔۔

کیا مطلب ہاں تم لوگوں کے کپڑے دیکھ کر اندازہ لگاتے ہو کہ وہ کیا خریدنے کی اوقات رکھتے ہیں کیا نہیں ہاں۔۔۔۔۔

عروہ ایک دم غصے سے چلاتی ہے۔۔۔

دیکھیں بہن ہم تمیز سے بات کر رہے ہیں تو آپ کا حق نہیں بنتا چلانے کا۔۔۔

دکاندار دائیں بائیں اکھٹے ہوتے لوگوں کو دیکھ کر سمجھانے والے انداز میں کہتا ہے۔۔

نہیں تم بتاؤ تم لوگوں کے کپڑوں سے انہیں جج کرو گے جواب دو اب منہ کیوں بند ہو رہا ہے بولو۔۔۔

دیکھیں آپ بات کو بڑھائیں نہیں میں نے ایک سادہ سی بات کی تھی کہ آپ وہ نہیں خرید سکتی آپ تو لڑنے ہی لگی ہیں۔۔۔

اور تمہیں کس نے کہہ دیا کہ میں نہیں خرید سکتی تم نے میرا پرس کھول کر دیکھا ہے کیا عروہ کا غصہ کم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔۔

مرحا جو تب سے اسے خاموشی سے دیکھ رہی تھی اس کا ہاتھ پکڑ کر اس کو بولنے سے باز رکھتی ہے پر وہ عروہ ہی کیا جو کسی کی مان وہ اس سے اپنا ہاتھ چھڑواتی ہے اور دکاندار کی طرف تیکھی نظروں سے دیکھتی ہے۔۔۔۔

ابھی وہ کچھ کہتی کہ بھیڑ سے ایک لڑکا نکل کر سامنے آتا ہے اور دکاندار کا گریبان پکڑ کر کہتا ہے۔۔

جب مس تمہیں کہہ رہی ہیں کہ انہیں یہ ڈریس دکھاؤ تو تمہارا کیا حق بنتا ہے انہیں منا کرنے کا ہاں۔۔

وہ لڑکا شعلہ برساتی آنکھوں سے کہتا ہے۔۔۔

سس۔۔۔ سر آپ یہاں سر مم۔ میں نے انکو منا نن۔۔ نہیں کیا بس میں انہیں ایک بب۔ بات کر رہا تھا کہ وقت ضائع ہہ ہو گا اس سے ہم دونوں کا۔۔۔

دکاندار اس لڑکے کو دیکھ کر اٹکتے ہوئے کہتا ہے۔۔۔

اونہوں تم ان کو جج کر رہے تھے وہ لڑکی ٹھیک کہہ رہی ہے۔۔۔

وہ لڑکا سوچنے والے انداز میں اپنے ماتھے پر انگلی رکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔۔

نن نہیں سر آپ کو غغ۔۔۔ غلط فہمی ہوئی ہے مم میری کیا اوقات کک۔۔۔ کہ میں کسی کو جج کروں۔۔

دکاندار اس لڑکے کے سامنے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہتا ہے۔۔

مرحا جو خاموشی سے نظریں جھکائے کھڑی ہوتی ہے جانی پہچانی آواز سن کر آنکھیں اٹھاتی ہے تو سامنے ساغر شاہ کو دیکھ کر زرا پیچھے ہوتی ہے اور پھر عروہ کا ہاتھ پکڑ کر اس کو دکان سے باہر کھینچنے لگتی ہے۔۔۔۔

پر عروہ اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے باز رہنے کا اشارہ کرتی ہے تو مرحا مارے بے بسی کہ اس کے پیچھے چھپ کر کھڑی ہو جاتی ہے۔۔۔

ہاں اچھی بات ہے تم کسی کو جج کرنا بھی مت خاص کر اس نے عروہ کے پیچھے ڈری سہمی مرحا کی طرف اشارہ کیا پر اسکا اشارہ مرحا کی طرف تھا یہ بات صرف مرحا اور ساغر کو معلوم تھی۔۔۔

ان کو جج نہیں کرنا ٹھیک ہے۔۔۔

جی سر میں کک۔ کسی کو جج نہیں کروں گا میڈم میں آپ کو وہ ڈریس دکھاتا ہوں۔۔۔

اونہوں دکھاؤ نہیں ان کو دے دو پیسے میں دے رہا ہوں۔۔۔۔۔۔

اس کی بات پر عروہ جلدی سے کہتی ہے۔۔

ارے نہیں میں دیکھنا چاہتی ہوں کہ وہ کیسا ہے میری دوست کی شادی ہو رہی ہے نہ تو اسی کے لیے پسند کیا تھا۔۔۔۔

اگر اسے پسند آیا تو ہی لیں گے نہ اور پیسے بھی ہم خود دیں گے۔۔۔۔۔

اس کی شادی والی بات پر ساغر کا دل ڈوبا۔۔

مطلب آپ اپنی دوست کی شادی کی شاپنگ کرنے آئی ہیں۔۔۔۔

وہ ایک تیکھی نظر مرحا پر ڈال کر عروہ سے کہتا ہے۔۔۔۔۔

جی بلکل میری اکلوتی دوست کی شادی ہے عروہ اپنے میں ہی مگن اس کے ساتھ لگی ہوئی تھی یہ جانے بغیر کے مرحا کا یہاں دم گھٹ رہا تھا اور سانس بھاری ہونے لگا تھا۔۔

اچھاتو آپ میری طرف سے یہ شادی کا تحفہ سمجھ کر رکھ لیں۔۔

اب آپ اتنا کہہ ہی رہے ہیں تو ہم رکھ لیتے ہیں ویسے ایک بات بتائیں۔۔۔

یہ آپ سے اتناڈر کیوں رہے تھے عروہ کا اشارہ دکاندار کی طرف تھا۔۔

اوہ اچھا یہ دراصل میرے بابا کی دکان ہے یہاں کافی دکانیں میرے بابا کی ہیں۔۔۔

ساغر پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالتے ہوئے کہتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ابھی وہ اور کچھ کہتے کہ دکاندار وہ ڈریس لے کر انکے سامنے آیا اور ڈرتے ڈرتے

بولا۔۔۔۔

سر یہ وہ ڈریس جو میڈم نے پسند کیا تھا میں نے پیک کر دیا ہے۔۔۔

ہاں ٹھیک ہے ساغر اس کے ہاتھ سے وہ ڈریس پکڑتا ہے اور تھوڑا آگے بڑھ کر مرحا

کے سامنے کھڑا ہو جاتا ہے۔۔۔

مرحا لمبی لمبی سانسیں لی رہی ہوتی اس کو اپنے سامنے کھڑا ہوتا دیکھ پیچھے ہوتی ہے۔۔۔

یہ میری طرف سے آپ اپنی شادی کا ایک چھوٹا سا تحفہ سمجھ کر رکھ لیں۔۔۔

مرحا ڈرتے ہوئے عروہ کی طرف دیکھتی ہے اس کی آنکھیں بھیگی ہوئی ہوتی ہیں۔۔۔

عروہ پریشان ہو جاتی ہے اور اس سے پوچھتی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مری کیا ہوا تم ٹھیک تو ہو نا تو مرحا اس کا ہاتھ پکڑ کر باہر چلنے کا اشارہ کرتی ہے۔۔۔۔

عروہ جلدی سے ساغر کے ہاتھ سے وہ ڈریس پکڑتی ہے اور اسے معزرت کرتے ہوئے مرحا کو لیے آگے بڑھ جاتی ہے۔۔۔

oooooooooooooo

وہ دونوں چلتے چلتے تھوڑا آگے آجاتے ہیں تو عروہ اسکا ہاتھ پکڑ کر اس کو روکتی ہے اور کہتی ہے۔۔۔

مری کیا ہوا تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے نہ تمہیں سانس نہیں آرہا تھا صحیح سے عروہ پریشانی سے کہتی ہے۔۔۔۔۔۔

مرحا کے دماغ میں عروہ کی وہ بات آتی ہے جب وہ اسے بتا رہی ہوتی ہے جس لڑکے نے تمہارے ساتھ بد تمیزی کی تھی اس کو میں نے مارا تھا وہ جلدی سے عروہ سے کہتی ہے۔۔۔

تت تم یہ بتاؤ جس کو تم نے مارا تھا وہ کون تھا۔۔۔

اس کے بے تکے سوال پر عروہ پہلے حیرانی سے اس کی طرف دیکھتی ہے پر اس کی لال آنکھیں دیکھ کر بتاتی ہے۔۔

مرحا جس کا تم نے بتایا تھا اس دن میں نے اسی کو مارا تھا کیوں کیا ہوا۔۔۔

تم اس کو پہچانتی ہو وہ اس کے ہاتھ پکڑتے ہوئے پھولی سانس سے کہتی۔۔

ہاں میں پہچانتی ہوں تم بتاؤ تو ہوا کیا ہے۔۔

مرحا کو اب سمجھ آ گئی تھی کہ عروہ نے کسی بے قصور کو پیٹ دیا۔۔۔

وہ اسکے ہاتھ چھوڑ کر پیچھے ہوتی ہے اور کمر پر ہاتھ کر کھڑی ہو جاتی ہے۔۔۔

مرحا یار کیوں پریشان کر رہی ہو بتاؤ تو ہوا کیا ہے تمہاری طبیعت کو اچانک کیا ہوا گیا ہے اور یہ بے تکے سوال کیوں کر رہی ہو۔۔۔۔

تم نے کسی اور کو مارا ہے یار وہ والا لڑکا کوئی اور تھا تم نے کسی بے قصور کر تکلیف پہنچائی ہے۔۔۔

اس کی بات پر عروہ آنکھیں پھاڑے اس کی طرف دیکھتی ہے۔۔۔۔

کیا مطلب میں نے کسی اور کو مارا تمہیں کیسے معلوم۔۔۔۔۔۔۔

کیونکہ جس سے تم نے یہ ڈریس لیا ہے وہی وہ لڑکا تھا۔۔۔۔

مرحا ہلکی سی آواز میں کہتی ہے کہ بامشکل ہی عروہ سن سکی تھی۔۔۔

کک کیا کہہ رہی ہو تت تم، تم پاگل ہو کیا اس دن تم کیا کہہ رہی تھی آج کیا تم مجھے بیوقوف سمجھتی ہو کیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نہیں عروہ نہیں تمہیں غلط فہمی ہوئی تھی۔۔۔

وہ کوئی اور لڑکا تھا جو آج تم نے دیکھا وہی ہے وہ لڑکا جس نے مجھے وہ گھٹیا بات کی تھی۔۔

مطلب میں نے کسی غلط فہمی میں کسی بے قصور کو تکلیف دی۔۔

ہاں تم نے غلط کیا یار اور جو قصوروار تھا اس سے تم کپڑے لیتی پھر رہی ہو۔۔

کیا مطلب میں نے لیے مجھے کیا معلوم تھا کہ یہ وہی لڑکا ہے مجھے تو غلط فہمی ہوئی تھی

اس نے کہتے ہوئے وہ ڈریس پھینک دیا۔۔۔

اچھا یار اب پریشان تو نہ ہو مجھے نہیں تھا معلوم کہ یہ وہی لڑکا ہے۔۔۔

اگر معلوم ہوتا تو قسم سے میں اس سے وہ ڈریس نہ لیتی۔۔۔

عروہ اس کو اپنے گلے سے لگاتے ہوئے کہتی ہے۔۔

نہیں میں تم سے ناراض نہیں ہوں میں بس سوچ رہی ہوں کہ یہ ہر جگہ مجھے کیسے مل جاتا ہے۔۔۔

عروہ مجھے ڈر لگ رہا اس کی بات پر عروہ اس کے گرد اپنے بازوؤں کا حصار اور تنگ کر لیتی ہے۔۔

میری جان ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے میں ہوں نہ تمہارے ساتھ کچھ نہیں ہو گا۔۔

تم بے فکر رہو بس کچھ وقت میں تمہاری شادی ہو جائے گی پھر تمہاری زندگی میں خوشیاں ہی خوشیاں ہو نگی۔۔

تم ہمیشہ میرے ساتھ رہو گی نہ مرحا پیچھے ہٹتے ہوئے کہتی ہے۔۔۔

انشاللہ میری جان ہمیشہ تمہارے ساتھ رہوں گی چلو اب تم نے پریشان نہیں ہونا ہے کل کی طرح اب مسکراؤ۔۔

اس کی اتنی محبت پر تو مرحا دل سے مسکراتی ہے۔۔

اچھا اب گھر چلو بابا انتظار کر رہے ہونگے اور آج تم چائے ضرور پیو گی۔۔

مرحا تم بس مجھے چائے پلاؤ گی میں نے تو ڈنر بھی تمہارے ساتھ سوچا تھا۔۔۔

عروہ معصومیت سے کہتی ہے۔۔۔

ارے تم بھلا کل صبح کا ناشتہ بھی اُدھر ہی کر لینا کوئی مسلئہ نہیں ہو گا پر ابھی چلو۔۔

ہاں ہاں بھئی چلو دو گھنٹے تو ہو گئے ہیں ہمیں گھر سے نکلے ہوئے۔۔

ارے یار خریدا تو اب بھی کچھ نہیں اب کیا کریں گے۔۔۔۔۔۔۔

عروہ اس کو پریشانی سے دیکھتے ہوئے کہتی اور پھر دونوں کا ایک ساتھ قہقہہ گونجتا ہے۔۔

عروہ کو کچھ پسند نہیں آیا اور دونوں گھر کی طرف بڑھ جاتی ہیں۔۔

وہ جب گھر پہنچتی ہیں تو گلی میں ہی انکو نعمان اور ریحان کھیلتے ہوئے نظر آتے ہیں۔۔۔

مرحا کہتی ہے۔۔

یہ میرے چچا کے چھوٹے بیٹے ہیں مطلب آج پھر یہ ہمارے گھر پر آئے ہوئے ہیں۔۔

اچھا اچھا یہ ہیں تمہارے دیور صحیح عروہ دونوں کو غور سے دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

لڑکی میرے ہونے والے دیور ہو گئے ہوئے نہیں مرحا اس کا جملہ درست کرتی ہے۔۔

اچھا ہاں وہی کیا ہو گیا بہت جلد تمہارے ہی دیور بنیں گے نہ۔۔۔

اچھا اندر چلو فضول میں لڑائی کروالو بس میڈم سے۔۔۔۔۔۔۔۔

مرحا کہتا ہوئے اندر کی طرف بڑھ جاتی ہے تو عروہ بھی ہنہہ کرتے ہوئے اس کے پیچھے ہی اندر آتی ہے۔۔۔۔

وہ دونوں اندر داخل ہوتی ہیں تو سامنے چچی اور انکا بیٹا بیٹھے ہوتے ہیں اور اصغر صاحب سے کچھ بات کر رہے ہوتے ہیں۔۔۔

بہن میں نے یہ تو نہیں کہا کہ میں کچھ نہیں دونگا مجھ سے جو ہو سکا میں دونگا۔۔۔ آپ بے فکر رہیں۔۔۔

بھائی جو ہو سکا نہیں بھئی میں نے سیدھی بات کی ہے ہمیں زمین اور دس تولہ سونا چاہیے ہے۔۔

آپ گھر پر نہ بیٹھیں کمالیں تھوڑا سا دیہ بیگم ہاتھ جھلاتے ہوئے کہتی ہیں۔۔۔

مرحا ان کی بات سن کر جلدی سے اپنے بابا کے پاس جاتی ہے اور کہتی ہے۔۔

چچی میرے بابا نے بول دیا نہ کہ ان سے جو ہو سکا وہ دینگے۔۔۔

آپ کیوں بار بار ایک بات دہرا رہی ہیں۔۔

دیکھو بچے یہ تمہارا معاملہ نہیں ہے بڑوں کی بات ہے تم جاؤ یہاں سے۔۔۔

سادیہ بیگم کو اسکا بیچ میں بولنا زہر لگا۔۔۔

تائی میں مانتی ہوں یہ بڑوں کی بات ہے پر میرے بابا بیمار ہیں آپ کیسے انہیں اتنا کچھ بول سکتی ہیں۔۔

بچے ہم اپنے لیے تو نہیں کہہ رہے نہ آگے تو آپ کے ہی کام آئیں گے۔۔۔

جو آپ کے بابا آپ کو دیں گے۔۔۔

میں تو بھلا ہی چاہتی تھی تمہارا۔۔۔

سادیہ بیگم لہجے کو میٹھا بناتے ہوئے کہتی ہیں۔۔۔

تائی آپ میرا بھلا نہ سوچیں مجھے کچھ نہیں چاہیے اور میں آپ کے بیٹے سے بھی کچھ لینے کی خواہش مند نہیں ہوں۔۔۔

آپ بے فکر رہیں۔۔۔

وہ کہتے ہوئے کچن کی طرف بڑھ جاتی ہے تو عروہ بھی اس کے پیچھے ہی کچن میں چلی جاتی ہے۔

بھائی صاحب دیکھ لیں آپ کی بیٹی تو ابھی سے میرے سامنے زبان چلاتی ہے۔۔

کل کو جب میرے بچے کی بیوی بن جائے گی تب تو مجھے گھر سے ہی نکال دے گی۔۔

سادیہ بیگم جھوٹے آنسوں بہاتے ہوئے کہتی ہیں۔۔۔

ارے سادیہ بہن آپ روئیں نہیں اس نے کوئی بدتمیزی نہیں کی وہ بس آپ سے بات ہی کر رہی تھی۔۔

ارے بھائی صاحب رہنے دیں۔۔۔

آپ میں بھلا کیا چاہتی تھی یہی کوئی تھوڑی سی زمین اور دس تولہ سونا اور وہ بھی اپنے لیے نہیں بچوں کے ہی آگے کام آنا تھا۔۔۔

آج کل تو بھلائی کا زمانہ ہی نہیں ہے۔۔

بہن آپ پریشان نہ ہوں میں کچھ کرتا ہوں مرحا کی امی کا بھی کچھ زیور پڑا ہے باقی کا میں بندوبست کو لوں گا۔۔۔

ooooooooooo

مرحا چولہے پر چائے کا پانی چھڑاتی ہے تو عروہ کہتی ہے۔۔۔

یار ویسے یہ کیا تھا۔۔۔

پانی ہے میں تو چائے ایسے ہی بناتی ہوں۔۔

اس کے بعد چائے پتی اور چینی ڈالوں گی پھر دودھ اور پ۔۔۔

ارے یار میں اس کا نہیں کہہ رہی میں باہر کی طرف اشارہ کیا انکا کہہ رہی۔۔

اچھا اچھا یار دکھا نہیں کیا تم نے جہیز مانگ رہے ہیں اور کیا۔۔

ہاں وہ تو پتا ہے پر آج کے دور میں کتنی مہنگائی ہے کیا انکل ان کی فرمائشیں پوری کر پائیں گے۔۔

اللہ بہتر جانے انک کی جو مرضی ہو گی وہی ہو گا۔۔

ہاں یہ تو ہے پر ان کو بھی تھوڑا خیال کرنا چاہیے انکل بیمار ہیں۔۔۔

عروہ گردن نفی میں ہلاتے ہوئے کہتی ہے۔۔

اچھا ان سب باتوں کو چھوڑو چلو باہر چائے بن گئی ہے۔۔۔۔۔۔۔

مرحا ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ کہتی ہے۔۔

نہیں بھئی تم ہی جاؤ اپنے ان بھو کے سسرالیوں کے پاس میں تو ادھر ہی ٹھیک ہو۔۔

لڑکی تم میرے کمرے میں جاؤ میں چائے دے کر اُدھر ہی آؤں گی تو عروہ جلدی سے کچن سے نکل کر اس کے کمرے کی طرف بڑھ جاتی ہے۔۔

مرحا ان سب کو چائے دیتی ہے اور پھر کچن سے آ کر دو کپ چائے اور اٹھاتی ہے اور اپنے کمرے کی طرف بڑھ جاتی ہے۔۔

وہ اپنے کمرے میں آتی ہے تو عروہ اس کے بیڈ پر بیٹھی اس کی کوئی بک پڑھ رہی ہوتی ہے۔۔

وہ اس کو ایک کپ چائے دیتی ہے اور خود بھی ابایا اتار کر اس کے ساتھ ہی جڑ کر بیٹھ جاتی ہے۔۔۔

یار ویسے مجھے ٹھیک نہیں لگ رہے یہ لوگ تو۔۔

مرحا حیرانی سے اس کی طرف دیکھتی ہے۔۔

کیا مطلب ٹھیک نہیں لگ رہے کچھ کہا کیا انہوں نے۔۔

نہیں پر جیسے وہ لالچ کر رہے ہیں مجھے کچھ اچھا نہیں لگ رہا۔۔

عروہ ایسا سب کے ساتھ ہوتا ہے سب لڑکی والوں کو جہیز دینا پڑتا ہے۔۔۔

مرحا اس کو سمجھانے والے انداز میں کہتی ہے پر عروہ کے وہم ابھی بھی ختم نہیں ہو رہے ہوتے۔۔۔

اچھا یار اس بات کو چھوڑو تمہاری پیپرز کی تیاری کیسی ہے۔۔۔

مرحا اس سے سوال کرتی ہے۔۔

اچھی ہے پاس تو ہو ہی جاؤں گی عروہ ہاتھ جھلاتے ہوئے کہتی ہے۔۔۔

مطلب پاس ہو جاؤ گی تم روزانہ کالج جاتی ہو وہاں پڑھتی کیا ہو۔۔۔۔

یار پڑھتی ہوں پر ہر چیز تو دماغ میں نہیں رہتی نہ اب پاس ہو جاؤں گی کیا بہت نہیں ہے۔۔

بہت ہے پر کیا فائدہ تھوڑے سے نمبروں سے پاس ہونے کا۔۔۔۔

مرحا اس کے سر پر ہلکا سا تھپڑ لگاتی ہے۔۔۔

یار بس بہت ہے اتنی بھی پڑھائی نہیں ہوتی میں تو بس یہی کلاس پڑھ پھر میری بس۔۔۔

اچھا تو آگے کیا کرنا ہے تمہیں ہاں کہیں شادی کا تو نہیں نہ سوچ رہی۔۔۔

مرحا اس کو کھوجتی نظروں سے دیکھتی ہے۔۔

یار مری کیا ہو گیا ہے پڑھائی چھوڑنے کا صرف ایک ہی مقصد تو نہیں ہوتا نہ۔۔۔

ایک تو یہ پاکستانیوں کا عجیب ہی رولا ہے عروہ اپنے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

اچھا چلو دیکھ لیتے ہیں تمہارے ماما بابا تمہیں فارغ گھر بٹھاتے ہیں یا پڑھاتے ہیں۔۔

عروہ کے دل میں ایک بات آتی ہے تو وہ مرحا سے کہتی ہے۔۔۔

یار مری کیا سچ میں کسی غلط لڑکے کو مارا میں نے۔۔۔۔۔

ہاں تم نے کسی اور کو مارا مرحا ساغر کے بارے میں سوچتے ہوئے کہتی ہے۔۔

اچھا تو مطلب مجھے اس سے معافی مانگنی چاہیے اس کی بات پر مرحا حیرت سے اس کی طرف دیکھتی ہے۔۔۔۔۔۔

کیا تمہیں اس کے بارے میں معلوم ہے وہ کہاں رہتا ہے۔۔۔۔۔۔

یار نہیں کہیں راستے میں مل گیا تو مانگ لوں گی معافی وہ نفی میں گردن ہلاتے ہوئے کہتی ہے۔۔

ہاں صحیح ہے بیچارے کو بنا کسی قصور کے تم نے تکلیف پہنچائی تمہیں معافی مانگنی چاہیے۔۔

اس کے بعد وہ دونوں باتوں میں لگ گئی تقریباً چار بجے عروہ اپنے گھر کے لیے نکل گئی تھی تو مرحا رات کے کھانے کا انتظام کرنے لگی تھی۔۔

OOOOOOOOOOOOOO

انکل آپ پلیز میرے بھائی کو چھوڑ دیں انکل پلیز۔۔ دیکھیں انکل میرا بھائی رو رہا ہے پلیز انکل۔۔ انکل نہیں پلیز میرا میرا بھائی رو رہا ہے نہیں کریں انکل۔۔ اسکا خخ۔۔۔ خون انکل خون نکل رہا ہے مم۔۔ میرے بھائی کا انکل پلیز چھوڑ دیں میرے بھائی کو پلیز انکل وہ رو رہا ہے اس کو درد ہو رہا ہے۔۔

نہیں ں ں ں ساغر یکدم چیخ مارتے ہوئے اٹھ بیٹھا اور گہرے گہرے سانس لینے لگا۔۔۔

ٹھنڈ ہونے کے باوجود اس کا پورا جسم پسینے سے بھیگا ہوا تھا۔۔۔

وہ لمبے لمبے سانس لیتے ہوئے بیڈ سے اٹھنے لگا لیکن اس کو ایسے محسوس ہونے لگا کہ اس کے جسم میں جان ہی نہیں تھی۔۔۔

وہ کافی دیر اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے خود کو نارمل کرتا رہا۔۔۔

جب کافی حد تک اس کو بہتر محسوس ہوا تو اٹھا اور واشروم میں جا کر اپنا منہ دھویا اور واپس کمرے میں آ کر اس نے ایک گلاس پانی پیا۔۔

ساغر سے ساتھ اکثر ایسے ہوتا تھا کہ وہ راتوں کو ڈر ڈر کر اٹھ جاتا تھا۔۔۔

ایک خواب تھا جو بچپن سے اس کا پیچھا نہیں چھوڑتا تھا۔۔۔۔

اور اس کے بچپن میں ایسا کیا ہوا تھا یہ بات بس ساغر کے ماں باپ اور اس کا دوست عادل ہی جانتا تھا۔۔۔

ساغر کمرے اپنے کمرے کی بالکونی میں آیا اور آسمان کی طرف منہ کو کے کھڑا ہو گیا۔۔

ٹھنڈی ہوا کی جھونکے اس کے بدن کو چھو کر جا رہے تھے۔۔۔

اس نے اپنی جیب سے سگریٹ اور لائٹر نکالا اور ایک سگریٹ سلگائی۔۔

ساغر نے سگریٹ اپنے ہونٹوں میں دبا کر ایک گہرا کش کھینچا اور دھواں فضا میں اڑایا۔۔

مام ڈیڈ آپ نے ایسا کیوں کیا مجھے آپ لوگوں سے کوئی شکایت نہیں پر مم۔۔میں کیسے وہ دن بھولوں میرے دماغ سے وہ نکلتا ہی نہیں۔۔م

میں جتنا کوشش کرو پر یہ خواب مجھے وہ بھولنے ہی نہیں دیتا۔۔

میں نن۔نے اپنے بھائی کو کھویا ہے آپ کی وجہ سے کاش، کاش آپ اس دن ہمارے ساتھ ہوتے تو وہ لوگ میرے بھائی کو اور مجھے کچھ نہ کہتے۔۔

ساغر کی آنکھ سے دو آنسوں نکل کر اس کی شرٹ میں جذب ہو گئے۔۔

وہ وہیں کرسی پر بیٹھ کر پرانے دن سوچنے لگا جس میں اس کا بھائی اسی کے ساتھ ہوتا تھا اس کے ہر قدم پر اس کا محافظ۔۔۔

پر آج، آج وہ اس کے ساتھ نہیں تھا جہاں اس کو سب سے زیادہ ضرورت تھی اس کی۔۔

ساغر ادھر آؤ یہ دیکھو میں نے کیا بنایا ہے ساغر اپنے بھائی کی آواز پر جلدی سے کچن کی طرف بڑھا تو دیکھا کہ اس کا بھائی اس کے لیے بریانی بنا رہا ہوتا ہے۔۔

واؤ بھائی یہ تو میلی فیولٹ ہے (واؤ بھائی یہ تو میری فیورٹ ہے)

ساغر اپنی توتلی زبان میں کہتا ہے۔۔

جی جی ادھر آؤ میں آپ کو کھلاتا ہوں پھر آپ بتانا کہ کیسی بنی ہے شاہ میر ساغر کو ہاتھ کے اشارے سے اپنے پاس بلاتا ہے تو ساغر اپنے چھوٹے چھوٹے پیروں سے چلتا ہوا اس کے قریب آتا ہے۔۔۔

بھائی آت مدھے چتھائیں میں بتاتا ہوں تیتی بنی ہے (بھائی آپ مجھے چکھائیں میں آپ کو بتاتا ہوں کیسی بنی ہے)

جی میری جان میں آپ کو ابھی دیتا ہوں شاہ میر نے کہتے ہوئے ایک پلیٹ میں اس کے لیے بریانی ڈالی اور اس میں چمچ رکھ کر ساغر کے کو دی تو ساغر نے بریانی کی ایک چمچ اپنے منہ میں ڈالی تو گندا سا منہ بنایا۔۔

کیا ہوا ساغر اچھی نہیں بنی کیا شاہ میر اداسی سے کہتا ہے۔۔

نی نی بھائی بوت مدے دار ہے میں تو مجاق کل لہا تھا (نہیں نہیں بھائی بہت مزیدار بنی ہے میں تو مزاق کر رہا تھا)

ساغر کی اس توتلی زبان پر شاہ میر کو اتنا پیار آیا کہ اس کا منہ چٹاچٹ چوم لیا تو ساغر گردن پیچھے پھینک کر ہنسنے لگا۔۔

اچھا اب آپ یہ کھاؤ پھر ہم کارٹون دیکھیں گے۔۔

منظر دھندلانے لگا ساغر نے اپنی آنکھ سے نکلتے آنسوں بے دردی سے رگڑے۔۔

بھائی آپ کیوں چلے گئے مجھے آپ کی ضرورت ہے پلیز آپ واپس آجائیں۔۔۔

ساغر کی آنکھ سے آنسوں رکنے کا نام نہیں لے رہے تھے۔۔

بھائی سب مم۔۔ مجھے کہتے ہیں میں بب۔۔۔ براہوں پر کک کیا کروں بھائی اچھا بن کک۔۔ کر مجھے کیا حاصل ہو گگ۔ گا۔۔۔

مجھ سے میرا سب کک۔۔ کچھ تو چھن گیا ہے اب بب۔۔ بھلا میرا کیا فائدہ کسی کے ساتھ اچھا بننے کا۔۔

ساغر ہچکیوں کے درمیان آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے بول رہا تھا۔۔

وہ ستائیس سالہ مرد جو دنیا کو اپنے جوتے کی نوک پر رکھتا تھا جسے دنیا ایک پتھر دل انسان کے نام سے جانتے تھی۔۔

جو لڑکیوں کو ٹشو پیپر کی طرح استعمال کرتا تھا وہ اپنے بھائی کو یاد کرتے ہوئے ہچکیوں کے ساتھ رو رہا تھا۔۔

بھائی میں نہیں رُخ۔۔ خود کو سنبھال سس۔ سکتا اب میں جیسا ہوں میں ویسا ہی رہوں گگ۔ گا۔۔

مجھے کوئی نہیں سدھار سس۔۔۔ سکتا میں جیسا ہوں ویسا ٹھیک ہوں۔۔

بھائی آپ کو پپ۔۔ پتا ہے مام ڈیڈ کک۔۔ کہتے ہیں میں سید ھے

را سس۔۔۔ راستے پر آجاؤں ہاہاہاہاہا۔۔۔

ساغر اپنا جملہ مکمل کیے بنا ہی ہنسنے لگا وہ کافی دیر تک پاگلوں کی طرح ہنستا رہا۔۔

اگر ساغر کو اس حالت میں دیکھ لیتا تو یقین نہ کرتا کہ یہ وہی ساغر شاہ ہے جو کسی کو کچھ سمجھتا ہی نہیں تھا۔۔۔۔

آہہہ اوکے اوکے میں نہیں ہنس رہا بھائی وہی لوگ مجھے سید ھے راستے پر آنے کا کہتے ہیں جنہوں نے خود مجھے ایسا بنایا ہے۔۔

ساغر اپنی آنکھوں سے آنسوں صاف کر رہا تھا تو اسے محسوس ہوا کہ کوئی اس کے سامنے کھڑا ہے۔۔

ساغر نے نظریں اٹھا کر دیکھا تو مسکراتا ہوا شاہ میر اس کے سامنے کھڑا ہے۔۔

ساغر جلدی سے اٹھ کر اس کی طرف بڑھنے لگا تو شاہ میر نے ہاتھ کے اشارے سے اسے وہیں رکنے کا کہا۔۔

آپ وہیں ٹھہرو مجھے آپ سے بات کرنی ہے تو ساغر نے معصوم بچوں کی طرح اپنا سر اوپر نیچے کیا اس کی حرکت پر شاہ میر کی مسکراہٹ گہری ہوئی۔۔۔

ساغر مام ڈیڈ کا اس میں کوئی قصور نہیں ہے ہم ان کی اولاد تھے۔۔۔

بھلا ان کو تکلیف نہیں ہوتی ہمارے بارے میں سوچ کر ذرا سوچو ہماری مام نے نو نو مہینے ہماری وجہ سے اتنی تکلیفیں برداشت کی۔۔

ہمارے ڈیڈ نے دن رات کما کر ہمارا پیٹ پالا تو کیا ان کو ہم سے محبت نہیں تھی۔۔۔

شاہ میر نے آگے بڑھ کر ساغر کے سر پر ہاتھ پھیرا تو ساغر نے اس کا لمس محسوس کرتے ہوئے اپنی آنکھیں بند کر لی۔۔۔

ساغر کو اپنے اندر سکون اترتا ہوا محسوس ہوا۔۔

ساغر میرے بچے مام ڈیڈ بلکل ٹھیک کہتے ہیں آپ سیدھے راستے پر آ جاؤ۔۔

ان سب میں کچھ نہیں رکھا جو آپ کرتے پھر رہے ہو یہ صرف گناہوں کی دلدل ہے جس میں آپ ڈوبتے جا رہے ہو۔۔۔

کیا ملتا ہے آپ کو یہ سب کر کے لوٹ آؤ میرے بھائی لوٹ آؤ۔۔۔

شاہ میر کہتے ہوئے پھر سے اپنی پہلے والی جگہ پر کھڑا ہو جاتا ہے۔۔۔

ساغر اپنی آنکھیں کھولتا ہے۔۔۔

بھائی میں کیا کروں میرے پاس کچھ نہیں بچا کچھ بھی نہیں۔۔۔۔

ایسے میں صرف یہی گناہ ہیں جو میرے ساتھی ہیں یہ جسموں کا نشہ مجھے کچھ وقت کا سکون دیتا ہے جب میں کسی کے ساتھ ہوتا ہوں مجھے کچھ یاد نہیں رہتا میں بس سب کچھ بھولنے کے لیے۔۔

اس کا جملہ مکمل ہونے سے پہلے شاہ میر بولا۔۔

تمہیں کس نے کہا تمہارے پاس کچھ نہیں ہے ہاں۔۔

اوپر دیکھو وہ ہمارا خدا جو ہر وقت ہمارے ساتھ ہوتا ہے ہمارے بے حد نزدیک اس کے ہوتے ہوئے بھلا ہمیں کسی اور کی ضرورت ہے۔۔۔

تم ابھی لوٹ آؤ وہ خدا تمہیں دھتکارے گا نہیں وہ تمہیں تھام لے گا۔۔۔

وہ اپنے بندوں کو کبھی تنہا نہیں چھوڑتا۔۔۔

ایک ہم انسان ہی خود غرض ہوتے ہیں جو اپنے رب کو چھوڑ کر دنیاوی خوشیوں کے پیچھے بھاگتے ہیں اور غلط راستہ اختیار کر لیتے ہیں۔۔۔

اس کی بات پر ساغر غور سے اس کو دیکھتا رہتا ہے اور پھر کہتا ہے۔۔۔

جب میں خدا کو مانتا ہی نہیں مجھے تو لگتا ہے خدا ہے ہی نہیں اور ہو گا بھی تو میرے لیے تو نہیں ہے کیونکہ اگر ہوتا تو وہ مجھ سے میرا بچپن میرا بھائی میری انسانیت نہ چھینتا۔۔۔

میں نہیں یقین کرتا کہ کوئی خدا ہوتا ہے۔۔۔

ساغر کے ایسے الفاظوں پر شاہ میر کو یقین نہیں آرہا ہوتا کہ یہ اسی کا بھائی یہ وہی ساغر شاہ ہے جسے بچپن میں وہ دین کی باتیں سکھایا کرتا تھا۔۔

آج وہ ملحد ہے شاہ میر کو یقین نہیں آیا۔۔۔

ساغر تم غلط ہو مام ڈیڈ ٹھیک کہتے ہیں تم بدل گئے ہو بہت بدل گئے ہو۔۔

مجھے یقین نہیں آرہا کہ تم، تم میرے بھائی ہو وہی چھوٹے سے ساغر جو اپنی توتلی زبان میں مجھ سے باتیں کرتا تھا۔۔۔

شاہ میر افسوس سے کہتا ہے تو ساغر کا دل عجیب ہونے لگتا ہے۔۔۔

خیر اللہ انسان کو آزماتا ہے ایک وقت آئے گا جب تم ان دنیاوی چیزوں سے دور بھاگو گے۔۔۔

تب تمہیں نامحرم کے جسم سے گھن آئے گی تم اللہ کے سامنے رو رو کے اللہ سے معافی مانگو گے اور پھر وہ رب تمہیں اپنا بنا لے گا۔۔۔

وہ تمہیں سیدھے راستے پر لے آئے گا تب تمہیں سمجھ آئے گی خدا ستر ماؤں سے بڑھ کر پیار کرتا ہے۔

وہ تمہیں تھام لے گا۔۔

ہمارا رب تو منتظر بیٹھا ہے کہ کب اس کا بندہ اسے پکارے گا۔۔

کب وہ اس سے روتے ہوئے اپنے گناہوں کی معافی مانگے گا۔۔۔

شاہ میر کا عکس دھندلا ہونے لگتا ہے اور پھر یکدم غائب ہو جاتا ہے۔۔۔

ساغر جلدی سے اٹھتا ہے اور چیخ کر اس کو پکارتا ہے۔۔۔

بھائی بھائی پلیز آپ نہ جائیں بھائی مجھے آپ کی ضرورت ہے پلیز آپ واپس آجائیں بھائی مجھے اور کچھ نہیں چاہیے آپ میرے پاس آجائیں وہ روتے ہوئے نیچے بیٹھتا چلا گیا۔۔۔

بھائی مجھے نفرت ہے اس دنیا سے مجھے مام ڈیڈ سے نفرت ہے مجھے ہر کسی سے نفرت ہے مجھے اپنے ساتھ لے جائیں بھائی پلیز مجھے لے جائیں۔۔

ساغر دھاڑیں مار کر رونے لگتا ہے۔۔

کافی دیر رونے کے بعد جب اس کا دل ہلکا ہو جاتا ہے تو وہ اٹھتا ہے اور مردہ قدموں سے اپنے کمرے میں آتا ہے۔۔۔۔

وہ نیند کی گولیاں لیتا ہے اور سونے کے لیے لیٹ جاتا ہے۔۔۔

اس کا سر درد سے پھٹ رہا تھا۔۔

کافی دیر پڑے رہنے کے بعد نیند اس پر غالب آجاتی ہے۔۔۔

OOOOOOOOOO

اگلی صبح عروہ مرحا کو کالج کے لیے لینے اس کے گھر آجاتی ہے۔۔۔

وہ دونوں کالج کے لیے نکل پڑتی ہیں۔۔۔

ابھی وہ راستے میں ہوتی ہیں تو عروہ کی نظر اس لڑکے پر پڑتی ہے جسے اس نے غلط فہمی میں بہت بری طرح سے پیٹ دیا تھا۔۔

عروہ جلدی سے مرحا کا ہاتھ پکڑ کر اس کو روکتی ہے اور اسے لیے ایک گاڑی کہ پیچھے کھڑا کر دیتی ہے اور کہتی ہے۔۔۔

اوئے اس دن والا لڑکا مجھے دکھ گیا جس کو میں نے پیٹا تھا۔۔۔

چل میں اس سے معافی مانگ کر آتی ہوں تو یہاں پر کچھ پڑھ لے۔۔۔

عروہ اس کو ایک بک پکڑا دیتی ہے۔۔

مرحا اس کی جلد بازی پر بس اسے دیکھے جاتی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اچھا بتاؤ تو ہے کدھر مرحا سوال کرتی ہے تو عروہ کہتی ہے۔۔

وہ تم چھوڑو بس میں دو منٹ میں آرہی ہوں تم ادھر ہی رہنا تو مرحا صرف ہاں میں گردن ہلا دیتی ہے۔۔

عروہ جلدی سے عادل کی طرف بڑھتی ہے اور اس کے قریب جا کر سلام کرتی ہے۔۔

عادل جانی پہچانی آواز سن کر موبائل سے نظریں اٹھا کر اپنے سامنے دیکھتا ہے تو اپنے سامنے ٹڈی کو دیکھ کر پہلے تو اسے خوشی ہوتی ہے پر پھر سنجیدہ سی شکل بنا لیتا ہے۔۔۔

ہاں کیا ہے اب کس وجہ سے پیٹنے آئی ہو اس کے سوال پر عروہ شرمندگی سے چہرہ جھکا لیتی ہے تو عادل کو خود پر غصہ آتا ہے کہ اس نے اپنی ٹڈی کو شرمندہ کر دیا۔۔

وہ میرا مطلب واعلیکم السلام کیسی ہو اس کہ بات بدلنے پر عروہ زرا سی نظریں اٹھا کر کہتی ہے۔۔

جی میں ٹھیک ہوں تم کیسے ہو۔۔۔

میں بھی ٹھیک ہوں ساغر اس کو کھوجتی نظروں سے دیکھتا ہے کہ یہ لڑکی آج اتنی معصوم کیوں بنی کھڑی ہے۔۔۔

عادل کو خود کو تکتا پا کر وہ جلدی سے کہتی ہے۔۔۔

وہ میں تم سے معافی مانگنے آئی تھی مجھ سے غلطی ہو گئی۔۔

وہ بھلا کیوں تم سے کون سی غلطی ہوئی ہے عادل انجان بننے کا ناٹک کرتا ہے۔۔۔

وہ اس دن کے لیے یاد کرو عروہ اپنے ہاتھ کو ناخن رگڑتے ہوئے کہتی ہے۔۔۔

اچھا اچھا اس دن کے لیے ہاں مجھے یاد نہیں آرہا تم بتاؤ تو کیا پتا مجھے پتا لگ جائے۔۔

عادل کے اس طرح کرنے پر عروہ کو غصہ آتا ہے اور غصے میں کہتی ہے۔۔۔

تم نہ تم معافی کے لائق ہی نہیں ہو مجھے لگ رہا ہے اس دن کم پٹائی ہوئی تھی تھوڑی زیادہ کرنی چاہیے تھی تب تمہیں یاد رہتا ہنہ گینڈا۔۔۔

عروہ کہتے ہوئے غصے سے پلٹتی ہے اور مرحا کی طرف بڑھ جاتی ہے تو عادل کا پیچھے سے قہقہہ گونجتا ہے۔۔۔

اوئے ٹڈی یار مذاق کر رہا تھا میں نے تمہیں معاف کیا۔۔۔۔

عادل ہنستے ہوئے کہتا ہے تو عروہ کے چہرے پر ایک مسکراہٹ آتی ہے جس سے وہ خود ہی انجان ہوتی ہے۔۔۔

عادل جو آج یہاں کسی کام سے آیا تھا اپنی ٹڈی کا دیدار ہونے پر اتنا خوش تھا کہ خوشی میں وہاں سے گزرتی ایک آنٹی کے گلے لگ گیا۔۔۔

جب اس کو ہوش آیا تو پیچھے ہٹا اور اپنے سامنے کھڑی پچپن سے ساٹھ کہ درمیانی عمر کی آنٹی کو دیکھ کر جلدی سے اپنی گاڑی کی طرف بڑھنے لگا تو اس آنٹی نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا۔۔۔

اوہو ہینڈسم اب کدھر جا رہے ہو عادل اس آنٹی کے ٹھرک پن پر حیرت سے ان کی طرف دیکھتا ہے تو وہ ایک آنکھ دباتی ہیں۔۔

محترمہ توبہ توبہ کریں اپنی عمر دیکھیں اور میری دیکھیں۔۔۔

میں تو آپ کے بچے کا بچہ ہوں خدا کے لیے ہاتھ چھوڑیں میرا۔۔۔

عادل معصوم سی شکل بنا کر کہتا ہے تو وہ آنٹی عادل کا ہاتھ اور زور سے پکڑ لیتی ہین اور کہتی ہیں۔۔۔

عمر تو تمہیں تب دیکھنی چاہیے تھی جب تم میرے گلے لگے تھے۔۔۔

محترمہ غلطی ہو گئی وہ خوشی خوشی میں پتا نہیں لگا کہ میں کیا کر رہا ہوں۔۔۔

معافی اب جانے دیں عادل کے اس طرح کرنے پر آنٹی کی آنکھوں میں نمی گھلتی

ہے۔۔

مطلب تم میرا حسین روپ دیکھ کر میرے گلے نہیں لگے۔۔۔

اس عورت کی اتنی بے باک باتوں پر عادل زبردستی اپنا ہاتھ ان سے چھڑواتا ہے اور

وہاں سے بھاگنے لگتا ہے۔۔۔

تم نے میرا دل توڑ دیا ہینڈسم بوائے تم نے اچھا نہیں کیا ہنہہ۔۔۔

وہ آنٹی آپنی آنکھیں رگڑتی ہوئی کہتی ہے اور آگے بڑھ جاتی ہے۔۔

عادل جب تھوڑا دور پہنچتا ہے تو پیچھے مڑ کر دیکھتا ہے جب اسے وہ آنٹی نظر نہیں آتی

تو سکھ کا سانس لیتا ہے اور واپس اپنی گاڑی کی طرف آتے ہوئے بڑبڑاتا ہے۔۔

افف کتنی ٹھرکی آنٹی تھی اپنی عمر کا تو لحاظ کرتی اور میں وہ اپنے سر پر ہاتھ مارتے

ہوئے کہتا ہے۔۔

تجھے کیا ضرورت تھی اتنا خوش ہونے کی کہ خوشی میں ان محترمہ کے ہی گلے لگ گیا۔۔

آئے ہائے میری ٹڈی نے مجھ سے معافی مانگی مطلب اس کی غلط فہمی دور ہو گئی خوشی تو بنتی تھی نہ وہ سوچتے ہوئے مسکراتا ہے اور اپنی گاڑی میں بیٹھ کر اپنے دوست کا انتظار کرنے لگتا ہے۔۔

○○○○○○○○○○○

شادی کے دن قریب آرہے ہوتے ہیں اور اصغر صاحب کی پریشانیاں بڑھ رہی ہوتی ہیں۔۔

سادیہ بیگم کی کبھی کوئی فرمائش ہوتی ہے تو کبھی کوئی۔۔

آج وہ اپنی دکان پر گئے ہوتے ہیں انہوں نے سوچا کچھ نہ کمانے سے بہتر کچھ کما لوں۔۔

انہوں نے اپنے ایک دوست سے بات کی تھی کہ لڑکے والوں کی فرمائشیں بڑھتی جا رہی ہیں تو ان کے دوست نے کہا تھا۔۔۔

آج کے دور میں تو ایسا ہی ہوتا ہے آپ پریشان نہ ہوں اللہ بہتر کریگا۔

مرحا اور عروہ آج کالج گئی ہوئی تھی چھٹی کا وقت ہوا تو ان کی کلاس کی ایک لڑکی ان کے قریب آئی اور عروہ سے بولی۔۔

عروہ یار آج میری کزن کی سالگرہ ہے اس نے میری کلاس کی سب لڑکیوں کو بلایا ہے۔۔۔

پلیز تم دونوں بھی چلو تو اس کی بات سن کر مرحا نے جلدی سے کہا۔۔

نہیں میرے بابا پریشان ہو جائیں گے میں نہیں جاسکتی۔۔

اوہ یار کچھ نہیں ہوتا ہم لوگ جلدی ہی آجائیں گے تو عروہ کہتی ہے۔۔۔

ہاں یار مرحا ٹھیک کہہ رہی ہے ہم نے گھر میں بھی کسی کو نہیں بتایا ہوا سب پریشان ہو نگے۔۔

عروہ تم ایک کام کرو نہ اپنے گھر کال کر کے بتا دو کہ آج تمہاری فرینڈ کا برتھڈے ہے۔۔

اس کے اتنا اصرار کرنے پر عروہ رضامند ہو جاتی ہے اور کہتی ہے۔۔

چلو ٹھیک ہے ہم بھی چلیں گے پر جانا کدھر ہے۔۔

وہاں میں خود سب کو لے کر جاؤں گی میں بس ابھی سب کو بلا کر لاتی ہوں۔۔۔

زویا کہتے ہوئے چلی جاتی ہے تو مرحا غصے سے عروہ کی طرف دیکھتی ہے۔۔۔

یہ کیا حرکت تھی تمہیں کس نے کہا کہ ہم جا رہے ہیں۔۔۔۔۔۔۔

یار دیکھو تو بچی نے کتنی بار بولا تو بار بار منا کرتے ہوئے عجیب لگتا نہ۔۔۔

اس لیے میں مان گئی خیر ہے کچھ نہیں ہوتا۔۔

نہیں بلکل نہیں میں تو نہیں جا رہی بابا نے پریشان ہو جانا مرحا صاف انکار کرتی ہے۔۔

یار انکل ویسے بھی دکان پر ہونگے انہیں کیسے پتا لگے گا تم ابھی تک گھر نہیں پہنچی۔۔۔

ہم ابھی چلتے ہیں تم بعد میں گھر جا کر ان کو بتا دینا کہ آج دوست کی کزن کا سالگرہ تھا عروہ چٹکیوں میں حل پیش کرتی ہے۔۔۔

نہیں یار عروہ مجھے ڈر لگ رہا ہے میں پہلے کبھی کسی اور کی برتھڈے پارٹی پر نہیں گئی۔۔

تو کیا ہوا یار میں ہوں نہ میں تمہیں ڈرنے نہیں دونگی چلو شاباش کچھ نہیں ہوتا۔۔۔

عروہ اس کی ایک بھی بات نہیں مانتی اتنے میں انہیں اپنی کلاس کی کچھ لڑکیاں آتی ہوئی دکھائی دیتی ہیں تو وہ دونوں بھی اٹھ کھڑی ہوتی ہیں۔۔۔

زویا ان سب کو لے کر وہاں جاتی ہے جہاں اس کی کزن ان سب کا انتظار کر رہی ہوتی ہے۔۔

جیسے جیسے منزل قریب آ رہی ہوتی ہے مرحا کا دل اتنی سپیڈ سے دھڑک رہا ہوتا ہے۔۔۔

اسے کچھ عجیب لگ رہا ہوتا ہے پر خاموش رہتی ہے کیونکہ یہاں کچھ بولنے کا فائدہ نہیں تھا۔۔۔

وہ سب لوگ جب اپنی منزل پر پہنچتے ہیں تو زویا سب کو کہتی ہے۔۔

تم سب لوگ میرے پیچھے پیچھے رہو میں تمہیں لے کر چلتی ہوں تو سب اس کے پیچھے چلنے لگتے ہیں۔۔

سب لڑکیاں تو اس جگہ کو دیکھ کر خوش اور جوشیلی ہو جاتی ہیں پر مرحا کو وہاں گھٹن محسوس ہو رہی ہوتی ہے۔۔۔

مرحا عروہ کا ہاتھ پکڑ لیتی ہے تو عروہ ایک مسکراتی نظر مرحا پر ڈالتی ہے اور آگے چلنے لگتی ہے۔۔

وہ سب لوگ اندر پہنچتے ہیں تو مرحا اتنے لڑکے اور لڑکیوں کو دیکھ کر پریشان ہو جاتی ہے کہ وہ کدھر آگئی ہے۔۔

زویا جلدی سے انکے قریب آتی ہے اور عروہ سے کہتی ہے۔۔

یار مجھے واشروم جانا ہے پلیز میرے ساتھ چلو تو اسکی بات سن کر مرحا اس کے ہاتھ پر دباؤ اور بڑھا دیتی ہے۔۔

یار تم کسی اور کے ساتھ چلی جاؤ مرحا کو اکیلے ڈر لگے گا۔۔۔

عروہ مرحا کے ڈر کی وجہ سے کہتی ہے۔۔۔

یار باقی سب تو انجوائے کرنے میں لگے ہوئے ہیں کوئی نہیں آرہا تم پلیز چلو کچھ نہیں ہوتا مرحا کو کافی لوگ ہیں ادھر۔۔۔۔

اچھا چلو میں چلتی ہوں عروہ اپنا رخ مرحا کی طرف کرتی ہے اور کہتی ہے۔۔

تم ڈرو نہیں میں بس دو منٹ میں آرہی ہوں دیکھو تم آگے چلو انجوائے کرو۔۔

عروہ اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ سے کھینچتی زویا کے ساتھ آگے بڑھ جاتی ہے تو مرحا ڈرتے ڈرتے نظریں اٹھا کر دائیں بائیں دیکھتی ہے اور چھوٹے چھوٹے قدم اٹھا کر آگے بڑھتی ہے۔۔

مرحا کو اس جگہ سے عجیب سا خوف آرہا ہوتا ہے اسے اتنا تو معلوم ہو گیا تھا یہ کوئی کلب وغیرہ ہے۔۔

وہ چلتے چلتے تھوڑا آگے پہنچی ہوتی ہے کہ پیچھے سے اس کو کسی کے قدموں کی آواز آتی ہے تو وہ ڈر کر زور سے اپنی آنکھیں میچ لیتی ہے۔۔۔

سنو لڑکی پیچھے کھڑا مرد اسے پکارتا ہے تو مخالف کی آواز سن کر اس کو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اس کے جسم پر کسی نے کھولتا تیل پھینک دیا ہو۔۔۔

جب وہ نہیں مڑتی تو ساغر شاہ آگے بڑھ کر اس کے سامنے جا کھڑا ہوتا ہے اور اس کی نقاب میں چھپی بند آنکھیں دیکھنے لگتا ہے۔۔۔

ساغر کو ایسے محسوس ہوتا ہے کہ یہ وہی کالی آنکھوں والی لڑکی ہے اس لیے وہ اپنی تسلی کے لیے اس کو دیکھنے آتا ہے۔۔۔

آنکھیں کھولو ساغر رعب سے کہتا ہے تو اس کی آواز بلکل اپنے قریب سے سن کر مرحا کانپنے لگتی ہے۔۔۔

لڑکی تم کانپ کیوں رہی کو میں تو تمہیں کچھ کہا ہی نہیں ہے میں بس ایک بار تمہاری آنکھیں دیکھنا چاہتا ہوں کہ تم وہی ہو کہ کوئی اور۔۔۔

ساغر اس کے اتنا کانپنے پر اس کو سمجھانے والے انداز میں کہتا ہے۔۔

اس کی بات پر مرحا اپنی آنکھیں اور بھی زور سے بند کر لیتی ہے اس کی حرکت پر ساغر کو یقین ہو جاتا ہے کہ یہ وہی کالی آنکھوں والی لڑکی ہے۔۔۔

ساغر ہاتھ بڑھا کر اس کی پلکوں کو چھوتا ہے تو مرحا ڈر کر جلدی سے پیچھے ہوتی ہے اور آنکھیں کھولے حیرت سے اسے دیکھتی ہے۔۔۔

آہاں تو میرے سامنے نیک پاک صاف بننے والی پردے کی باتیں کرنے والی لڑکی ادھر ام کچھ ٹھیک نہیں لگ رہا۔۔

ساغر اپنی آنکھیں چھوٹی کر کے کہتا ہے۔۔

ویسے یہ تو اتنی خراب جگہ ہے یہاں ہم جیسے بدکردار لوگ ہوتے ہیں تم یہاں کیا کر رہی ہو کہیں تم بھی تو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ساغر اپنا جملہ ادھورا چھوڑ دیتا ہے۔۔

اسکی باتوں پر مرحا کی انکھوں سے موٹے موٹے آنسوں نکلنے لگتے ہیں وہ وہاں سے بھاگنے لگتی ہے تو ساغر اس کا ہاتھ پکڑ کر اس کو روک لیتا ہے۔۔

مرحا کسی نا محرم کا لمس محسوس کرتے جی جان سے کانپ جاتی ہے۔۔

پلیز مجھے جانے دو میں یہاں خود نہیں آئی وہ روتے ہوئے کہتی ہے۔۔

اچھا تو کیا تمہارا یار تمہیں ادھر لایا ہے ساغر اس کو اوپر سے نیچے تک دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔۔

دیکھیں آپ غلط بول رہے ہیں میری کوئی غلطی نہیں ہے مجھے جانے دیں۔۔۔

اونہوں میں نے تم سے عزت سے سوال کیا تھا کہ تم مجھے ایک رات کے لیے چاہیے ہو تم نے مجھے انکار کیا اور انکار اکیلا منہ سے ہی نہیں ساغر بس اتنا کہہ کر خاموش ہو جاتا ہے تو مرحا ڈرتے ڈرتے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے چھڑوانے کی کوشش کرتی ہے۔۔

لڑکی میں تمہارا ہاتھ چھوڑ رہا ہوں پر تم نے بھاگنے کی غلطی نہیں کرنی ورنہ میں بہت برا پیش آؤں گا ساغر اس کو غصے سے گھورتے ہوئے کہتا ہے تو مرحا جلدی سے اپنا سر ہاں میں ہلاتی ہے۔۔۔

ہاں تو میں کہہ رہا تھا تم نے صرف منہ سے ہی نہیں اپنے ہاتھ کا استعمال کر کے مجھے انکار کیا تھا میں نے تب تمہیں کچھ نہیں کہا۔۔

میں نے سوچا شاید کیا پتا لڑکی سچ میں شریف ہو پر نہیں میری یہ غلط فہمی آج ختم ہو گئی کہ تم ایک شریف عورت نہیں ہو۔۔

ساغر نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہتا ہے تو مرحا کو ایسے لگتا ہے جیسے بھرے بازار میں کسی نے اس کے بدن سے چادر کھینچ پھینکی ہو۔۔۔

وہ لڑکھڑا کر دو قدم پیچھے کو ہوتی ہے۔۔

نہیں مم۔۔ میں شریف ہوں میں نن۔۔۔نے میں نے کوئی غلط کام نہیں کک۔ کیا میں شریف ہوں مرحا روتے ہوئے مسلسل نفی میں سر ہلا رہی ہوتی ہے۔۔۔

اونہوں تم نہیں ہو اب میری بات کان کھول کر سنو ساغر کرخت لہجے میں کہتا تو مرحا جلدی سے سیدھی ہو کر کھڑی ہو جاتی ہے اور اپنے آنسوں بھی صاف کرتی ہے۔۔۔

میں نے تم سے پہلے بھی کہا تھا اب بھی کہہ رہا ہوں تم مجھے ایک رات کے لیے چاہیے ہو بس ایک رات اس کے لیے تمہیں جتنی قیمت چاہیے ہو گی میں دونگا پر مجھے تمہارا جسم ایک رات کے لیے چاہیے۔۔۔

اس کی بات پر مرحا کے دل میں درد اٹھتا محسوس ہوتا ہے اور وہ غصے میں آتے ہوئے اپنی پوری طاقت لگا کر اس کے منہ پر ایک تھپڑ لگاتی ہے تو ساغر شاہ ایک ہی لڑکی سے دوسرا تھپڑ کھا کر ساکت ہو جاتا ہے۔۔

تم ایک بد کردار مرد تمہیں شرم نہیں آتی کسی کے بارے میں ایسی بکواس کرتے ہوئے۔۔۔

مجھے تو یہ سوچ کر شرم آتی ہے کہ تم جیسا گھٹیا انسان ہمارے ملک میں بھی ہو سکتا

ہے۔۔

ساغر شاہ میرا بس چلے نہ میں تمہارے جسم کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر کے اپنی
گلی کے آوارہ کتوں کو کھلاؤں۔۔۔

مرحا ساغر کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہہ رہی ہوتی ہے۔۔۔

آج پہلی بار مرحا اصغر کسی مرد کی آنکھوں میں بنا کسی جھجک کے دیکھ رہی ہوتی

ہے۔۔

ساغر شاہ تمہاری کوئی بہن ہے"اس نے ذرا سنبھل کر اس کے چہرے کی طرف
دیکھ کر پوچھا

"نہیں میں میری کوئی بہن نہیں نا ہی بھائی"اس نے مغرور لہجے میں جواب دیا

"جانتے ہو اللہ نے تمہیں بہن کیوں نہیں دی، کیونکہ تم اس کے لائق ہی نہیں ہو، تمہیں عورت کی عزت کرنا ہی نہیں سکھائی گی۔۔۔

فرض کرو آج تم مجھ سے میرا جسم مانگ رہے صرف چند پیسوں کے عوض، کل کو اگر کوئی تمہاری بیٹی سے اسکا جسم چند پیسوں کے عوض مانگے تو تمہیں کیسا لگے گا"

بولتے ہوئے اس کی آنکھوں سے بے بسی کے آنسو بہہ رہے تھے۔۔۔۔

جبکہ اس کی بات سن کر ساغر شاہ کو اپنا وجود آگ کی لپیٹ میں میں محسوس ہوا آنکھیں ضبط سے سرخ پڑنے لگیں۔۔۔

"مجھے تم سے خوف نہیں محسوس ہو رہا بلکہ تم پر رحم آتا ہے کہ کیسے ماں باپ ہیں جنہوں نے تمہاری ایسی تربیت کی ہے۔۔۔

مرحا بول کر خود تو وہاں سے بھاگ گئی لیکن ساغر شاہ کے دل میں اپنے ماں باپ کے لیے نفرت مزید بڑھ گئی کہ ان کی وجہ سے اسے کوئی باتیں سنا کر چلا گیا۔۔

اس نے اپنے ہاتھوں کو دیکھا جو آج پھر خالی رہ گئے تھے "مرحا اصغر "اس کی ضد بننے لگی تھی جو کہ مرحا کے لیے بہت نقصان دہ ثابت ہونے والا تھا۔۔۔

مرحا بھاگتے ہوئے اسی جگہ آئی جہاں اس کو عروہ چھوڑ کر گئی تھی۔۔۔

اس نے عروہ کو ڈھونڈنے کی کوشش کی جو اسے کلاس کی لڑکیوں کے ساتھ کھڑی دکھ گئی تھی۔۔

وہ جلدی سے عروہ کے پاس گئی اور اسکا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ کھینچنے لگی۔۔۔

عروہ حیرت سے اس کی لال آنکھیں دیکھ رہی تھی۔۔

مری کیا ہوا تمہاری آنکھیں کیوں لال ہیں تم روئی ہو عروہ پریشانی سے سوال کرتی ہے۔۔

عروہ تم خاموش رہو اور مجھے گھر چھوڑ کر آؤ مجھے یہاں نہیں رہنا۔۔۔

مرحا سنجیدگی سے کہتی ہے تو عروہ کو بھی اور کچھ پوچھنا مناسب نہیں لگتا تو اس کو لیے سڑک کی طرف بڑھ جاتی ہے۔۔

تھوڑی دیر میں دونوں رکشے میں بیٹھے ہوتے ہیں عروہ بس پریشانی سے اسکی طرف دیکھ رہی ہوتی ہے جو خالی نظروں سے سڑک پر دوڑتی گاڑیوں کو دیکھ رہی ہوتی ہے۔۔۔

OOOOOOOOOOO

رکشہ رکتے ہی مرحا فوراً اتری تو عروہ بھی جلدی سے اس کے پیچھے اتری

یار کیا ہوا ہے تم مجھے بتا کیوں نہیں رہی" عروہ نے اسے روکتے ہوئے کہا

"کچھ نہیں ہوا عروہ، بس وہاں مجھے اچھا نہیں لگ رہا تھا" مرحا نے ٹالتے ہوئے کہا۔۔

"تو پھر تمہاری آنکھیں کیوں اتنی سرخ کیوں ہو رہی ہیں" عروہ نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پوچھا

"وہ میری آنکھوں میں کچھ چلا گیا تھا" مرحا نے کہتے ہوئے نظریں چرائیں۔۔۔

"مرحا تم جھوٹ بول رہی ہو نا" عروہ کو اس کی بات پر بالکل یقین نہیں آیا۔۔۔

"میں تم سے کیوں جھوٹ بولوں گی بھلا میں تم سے کچھ چھپا سکتی ہوں"

مرحا نے اس انداز میں کہا کہ عروہ کو واقعہ ہی اس پر یقین آگیا۔۔۔

"اچھا تم جاؤ آنٹی پریشان ہو رہی ہوں گی"

مرحا نے کہا تو عروہ بھی اپنے گھر کے لیے نکل گئی۔۔۔

مرحا نے اپنے کمرے میں جاتے ہی عبایہ اتارا اور بیڈ پر بیٹھ کر لمبے لمبے سانس لینے لگی۔۔

کچھ دیر بعد اٹھی اور وضو کر کے ظہر کی نماز پڑھی نماز کے بعد اس نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے تو اس کی آنکھوں سے آنسو زار و قطار بہنے لگے۔۔

یا اللہ یہ کیا ہو رہا ہے وہ کیوں میرے پیچھے پڑ گیا، وہ ہر اس جگہ پہنچ جاتا ہے جہاں میں جاتی ہوں، اگر کسی نے مجھے اس کے ساتھ دیکھ لیا تو اس کا کچھ نہیں جائے گا لیکن مجھے بے عزت کر دیں گے لوگ، میں اپنے بابا کو کیا منہ دکھاؤں گی، نہیں اللہ نہیں پلیز مجھے بچا لیں، میرا اس سے کبھی سامنا نا ہو، کبھی بھی نہیں"

وہ پتا نہیں کتنی دیر دعائیں مانگتی رہی اب یہ تو وقت ہی بتائے گا کہ ان کی ملاقات پھر ہونی تھی یا نہیں

OOOOOOO

عروہ پیدل ہی اپنے گھر جا رہی تھی

"کچھ تو ہوا ہے مری کچھ چھپا رہی ہے ورنہ ایک دم سے اتنی پریشان نہیں ہوتی" وہ چلتے ہوئے مسلسل مرحا کے بارے میں سوچ رہی تھی۔۔

عادل جو ادھر کام سے آیا تھا عروہ کو دیکھ کر خوش ہو گیا" ارے واہ آج کا دن تو بہت ہی اچھا ہے کام بھی ہو گیا اور میری ٹڈی کا دیدار بھی"

عروہ اپنی سوچوں میں گم چل رہی تھی جب اچانک اس کے پاؤں مڑا اور وہ نیچے گر گئی جس کے باعث اس کا جوتا ٹوٹ گیا

ہائے اللہ اسے بھی آج ہی دور اپڑنا تھا اب میں کیا کروں گی اس نے اپنا ٹوٹا ہوا جوتا دیکھ کر کہا

عادل نے اسے گرتے ہوئے دیکھا تو دوڑ کر اس کے نزدیک آیا اور اس کے پاس ہی نیچے بیٹھ گیا

کیا ہوا اٹڈی تمہیں زیادہ لگی تو نہیں اس نے پریشانی سے پوچھا تم یہاں کیا کر رہے ہو عروہ نے اسے دیکھ کر پوچھا۔۔۔

میں یہاں کام سے آیا تھا لیکن تمہیں گرتے ہوئے دیکھا تو اس لیے مدد کے لیے آ گیا عادل نے گڑبڑا کر جواب دیا

ہاں میں گر گئی ہوں اب کرین منگواؤ مجھے اٹھانے کے لیے" عروہ نے کہا تو عادل نے اسے غور سے اوپر سے نیچے تک دیکھا

لگتا تو نہیں کہ تم اتنی بھاری ہو گی دیکھنے میں تو تم ہلکی پھلکی سے لگتی ہو عادل نے حیرت سے کہا تو عروہ کا دل کیا اس کا سر پھوڑ دے

طنز کیا تھا اتنی بھی سینس نہیں میں نے تمہیں بالکل ٹھیک نام دیا ہے گینڈا عروہ نے اٹھ کر کھڑے ہو کر کہا تو عادل نے بھی اس کے ساتھ ہی کھڑے ہوتے برا سا منہ

بنایا عروہ نے اپنے دونوں جوتے اتار کر ہاتھ میں پکڑ لیے اور آگے چلنے لگی تو عادل بھی ساتھ ساتھ چلنے لگا

تم ایسے کیسے بنا جوتوں کے جاؤ گی گھر عادل فکر مندی سے بولا

یہیں قریب ہی ہے گھر زیادہ دور نہیں ہے عروہ نے جواب دیا تو ایسا کرو میرے جوتے پہن لو" عادل نے کہا تو عروہ نے مڑ کر اسے آنکھیں چھوٹی کر کے گھورا

تم نکل کرنے سے بھی کبھی جہان سکندر نہیں بن سکتے بڑا آیا میرے پہن لو عروہ نے گھور کر کہا

یہ جہان سکندر کون ہے عادل کو ایک دم اس آدمی سے جلن ہوئی

میرا ہیرو، میرا کرش، میری محبت" عروہ نے کہا تو اسکے محبت کہنے سے عادل کا دل دکھا

کہاں رہتا ہے یہ جہان سکندر" عادل نے غصے سے پوچھا

ہائے پتا ہوتا تو میں خود نا چلی جاتی" عروہ کھوئے ہوئے نداز میں بولی

کیا مطلب" عادل الجھ گیا

مطلب وہ تو میرے فیورٹ ناول کا ہیرو ہے" عروہ نے کہا تو اسے کچھ حوصلہ ہوا

اچھا ایک کام تو کرو" عادل نے کہا تو عروہ نے حیرت سے اس کی طرف دیکھا

کون سا کام" اس نے مشکوک لہجے میں پوچھا

اپنا نمبر تو دو"

میں کیوں دوں تمہیں اپنا نمبر"

تاکہ جب دل کرے تو میں تم سے جوتے کھانے کا شرف دوبارہ حاصل کر سکوں

عادل نے کہا تو عروہ نے رک کر اسے گھورا

میں نے تم سے معافی مانگی تھی لیکن پتا ہے مسئلہ کیا ہے تم معافی کے لائق ہی نہیں

ہو گینڈے" عروہ نے غصے سے کہا

اچھا یار دے دو کبھی ضرورت پڑھ سکتی ہے، اس لیے ہونا چاہیے نمبر "اس نے سنجیدگی سے کہا تو عروہ کو بھی اس کی بات ٹھیک لگی

ٹھیک ہے لیکن زیادہ سر کھایا تو بلاک کر دوں گی" عروہ نے نمبر دیتے ہوئے دھمکانا ضروری سمجھا

پھر عروہ اپنی گلی میں مڑ گئی لیکن عادل تب تک کھڑا رہا جب تک وہ دروازے سے اندر داخل نہیں ہو گئی

○○○○○○○

ساغر اس وقت اپنے گھر میں بنے جم روم میں موجود تھا نا جانے کتنی دیر ٹریک مل پر بھاگنے کی وجہ سے سارا جسم پسینے میں شرابور تھا لیکن مرحا کی بات اس کے دماغ میں کوڑے کی طرح لگ رہی تھی

جانتے ہو اللہ نے تمہیں بہن کیوں نہیں دی کیونکہ تم اس کے لائق ہی نہیں ہو"

مرحا کی بات آتی تو وہ سپیڈ اور بڑھا دیتا

آخر تنگ آکر وہ اترا اور پاس رکھی چیئر پر بیٹھ گیا لمبے لمبے سانس لے کر خود کو نارمل کرنے لگا

"میں کس قابل ہوں یہ تم مجھے بتاؤ گی ڈیم اٹ" وہ غصے سے دھاڑا۔۔۔۔۔

○○○○○○○○○○○○

عروہ جب گھر پہنچی تو اس کے موبائل پر میسج آیا تو اس نے میسج پڑھا۔۔

میری ٹڈی گھر پہنچ گئی ہے کیا (آپ کا گینڈا" عادل) اس کا میسج پڑھ کر عروہ کے ہونٹوں پر خوبصورت سی مسکراہٹ رینگ گئی۔۔

اس نے عادل کا نمر گینڈا کے نام سے سیو کیا اور اس کا جواب دیا۔۔

جی گینڈے میں پہنچ گئی جیسے تم نے تو مجھے گھر کے اندر جاتے ہوئے دیکھا نہیں تھا۔۔

عروہ کے میسج پر عادل گڑ بڑایا مطلب اس نے مجھے دیکھ لیا تھا اف۔۔

ہاں میں نے دیکھا تھا پر تم سے بات کرنے کے لیے کوئی اور بہانا نہیں ملا۔۔۔

عادل نے مسکراتے ہوئے میسج سینڈ کیا۔۔۔

اس کا میسج پڑھ کر عروہ بلش کرنے لگی۔

سچھا بائے میری ماما بلا رہی ہیں عروہ نے میسج سینڈ کرتے ساتھ ہی ڈیٹا اوف کر دیا اور بیڈ پر لیٹ کر عادل کے بارے میں سوچنے لگی۔۔۔

ooooooooooooo

رات کے وقت جب اصغر صاحب اپنی دکان سے واپس آئے تو عروہ ان کے لیے چائے بنا کر لے گئی۔۔

انہوں نے چائے کا کپ تھامتے ہوئے مرحا کی طرف دیکھا جس کی آنکھیں لال ہو رہی تھی۔۔

مرحا ادھر آؤ میرے بچے اصغر صاحب نے اسے اپنے پاس بیٹھنے کو بولا تو مرحا بیٹھ گئی۔۔۔

میرے بچے آپ کو کیا ہوا ہے مجھے آپ پریشان کر رہی ہیں اگر کوئی بات ہے تو بتا دیں۔۔۔

بابا کچھ بھی نہیں ہوا آپ کو ایسے ہی لگتا ہے مرحا نے ان کے ہاتھ کی پشت پر بوسہ دیتے ہوئے کہا۔۔

نہیں مرحا تم پہلے ایسی نہیں تھی میں تمہارا باپ ہوں تمہاری ماں کے بعد میں نے ہی تمہیں پالا ہے میں سمجھتا ہوں تمہیں کوئی پریشانی ضرور ہے پر الگ بات ہے تم اپنے باپ کو بتانا نہیں چاہتی۔۔۔

ان کی بات پر مرحا ناراضگی سے ان کی طرف دیکھتی ہے۔۔

بابا آپ کیسی باتیں کرتے ہیں میں بھلا آپ سے کیا چھپاؤں گی۔۔

جو تم چھپا رہی ہو وہی اصغر صاحب سادگی سے کہتے ہیں اور جب میں مرگیا نہ تم تب پچھتاؤ گی کہ باپ کو بتا دینا چاہیے تھا ان کی بات پر مرحا کا دل ڈوب جاتا ہے اور وہ روتے ہوئے انکے سینے سے لگ جاتی ہے۔۔

نہیں بابا آپ کی مرحا آپ کے بغیر نہیں جی سکتی جب آپ مر جائیں گے تو میرا کیا فائدہ ہو گا اس دنیا میں رہنے کا۔۔۔

میں بھی آپ کے پاس آجاؤں گی وہ سوں سوں کرتے ہوئے کہتی ہے۔۔

مرحا میرے بچے ایسے نہیں کہتے اللہ آپ کو لمبی عمر دے آئندہ میں آپ کی زبان سے ایسے الفاظ نہ سنوں۔۔

تو پھر ٹھیک ہے بابا آپ نے بھی ایسا نہیں بولنا کیونکہ آپ کی مرحا آپ کے بنا کچھ نہیں۔۔

میرا بچہ ٹھیک ہے میں کچھ نہیں کہتا چلو شاباش چپ کر وہ اس کے سر کو چومتے ہوئے کہتے ہیں تو مرحا ان سے علیحدہ ہوتی ہے۔۔۔

جی بابا میں کھانا لگاتی ہوں چلیں کھانا کھاتے ہیں مرحا کہتے ہوئے اٹھتی ہے اور کچن کی طرف بڑھ جاتی ہے۔۔۔

oooooooooo

اگلے دن جب عروہ مرحا کو لینے اس کے گھر جا رہی ہوتی ہے تو راستے میں عادل پھر سے اس کا منتظر ہوتا ہے۔۔۔

جب عروہ کو آتے دیکھتا ہے تو ایسے محسوس کرواتا ہے جیسے وہ کسی اور سے ملنے آیا ہو۔۔

عروہ کی نظر جب عادل پر پڑتی ہے تو اس کو حیرت ہوتی ہے کہ یہ آج پھر یہاں کیا کر رہا ہے وہ اس کی طرف بڑھتی ہے اور جا کر سلام کرتی ہے تو عادل حیرت سے اس کی طرف دیکھتا ہے اور سلام کا جواب سے کر کہتا ہے۔۔۔

ٹڈی تم میرا پیچھا کیوں کر رہی ہو ہر جگہ میرے پیچھے پیچھے چلی آتی ہو آخر چاہتی کیا ہو۔۔۔

اس کی بات پر عروہ کا منہ کھل جاتا ہے۔۔

ہیلو مسٹر گینڈے یہ میرے گھر کی گلی ہے مجھے یہیں سے گزر کر اپنے کالج جانا ہوتا ہے بڑے آئے تمہارا پیچھا کر رہی ہوں۔۔

عروہ اس کی نقل اتارتے ہوئے کہتی ہے۔۔۔

ہاں ہاں بنالو بہانے پر مجھے پورا یقین ہے تم میرے پیچھے آتی ہو۔۔۔

عادل کے ڈرامے ابھی بھی بند نہیں ہوتے۔۔

ہاں آتی ہوں تمہارے پیچھے کیوں مسئلہ ہے تمہیں عروہ بھی تنگ آتے ہوئے اس

کی ہاں میں ہاں کر دیتی ہے۔۔۔

ہائے اللہ جی کیسے کیسے دن آگئے ہیں اب لڑکیاں ہم شریف لڑکوں کا پیچھا کریں گی

عادل اپنے کانوں کو ہاتھ لگاتے ہوئے کہتا ہے۔۔۔

ہاں آج کل تم لڑکے کچھ زیادہ ہی شریف بنے پھر رہے ہو تو میں نے سوچا کیوں نہ

میں ٹھرک جھاڑ لوں عروہ طنزیہ لہجے میں کہتی ہے۔۔۔

ارے حسین لڑکی آخر تم چاہتی کیا ہو مجھے تو تم سے خوف محسوس ہو رہا ہے۔۔

"تمہاری عزت "عزت لوٹنا چاہتی ہوں تمہاری لوٹ لوں عروہ کہتے ہوئے اس کی

طرف ہاتھ بڑھاتی ہے تو عادل جلدی سے اپنے سینے پر دونوں ہاتھ رکھ لیتا ہے۔۔۔

ہائے بچاؤ مجھے کوئی یہ لڑکی میری عزت لوٹنا چاہتی ہے آئے میں لٹ جاؤں گا برباد

ہو جاؤں گا بچاؤ کوئی۔۔

اے نوٹنکی ابھی سے کیوں دہائیاں دے رہے ہو ابھی تو میں نے کچھ کیا ہی نہیں

ہے۔۔۔

عروہ اس کو ڈپٹتی ہے۔۔

ہائے لڑکی تو تم کچھ کرنا چاہتی ہو عادل پھر سے شروع ہوتا اس سے پہلے ہی عروہ

آگے بڑھ جاتی ہے تو عادل جلدی جلدی اس کے پیچھے چلنے لگتا ہے۔۔۔

ٹڈی سوری یار مزاق کر رہا تھا تم تو ناراض ہو گئی ہو عادل شرمندہ ہوتے ہوئے کہتا

ہے۔۔۔

میں نے برا نہیں مانا مجھے لیٹ ہو رہا تھا۔۔۔

عروہ کو واقعی دیر ہو رہی تھی اسے تو ابھی مرحا کو بھی لینے جانا تھا۔۔۔

پکا نہ تم مجھ سے ناراض نہیں ہو عادل اپنے دل کی تسلی کے لیے پھر سے پوچھا

ہے۔۔۔

ہاں گینڈے میں نہیں ہوں ناراض اس میں بھلا کون سی بات ناراضگی کی اب تو سچ میں تمہاری عزت لوٹوں گی اب عروہ اس کو تنگ کرنے کے لیے کہتی ہے۔۔۔

کک۔۔۔ کیا مطلب تمہاری گندی نظر ہے مجھ پر عادل اب اس سے تھوڑے فاصلے پر چلنے لگتا ہے۔۔۔

ہاں نہ بہت زیادہ گندی نظر اتنی کہ تمہیں کچا چبا جاؤں۔۔

ٹڈی نہ کرو مجھے تم سے سچ میں ڈر لگ رہا ہے عادل کا مزاق اس پر ہی بھاری پڑ رہا تھا۔۔۔

عادل ایک بات کہاں عروہ رکتے ہوئے اس کی طرف دیکھ کر کہتی ہے۔۔

عروہ کے اس طرح پوچھنے پر عادل کو کچھ عجیب لگتا ہے۔۔۔۔

ارے میری ٹڈی تم ایک کیا تم ہزار پوچھو۔۔۔

اچھا۔۔۔

عروہ یک لفظی جواب دے کر پھر سے خاموش ہو جاتی ہے۔۔

کیا ہوا کچھ پریشانی ہے کیا اگر مجھ سے کوئی بات کرنی ہے تو ایک اچھا دوست سمجھ کر مجھ سے کر سکتی ہو۔۔۔

عادل میں تم سے کچھ کہوں تو تم انکار تو نہیں کرو گے عروہ اپنی تسلی کے لیے کہتی ہے۔۔۔

ارے ٹڈی میں تمہیں بھلا انکار کر سکتا ہوں بولو کیا کہنا ہے۔۔

میں تم سے شش۔۔۔ شادی کرنا چاہتی ہوں عروہ اٹکتے ہوئے اپنی بات کر ہی ڈالتی ہے۔۔۔

اس کی بات پر عادل کافی دیر بت بنا اسے دیکھتا رہتا ہے۔۔۔

عادل کے اس طرح دیکھنے پر عروہ اس کا کندھا پکڑ کر ہلاتی ہے۔۔۔

کیا ہوا ہے یہ بات میرے دل میں آئی میں نے کر دی۔۔

عروہ کے کندھا ہلانے پر عادل ہوش میں آتا ادھر اُدھر دیکھنے لگا۔۔

کیا مطلب تمہارے دل میں کیسے آگئی عادل لہجے کو تھوڑا سخت بنا کر کہتا ہے۔۔۔

جیسے مرضی آئی پر آگئی اور میں نے اپنے دل کی بات کر دی۔۔۔

دیکھو میں سیدھی بات کرتی ہوں میرے پاس کچھ وجوہات ہیں۔۔۔

جن کی وجہ سے یہ شادی کرنا چاہتی ہوں۔۔

اس کی وجوہات والی بات پر عادل کا دل دکھا پر مظبوط لہجے میں پوچھتا ہے۔۔۔

اور وہ کون سی وجوہات ہیں بتانا پسند کرو گی۔۔۔

پہلی مجھے تم پسند آئے ہو۔۔۔

اس کی پہلی وجہ پر عادل کا دل پھر سے خوش ہوا اور دوسری۔۔۔

دوسری یہ کہ مجھے آگے پڑھائی نہیں کرنی۔۔

اس لیے میں شادی کرنا چاہتی ہوں کہ شادی کہ بعد پڑھائی سے میری جان چھوٹے۔۔۔

اس کی دوسری وجہ پر عادل نے اپنی مسکراہٹ ضبط کی۔۔

اچھا تیسری۔۔۔

امم تیسری تو کوئی نہیں بس یہیں ہیں اب تم اپنا جواب دو اور اب اگر تم نے مجھے انکار کیا میں نے سچ میں تھوڑی دیر پہلے والی بات سچ کر دینی ہے۔۔۔

ارے ٹڈی سوچنے کا وقت تو دو یا ایسے ہو ہاں کر دوں اور گھر والوں سے بھی تو بات کرنی ہو گی کیا تم نے کر لی۔۔

اس کی گھر والوں کی بات پر عروہ شکر کا سانس لیتی ہے۔۔۔

اچھا مطلب تم راضی ہو باقی کچھ نہیں چاہیے اور ہاں میں نے گھر والوں سے بات نہیں کی پہلے تم اپنے گھر والوں سے بات کرو ان کو مناؤ جیسے مرضی یہ تمہارا سر درد ہے۔۔۔

اس کے بعد تمہارے ماں باپ میرے ماں باپ کو منائیں گے کیوں کہ میرے کہنے سے انہوں نے ماننا نہیں ہے ان کی بھی وجوہات ہیں۔۔۔

اچھا تو ان کے نہ ماننے کی کیا وجوہات ہیں کیا تم مجھے یہ بھی بتانا پسند کرو گی۔۔۔

اس کے پھر سے سوال کرنے پر عروہ اس کو گھورتی ہے۔۔۔

اب یہ تمہارا سر درد نہیں ہے جو میں نے تمہیں کام دیا ہے وہ کرو۔۔

یار کیا مطلب میرا سر درد نہیں ہے اب میری فیوچر وائف کے بارے میں مجھے معلوم ہونا چاہیے نہ۔۔

عادل شرماتے ہوئے کہتا ہے۔۔۔

لڑکی میں ہوں اور شرما یہ جناب رہے ہیں واہ کیا زمانہ آگیا ہے۔۔۔

اچھا نہ نہیں شرما رہا اب تم بتاؤ وہ تمہاری شادی کہ لیے کیوں نہیں مانیں گے۔۔۔

کیونکہ میری ایج کم ہے۔۔۔

دوسرا لڑکا بھی اچھا نہیں ہے۔۔۔

تیسرا ان کا خواب ہے میں پڑھ لکھ کر اچھی انسان بنوں۔۔۔۔

اس کی دوسری وجہ پر عادل کا منہ کھل جاتا ہے۔۔

مطلب تم میرے سامنے میری ہی برائی کر رہی ہو جاؤ میں بھی تم سے شادی نہیں کرونگا۔۔

عادل نکھرے دکھاتا ہے۔۔۔

اچھا تو ٹھیک ہے میں تمہیں کڈنیپ کر لوں گی اس میں کونسا کوئی بڑی بات ہے۔۔

ویسے بھی میں نے بہت ناول پڑھیں ہیں جن میں لڑکے لڑکیوں کو کڈنیپ کر کے زبردستی نکاح کرتے ہیں اب میں کرلوں گی۔۔۔

عروہ کے اتنے بے باک انداز پر عادل چکر کھا کے گرنے کو ہوتا ہے۔۔۔

لڑکی تمہیں شرم نہیں ہے ایک تو تم لڑکی ہو کر لڑکے سے شادی کی بات کر رہی ہو۔۔۔

دوسرا اس کی عزت افزائی بھی کر رہی ہو۔۔

تیسرا اس کے انکار کرنے پر جو کہ اس نے تمہاری دوسری وجہ پر کیا تھا اس پر اسی کو کڈنیپ کر کے نکاح کرنے کا کہہ رہی ہو۔۔۔

نہیں مجھے شرم نہیں آتی کیونکہ میں بے شرم ہوں کیوں کوئی مسئلہ ہے کیا تمہیں اگر ہے تو بتاد وہ بھی ختم کر دیتی ہوں۔۔۔

ارے نہیں نہیں مجھے بھلا کیا مسئلہ ہونا ہے میں کر لوں گا مام ڈیڈ سے بات پھر وہ تمہارے گھر رشتہ لے جائیں گے۔۔۔

اونہوں بس رشتہ ہی نہیں لے کے جانا رشتہ پکا بھی کروانا ہے۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے میں کہہ دوں گا تم بے فکر رہو عادل کی تو دل کی تمنا پوری ہو گئی تھی۔۔

بھلا وہ کیسے انکار کر سکتا تھا۔۔۔

اوکے بائے میں نے کالج جانا ہے پھر بات ہو گی وہ کہتے ہوئے آگے بڑھ جاتی ہے تو عادل بھی خوشی خوشی اپنی گاڑی کی طرف بڑھ جاتا ہے۔۔۔

○○○○○○○○○○○○○○

مرحا کی شادی میں باقی دس دن رہ رہے ہوتے ہیں اور اصغر صاحب پوری کوشش میں ہوتے ہیں کہ وہ مرحا کے سسرالیوں کو ناراض نہ کریں۔۔

ان کی ہر فرمائش پوری کرنے کے لیے وہ ادھار بھی لوگوں سے مانگ رہے تھے۔۔۔

آج پھر وہ اپنے ایک دوست کے پاس آئے تھے پر مشورہ کرنے نہیں ادھار مانگنے۔۔

اصغر صاحب کے یہ دوست خاصے امیر نہ تھے پر غریب بھی نہیں تھے۔۔۔

ان کی اپنی زمینیں تھیں کچھ دکانیں تھیں جو ان لوگوں نے کرائے پر چھڑائی ہوئی تھی۔۔

اصغر صاحب نے گھر کی بیل بجائی تو ایک گیارہ سال کی بچی نے دروازہ کھولا۔۔

بچے کیا آپ کے بابا گھر پر ہیں اصغر صاحب نے اس بچی کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے پوچھا۔۔

جی انکل پاپا ہیں گھر آپ کو ان سے ملنا ہے رکیں میں پاپا کو بتاتی ہوں۔۔

ٹھیک ہے بچہ ان کو کہنے اصغر صاحب آئے ہیں کچھ کام کے سلسلے سے۔۔۔

جی او کے انکل میں بتاتی وہ بچی کہتے ہوئے اندر کی طرف بڑھ جاتی ہے۔۔

تھوڑی ہی دیر میں ایک ساٹھ کی عمر کے قریب مرد آتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔۔۔

ارے اصغر میاں آج راستہ کیسے بھول گئے ہو وہ اصغر صاحب سے گرمجوشی ملے۔۔

میاں جی میں تو بھول ہی گیا پر آپ تو کبھی نہیں بھولے نہ تو اصغر صاحب کی بات پر ان کا قہقہہ گونجا۔۔

یار کیا کروں وقت ہی نہیں ملتا تم بتاؤ کیسے ہو کام کیسا چل رہا ہے۔۔۔

وہ دونوں اندر بڑھتے ہوئے باتیں کر رہے ہوتے ہیں۔۔۔

بس کیا بتاؤں طبیعت خراب رہتی ہے بوڑھا ہو گیا ہوں اوپر سے جوان بیٹی کی شادی سر پر ہے بس ایک کام سے آیا ہوں تمہارے پاس۔۔۔

مجھے پورا یقین ہے تم مجھے خالی ہاتھ نہیں لوٹاؤ گے اقبال میاں۔۔۔

ارے یار آج تک تم نے کچھ مانگا ہی نہیں جس سے تمہیں اندازہ ہو کے میں تمہیں انکار نہیں کروں گا پر خیر آج دیکھ لو میں اپنے جگری یار کو انکار نہیں کروں گا بولو کیا کام تھا۔۔۔

یار کیا کروں میری مجبوری ہے ورنہ میں کبھی تم سے کچھ نہ مانگتا۔۔۔

مجھے کچھ پیسے ادھار چاہیں اصغر صاحب سر جھکائے بولتے ہیں۔۔

ارے یار کیا ہوا میرے سامنے سر نہ جھکاؤ میں نے ہمیشہ تمہیں اٹھی گردن کے ساتھ دیکھا ہے خیر ہے مشکل وقت سب پر آتا ہے پر ہمت نہیں ہاری جاتی۔۔

میں تمہیں دونگا پیسے جتنے تمہیں چاہیے ہونگے پر ادھار نہیں بھائی سمجھ کر رکھ لینا۔۔۔

نہیں نہیں میں ادھار لینے آیا تھا مجھے بھیک نہیں چاہیے اصغر صاحب انکار کرتے ہیں۔۔

یار کیا ہو گیا ہے بھائی ہو تم میرے بچپن ساتھ گزرا ہے اپنا تم مجھے اتنا غیر سمجھتے ہو اقبال صاحب افسردگی سے کہتے ہیں۔۔۔

دیکھو ایسی بات نہیں ہے مجھے معلوم ہے ہمارا بچپن ساتھ گزرا ہے ہم اچھے وقت کے دوست ہیں پر میں ایسے نہیں رکھ سکتا۔۔

اچھا چھوڑو یہ بتاؤ بچی تمہاری کیسی ہے اور کس سے شادی کر رہے ہو اور میاں جی آپ نے تو ہمیں بلانا ہی بہتر نہیں سمجھا اقبال صاحب مسکراتے ہوئے کہتے ہیں۔۔

ارے نہیں نہیں ہم سادگی سے شادی کر رہے ہیں تمہیں معلوم تو ہے ہمارے کوئی جاننے والے ہیں نہیں اور تمہاری بات ہے تو آج تمہیں بھی اس کی شادی پر آنے کی دعوت دینے آیا ہوں۔۔

اچھا اچھا تو ان پیسوں کی ضرورت شادی کا خرچا کرنے کے لیے پڑی ہے۔۔۔

شادی تو سادگی سے ہی کرنی ہے پر جہیز بہت زیادہ مانگ رہے ہیں لڑکے والے۔۔

اچھا تو مطلب اس ادھار کی چیزیں تم میری بیٹی کو دو گے ہر گز نہیں۔۔۔

اس کو یہ سب اپنے چچا کی طرف سے ملے گا وہ میری بیٹی ہے آخر اس کے لیے اتنا تو کر ہی سکتا ہوں۔۔۔

ہاں تمہاری بیٹی ہے پر میں ایسے کچھ نہیں لوں گا۔۔

تو میاں تمہیں میں کچھ دے بھی کب رہا ہوں یہ تو میں اپنی بچی کو دے رہا ہوں ویسے رشتہ کہاں ہوا ہے۔۔۔

میرے بڑے بھائی کے بیٹے کے ساتھ اصغر صاحب جواب دیتے ہیں۔۔

اچھا اچھا تمہارے بھائی کی موت کے بعد تو وہ یہاں سے چلے گئے تھے نہ اب کہاں سے آئے۔۔

وہ معلوم نہیں پر مجھے کوئی اپنا چاہیے تھا جس کے پاس میری بچی محفوظ رہے کیونکہ ہر وقت کی طبیعت خرابی مجھے ڈراتی رہتی ہے ورنہ میں نے ابھی اپنی بچی کی شادی نہیں کرنی تھی۔۔۔

چلو کوئی نہ اللہ بہتر کرے گا اللہ تمہیں صحت دے آمین۔۔

آمین چلو میاں تمہیں آنے کی دعوت مل گئی اب ستائیس کو نکاح ہے آجانا اور میں چلتا ہوں۔۔

ابھی تو آئے ہو بیٹھو تو صحیح اقبال صاحب اس کے ساتھ اٹھتے ہوئے کہتے ہیں۔۔

نہیں کافی وقت ہو گیا ہے آئے ہوئے گھر بھی جانا ہے مرحا کب سے کالج سے لوٹ آئی ہو گی۔۔

اچھا چلو ٹھیک ہے اقبال صاحب ان سے بغل گیر ہوتے ہوئے کہتے ہیں۔۔۔

oooooooooooo

عروہ کالج سے واپس آ کر کھانا کھاتی ہے۔۔

اس کے بعد اپنے موبائل پر ناول پڑھ رہی ہوتی ہے جب اس کا موبائل بجنے لگتا ہے۔۔

وہ ایکدم سے ڈر جاتی ہے اور موبائل گر کر اس کے ناک پر لگتا ہے۔۔۔

وہ جلدی سے اپنا ناک سہلاتے ہوئے موبائل کی سکرین اپنے سامنے کرتی ہے۔۔۔

گینڈے کی کال دیکھ کر برا سا منہ بناتی ہے اور کال پک کرتی ہے۔۔۔

کیا ہے منحوس انسان تمہیں شرم نہیں آتی کہ کسی کو ایسے نہیں ڈراتے۔۔۔

عروہ کال اٹھاتے ہیں شروع ہو جاتی ہے۔۔

کیا مطلب میں نے کیا کر دیا ٹڈی عادل حیرانی سے پوچھتا ہے۔۔۔

میں ناول پڑھ رہی تھی تمہاری وجہ سے موبائل میرے ناک پر گر گیا۔۔

سوہ تو میری ٹڈی کا ناک درد کر رہا ہے کہیں سوجن تو نہیں ہوئی۔۔۔

آہ چلو خیر سوج بھی گیا تو فرق نہیں پڑے گا کیونکہ تمہاری ناک ہی چھوٹی سی ہے بلکل تمہاری طرح۔۔۔

یووو۔۔۔

عروہ چیخنے لگتی ہے پر اپنے گھر والوں کا خیال کر کے خاموش ہو جاتی ہے۔۔

کیا ہوا آگے بولو خاموش کیوں ہوئی۔۔

تم چپ رہا کرو گینڈے کھا کھا کر موٹے ہو گئے ہو اور بات مجھ پر کرتے ہو۔۔

ہیں عادل تو خود کے لیے کھا کھا کر موٹا ہو گیا جیسے الفاظ سن کر بیہوش ہونے کو تھا۔۔۔

ٹڈی تمہیں میں موٹا لگتا ہوں۔۔۔

یار میں دو دو گھنٹے جم میں ورزش کرتا ہوں اور تمہیں لگتا ہے میں کھا کھا کر موٹا ہوا ہوں۔۔۔

ابے جاؤ بڑے آئے ناولز کے ہیرو بننے والے تم یہ بتاؤ گھر میں بات کر لی تم نے۔۔۔

عروہ اپنے مطلب کی بات پر آتی ہے۔۔۔

پہلی بات میں ناولز کا ہیرو بننے کا خواہشمند نہیں ہوں کیونکہ میں اصل میں ہی جب ہیرو ہوں تو کیا ضرورت۔۔۔۔۔

اور دوسری بات ابھی میں نے بات نہیں کی۔۔

آج یا کل کر لوں گا تم بے فکر رہو۔۔۔

اچھا جلدی بات کرنا کیونکہ میرے پیپرز آرہے ہیں میں نہیں دینا چاہتی پیپرز۔۔۔

اس کی بات پر عادل کے لبوں پر مسکراہٹ آئی ویسے ٹڈی ایک بات تو بتاؤ۔۔

جی پوچھو عروہ کے جی کہنے پر عادل کو وہ اتنی پیاری لگی کہ وہ اس کے سامنے ہوتی تو اس کے صدقے واری جاتا۔۔

تمہیں کس نے کہا ہے کہ شادی کہ بعد تمہیں پڑھائی نہیں کرنی ہو گی۔۔۔

اس کہ سوال پر عروہ جلدی سے اٹھ کر بیٹھی۔۔

کیا مطلب مجھے سمجھ نہیں آئی۔۔۔

اس کے اتنا حیران ہونے پر عادل نے مزید اسے تنگ کرنے کے لیے کہا۔۔۔

میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ مجھے ایک پڑھی لکھی بیوی چاہیے اور شادی کے بعد بھی تمہیں اپنی پڑھائی جاری رکھنی پڑے گی۔۔۔

تم زیادہ شوکھے نہیں ہو میں تم سے شادی کرنے کے لیے مان گئی ہوں تو اپنی خوش قسمتی سمجھو ورنہ تمہیں کسی لڑکی نے ایک آنکھ نہیں دیکھنا تھا۔۔۔

او ہو تھوڑی شوکھی تو تم ہو رہی ہو کیونکہ شادی کے لیے تم نہیں میں مانا ہوں۔۔۔

تم خود مجھ سے شادی کرنا چاہتی ہو اور کسی لڑکی کا ایک آنکھ نہ دیکھنا تو تم اس بات کو چھوڑ ہی دو۔۔

یاد ہے اس دن جس لڑکی کو تم نے تھپڑ مارا تھا وہ میری ہی گرلفرینڈ تھی۔۔۔

اس کی گرلفرینڈ تھی سن کر عروہ کو حیرت اور غصہ آیا پر اس نے محسوس نہیں کروایا۔۔۔

ہاں اس کو چشمہ لگنے والا تھا اس لیے تم نے پٹا لیا ہو گا اسے ہنہہ۔۔۔

ٹڈی تم جل رہی ہو اس لیے بیچاری کے بارے میں ایسا بول رہی ہو ورنہ وہ تھی تو اتنی کیوٹ حسین پیاری خو۔۔۔۔

تم کتے کمینے میرے ہاتھ لگو میں تمہیں بتاؤں گی دفعہ ہو جاؤ یہاں سے عروہ نے اسے گالیوں سے نوازتے ہوئے کال کاٹ دی۔۔۔

کال کاٹنے کے بعد عروہ اپنے خیالوں میں اس سے مخاطب تھی۔۔۔

تم کوشش کرنا کہ اب میرے سامنے مت آنا ورنہ پہلی ملاقات میں جو تمہارا حشر کیا تھا اس سے بھی برا کروں گی کمینے۔۔۔

دوسری طرف عادل اس کے منہ سے اپنے لیے گالیاں سن کر حیرت میں ڈوبا ہوا تھا پر اس کی جیلسی محسوس کرتے مسکرا کر بیڈ پر لیٹ گیا۔۔۔

میری ٹڈی تمہاری اسی لمبی زبان سے ہی تو مجھے محبت ہوئی تھی۔۔۔

کتنی جلد باز ہو نہ تم ہاہاہاہا۔۔۔

بہت جلد تم میری بیوی بن جاؤ گی آہ پھر میں ہر طرح کی حرام چیزوں سے دور ہو جاؤں گا اور سب سے پہلے ہم اللہ کے گھر جائیں گے۔۔۔

○○○○○○○○○○○○

آج عادل نے اپنے مام ڈیڈ سے بات کرنے کا سوچ لیا تھا کہ ڈنر کے ٹائم پر وہ انہیں منا لے گا۔۔۔۔

اپنی شادی کے لیے ابھی تھوڑا ٹائم رہتا تھا تو عادل نے ساغر سے بات کرنے کا سوچا اور اس کا نمبر ملایا ویسے بھی دو تین دن سے ان کی بات نہیں ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

پانچویں بیل پر ساغر نے کال اٹھالی تھی۔۔

ہیلو برو کیا حال چال ہیں عادل چہکتے ہوئے بولتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

حال تو ٹھیک ہے پر چال خراب ہے ساغر ہنستے ہوئے کہتا ہے۔۔۔

اس کی بات کا مطلب سمجھتے عادل قہقہہ لگاتا ہے۔۔

اور کیا کر رہے ہو آج کل بڑے بزی ہو ملنے بھی نہیں آتے عادل گلہ کرتا ہے۔۔۔

اونہوں بزی نہیں بس کچھ سوچ رہا ہوں کچھ کام اس کے بارے میں ساغر کالی آنکھوں کو یاد کرتے ہوئے کہتا ہے۔۔۔

اچھا کون سا کام ہے جو میرے بنا کرنے کا سوچا جا رہا۔۔۔

وہ کام میں اکیلے ہی کروں تو بہتر ہے ساغر سوچ سوچ کر بول رہا تھا۔۔۔

آہاں مجھے بتا تو سکتے ہو کہ کون سا کام ہے ورنہ میرے دماغ میں گھومتی رہے گی یہ بات عادل مسکینیت سے کہتا ہے۔۔

ہاہاہا زیادہ دیر نہیں بس کچھ وقت میں تمہیں معلوم یو جائے گا میں کیا پلان کر رہا ہوں۔۔۔

ساغر قہقہہ لگاتے ہوئے کہتا ہے۔۔۔

ویسے عادل آج تم بڑے خوش خوش لگ رہے ہو کیا مجھے وجہ بتا سکتے ہو یا پھر وقت آنے پر پتا لگ جائے گی۔۔۔

ساغر مسکراتے ہوئے کہتا ہے۔۔۔

ارے یار تجھ سے بھلا میں کچھ چھپا سکتا ہوں عادل بھی مسکرا کر جواب دیتا ہے۔۔۔

ذ چھاتو بتاؤ کون سی خوشی ہے کہ جس کی وجہ سے میرے بھائی کے ہونٹوں سے مسکراہٹ ہی نہیں ہٹ رہی۔۔۔۔۔

بس ایک لڑکی پسند آگئی ہے اور راضی بھی ہے بس آج مام ڈیڈ سے بات کرنی ہے اور کچھ دنوں میں شادی آہ اس کی بات پر ساغر جلدی سے سیدھا ہو جاتا ہے۔۔

ہیں مطلب تم اب مجھ سے چھپ چھپ کر عاشقیاں معشوقیاں کرو گے ساغر حیران ہوتے ہوئے کہتا ہے۔۔۔

ایسی بات نہیں ہے ساغر بس دو دن پہلے ہی اس نے مجھے شادی کے لیے پروپوز کیا ہے۔۔

واٹ لڑکی نے خود پروپوز کیا ساغر کو جھٹکے پر جھٹکے لگ رہے تھے۔۔۔۔

ہاں نہ اور انکار کی صورت میں اس نے اس نے عادل نے جملہ ادھورا چھوڑا۔۔۔

ہاں اس نے اس نے کیا کہا آگے بھی بتاؤ ساغر نے بھی اس کی نقل کرتے ہوئے کہا۔۔

اس نے کہا کہ اگر میں نے انکار کیا تو وہ، وہ میری عزت لوٹ لے گی اور پھر مجھ سے زبردستی شادی کر لے گی عادل نے اٹکتے اٹکتے اپنی بات کہہ ڈالی تو اس کی بات پر ساغر کا قہقہہ گونجا۔۔۔

ہاہاہاہا یہ تم کیا کہہ رہے ہو لڑکی ہو کر وہ تمہاری عزت لوٹے گی۔۔

ساغر کی تو ہنسی نہیں رک رہی تھی۔۔۔

ہاں نہ اب تو ایسے ہنسے گا تو مجھے رونا آئے گا یار تو میرا ساتھ نہیں دے الٹا میری بے عزتی کر رہا ہے عادل منہ بنا کر کہتا ہے۔۔۔

اچھا اچھا نہیں ہنس رہا یار وہ کچھ نہیں کرے گی تو فالتو میں نہ ڈر اور تم تو ویسے بھی راضی ہو تو اور کیا ڈرنا ساغر اس کو سمجھاتا ہے۔۔۔

ہاں وہ تو ہے بس میں اس ٹڈی کی ہمت دیکھ کر حیران تھا عادل اپنی ٹڈی کو یاد کرتے ہوئے بولتا ہے۔۔

اچھا تو آپ کی ٹڈی کا نام ٹڈی ہی ہے یا اور کچھ ساغر پوچھتا ہے۔۔۔

ہاں میری ٹڈی کا نام ہے نہ بہت پیارا ہے "عروہ" عادل اتنی محبت اور عزت سے اس کا نام بتاتا ہے کہ ساغر اسے دیکھتا رہ جاتا ہے۔۔۔

اچھا اچھا جلدی جلدی شادی کرو پھر مجھے اپنی بھابھی کو بھی دیکھنا ہے۔۔۔

اچھا میں بس آج بات کروں گا پھر انشاللہ کل رشتہ۔۔

بیٹا آجاؤ ڈنر کا ٹائم ہو گیا ہے اس کا جملہ مکمل ہونے سے پہلے اس کی مام کی آواز اس کے کانوں میں آتی ہے۔۔

جی مام میں آرہا ہوں عادل اپنی مام سے کہہ کر پھر سے ساغر کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔۔

اچھا یار مام بلا کر گئی ہیں اب میں جاتا ہوں اور ان سے بات کرتا ہوں۔۔۔

دعا کرنا مام ڈیڈ آسانی سے مان جائیں۔۔

ہاں ہاں ٹھیک ہے تو جا سب ٹھیک ہو گا عادل کال کاٹ دیتا ہے تو ساغر سوچتا

ہے۔۔۔

"دعا" اور وہ بھی میں۔۔۔

ہاہاہاہا۔۔۔

میری دعائیں تو کوئی سنتا ہی نہیں "کوئی ہوتا تو سنتا نہ "اس کے دل سے آواز

آئی۔۔۔

ہاں جب کوئی ہے نہیں تو سنے گا کون عادل بھی پاگل ہے مجھے دعا کا بول کر چلا گیا

ہنہہ۔۔

ساغر کو بچپن کا ایک واقعہ یاد آجاتا ہے۔۔

بھائی یہ دیتھیں میں کنا پار الگ لہا ہوں ساغر شاہ اپنی توتلی زبان میں شاہ میر شاہ سے کہتا ہے۔۔۔

ارے واہ بھئی میرا بھائی تو سچ میں پیار الگ رہا ہے شاہ میر اس کے گال پر بوسہ دیتا ہے۔۔۔

جی بھائی اب ہم تلتے ہیں باہل تو شاہ میر کہتا ہے ہم کدھر چلیں۔۔۔

بھائی آت نے بولا تھانہ آج ہم باہل دائیں گے وہ جو چوٹے چوٹے بچے بیتھے ہوتے ہیں ان تے پاچھ۔۔۔

ارے ہاں مجھے یاد آیا چلو ہم چلتے ہیں شاہ میر اس کی چھوٹی سی انگلی پکڑ کر باہر کی طرف بڑھ جاتا ہے۔۔

شاہ میر اس کو لیے روڈ پر آتا ہے جہاں کافی بچے بیٹھے بھیک مانگ رہے ہوتے ہیں۔۔

کسی کا ہاتھ نہیں ہوتا تو کسی کی ٹانگ، کسی کی ایک آنکھ نہیں ہوتی تو کسی کے چہرے پر زخم۔۔۔

شاہ میران کو افسوس سے دیکھتا ہے اور اپنے چھوٹے بھائی کو لے کر ان سب کے پاس جا کر باری باری سب کو پیسے دیتا ہے۔۔۔

بھائی ہم انہیں پیسے کیوں دے رہے ہیں ساغر پھر سے توتلی زبان میں کہتا ہے (اب آپ لوگوں کو سمجھ نہ آئے اس لیے میں صحیح لکھ رہی ہوں ہاہاہا)

کیونکہ انہیں پیسوں کی ضرورت ہے شاہ میر ایک گہرا سانس لے کر کہتا ہے۔۔۔

پر بھائی ہمیں ان کے لیے دعا کرنی چاہیے کہ یہ ٹھیک ہو جائیں۔۔۔

دعائیں تو بہت کچھ بدل دیتی ہیں نہ ساغر بھلا ہی ایک نا سمجھ بچہ تھا پر شاہ میر اسے اسلام کی باتیں سمجھاتا تھا۔۔

جی میرے بھائی دعائیں تو عرش پر بیٹھا ہمارا خدا سنتا ہے اور ہمارا خدا اپنے بندے کو کبھی خالی ہاتھ نہیں لوٹاتا۔۔۔

تم بھی دعا مانگو تمہاری دعا بھی قبول ہو گی شاہ میر اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہتا ہے۔۔

ابھی شاہ میر کچھ کیتا کہ وہاں بیٹھا دس گیارہ سال کا بچہ بول پڑتا ہے۔۔۔

دعائیں قبول نہیں ہوتی میں نے بہت دعائیں کی ہیں پر میری کوئی نہیں سنتا اللہ ان لوگوں کی سنتا ہے جس سے اللہ کو محبت ہو اور شاید اللہ کو مجھ سے محبت نہیں یا پھر اللہ ہی نہیں ہے۔۔۔

وہ بچہ ایسی باتیں کر رہا تھا کہ شاہ میر کو لگا وہ سانس نہیں لے پائے گا۔۔

اتنی سی عمر میں اتنی ناراضگی اپنے رب سے یہی حال کچھ ساغر کا بھی تھا۔۔۔

بھائی یہ کیسی باتیں کر رہا ہے یہ اپنے اللہ کے بارے میں ایسا کیسے کہہ سکتا ہے۔۔۔

اس کو گناہ مل رہا ہو گا نہ۔۔

بچے آپ کو یہ کس نے کہا ہے ایسے نہیں بولتے شاہ میر اس کے پاس جا کر اس کے ہاتھ تھامتا ہے۔۔۔

مجھے کسی نے نہیں کیا پر میری دعائیں قبول نہیں ہوتی میں ایسی زندگی نہیں گزارنا چاہتا جیسی میں گزار رہا ہوں اور مجھے بہت تکلیف ہوتی ہے دیکھیں میری ٹانگیں نہیں ہیں کیا اللہ اپنے بندوں کو تکلیف دے سکتا ہے وہ بچہ زارو قطار روتے ہوئے کہتا ہے۔۔

۔دیکھو بچے یہ شرک ہے تم غلط راستے پر چل رہے ہو۔۔۔

اللہ اپنے بندے کو آزماتا ہے وہ تمہیں بھی آزما رہا ہے پر تم سمجھ نہیں پا رہے۔۔۔

تم اللہ کو راضی کرنے کے بجائے اسی سے ناراض ہوئے بیٹھے ہو۔۔۔

شاہ میر اس بچے کو پیار سے سمجھا رہا ہوتا ہے۔۔

کیا سچ میں اللہ مجھے آزما رہا ہے۔۔۔

وہ بچہ ہچکیوں کے درمیان کہتا ہے۔۔

ہاں نہ وہ اللہ تمہیں آزما رہا ہے کہتے ہیں نہ "ہر مشکل کے ساتھ آسانی ہے" تم ان مشکلوں کو مسکرا کر جھیلو۔۔۔۔۔۔۔

تم غلط راستہ اختیار مت کرو ورنہ تمہارے لیے ہی برا ہو گا۔۔۔

ساغر حال میں واپس آتا ہے تو اس کی آنکھوں سے آنسوں بہہ رہے ہوتے ہیں۔۔۔

اس کو اپنے بھائی کی باتیں یاد آ رہی ہوتی ہیں۔۔

اس کا بھائی کہتا تھا جتنا بھی مشکل وقت ہو اللہ سے ناراض نہ ہونا پر ساغر شاہ تو اللہ کو ماننے سے ہی انکاری تھا۔۔۔

ساغر نے رو رو کر اپنے بھائی کو اس اللہ سے مانگا تھا پر اس کا بھائی اسے نہیں ملا اس کے بعد ساغر کا یقین ہی اٹھ گیا تھا۔۔۔

وہ سونے کے لیے لیٹ گیا کیونکہ آج کل وہ اپنے فلیٹ میں ہی بند رہتا تھا۔۔

وہ اب یہاں سے نہیں نکلتا تھا اس نے ایک پلان بنایا تھا جس پر اسے بہت جلد کام کرنا تھا۔۔

oooooooooooooo

عادل اپنی فیملی کے ساتھ بیٹھا کھانا کھا رہا تھا۔۔

اس نے سوچا کہ اپنی بات کیسے شروع کرے آخر کار اس نے اپنا گلا کھنکھار کر سب کو اپنی طرف متوجہ کیا۔۔

وہ مجھے آپ سے ایک بات کرنی ہے اس کے اجازت مانگنے پر سب کو حیرانی ہوئی کہ یہ کب سے اجازت مانگنے لگا۔۔۔

اس وقت وہاں عادل کے مام ڈیڈ اور اس کا بھائی اور بھابھی موجود تھے۔۔۔

جی برخوردار بولیں آج آپ کو اجازت کی ضرورت کیسے پڑ گئی۔۔

ڈیڈاب آپ ایسے تو نہ بولیں عادل منہ بناتے ہوئے کہتے ہے تو عادل کی ماں اپنے شوہر کو ڈانٹتی ہے۔۔۔

آپ بھی نہ میرے بیٹے کی نہ سنیے گا بس اپنی کرتے رہیں ان کی بات پر اکمل صاحب (عادل کے باپ) کہ چہرے پر مسکراہٹ آئی۔۔

جی جی بیگم میں چپ ہوں کچھ نہیں بولتا بیٹا تم بولو کیا بات کرنی ہے۔۔۔

وہ مام ڈیڈ مجھے شادی کرنی ہے۔۔۔

عادل اپنی بات پر سب کو حیران کر گیا۔۔

جب تھوڑی دیر تک بھی عادل کو کوئی آواز سنائی نہ دی تو اس نے اپنا چہرا اوپر اٹھایا تو سب ہی اسے دیکھ رہے تھے۔۔۔

کیا ہوا آپ سب لوگ مجھے ایسے کیوں دیکھ رہے ہیں جیسے میں کوئی عجیب مخلوق ہوں۔۔۔

اس کی بات پر سب ہنسنے لگے۔۔۔

ارے برخوردار یہ بات آپ کے ذہن میں کیسے آگئی کہ آپ کو شادی کرنی ہے۔۔۔

مام ڈیڈ کو دیکھیں نہ پہلے آپ سب میری شادی کے پیچھے لگے رہتے تھے اور اب جب میں بول رہا ہوں مجھے شادی کرنی ہے تو آپ سب ایسے کر رہے ہیں۔۔۔

ارے بیٹا ایسی بات نہیں ہے ہمیں تو خوشی ہو رہی ہے کہ آپ نے اپنی زندگی کے لیے کائی اچھا فیصلہ لیا ہے۔۔

بتاؤ کون ہے ہماری بہو عائشہ بیگم (عادل کی ماں) خوش ہوتے ہوئے بولی۔۔۔

مام لوگوں کو کل ہی ادھر رشتہ لے کر جانا ہے اور لڑکی کے ماں باپ کو منانا ہے اور اگر نہ مانیں تو زبردستی منانا ہے اور جلدی سے ہماری شادی کروانی ہے اور سات آٹھ دنوں میں وہ میرے پاس ہونی چاہیے۔۔۔

کیا برخوردار اتنی بھی کیا جلدی ہے شادی کی تیاریوں میں کافی وقت لگتا ہے۔۔

نہیں ڈیڈ مجھے کوئی دھوم دھام سے شادی نہیں کرنی بس میری دلہن ہو آپ لوگ ہوں لڑکی کے گھر والے ہوں اور ایک عدد مولوی بس مجھے اور کچھ نہیں چاہیے۔۔۔

اور یہ لڑکی کے ماں باپ کو منانے والی کیا بات یے وہ تو لڑکی خود منائے نہ عائشہ بیگم کہتی ہیں۔۔۔

ارے میری پیاری مام لڑکی کی ایج ابھی کم ہے تو وہ لوگ ابھی اس کی شادی کے لیے راضی نہیں ہونگے اس لیے آپ لوگوں کو انہیں منانا ہے۔۔

اب یہ آپ کا سر درد ہے جیسے مرضی کریں ورنہ آپ اپنے بیٹے کا منہ دیکھنے کے لیے ترس جائیں گے عادل پہلے پہل حکم دیتا اور آخر میں دھمکی بھی دے ڈالتا ہے۔۔۔

یہ کیا بکواس کر رہے ہو ہم نے انکار تو نہیں کیا نہ ہم انہیں منا لیں گے پر تم ہمیشہ ہمارے پاس رہنا عائشہ بیگم اس کا منہ چومتے ہوئے کہتی ہیں۔۔۔

او کے مام مجھے پچیس فروری سے پہلے پہلے وہ اپنے نکاح میں چاہیے۔۔۔

ٹھیک ہے بیٹا تم ہمیں بتا دو کے کون ہیں وہ لوگ کہاں رہتے ہیں ہم کل ہی چلے جائیں گے۔۔

عادل خوشی خوشی کھانا کھانے لگ جاتا ہے اسے بس اپنی ٹڈی اپنے پاس چاہیے تھی جو بہت جلد اس کے پاس ہو گی۔۔۔

کھانا کھا کر وہ سب اپنے کمروں میں چلے گئے تھے عادل نے بھی عروہ کے گھر والوں کے بارے میں سب کچھ اکمل صاحب کو بتا دیا تھا۔۔

بس اسے اب کل تک کا انتظار تھا۔۔۔

وہ ناچتے ہوئے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا اور سونے کے لیے لیٹ گیا۔۔۔

○○○○○○○○○○○○

اگلے دن عروہ کالج کے لیے نکل گئی تھی۔۔

عادل نے اس کو میسج کر دیا تھا کہ آج مام ڈیڈ تمہارے گھر آئیں گے رشتہ لے کر۔۔

جس کی وجہ سے وہ کافی خوش تھی۔۔۔

اس نے بس پڑھائی سے اپنی جان چھڑانی تھی۔۔

عادل اور اس کے گھر والے عروہ کے گھر پہنچے تو عروہ کے ماما بابا اتنے لوگوں کو اپنے گھر دیکھ کر حیران ہوئے تھے جو دکھتے بھی امیر تھے۔۔۔

عادل گھر میں نظریں دوڑانے لگا اسے معلوم تھا عروہ گھر نہیں ہے پر پھر بھی اپنے دل کی تسلی کے لیے تاڑنے لگا۔۔۔

اکمل صاحب اور عائشہ بیگم ایک صوفے پر بیٹھ گئے تھے۔۔۔

دوسرے صوفے پر عادل کا بھائی اور اس کی بھابھی بیٹھ گئے تھے۔۔۔

عادل کھڑا ہی رہا تھا کیونکہ اب اتنی جگہ بھی نہ تھی کہ سب آسانی سے بیٹھ سکتے۔۔۔

عروہ کے ماں اپنے شوہر کی طرف دیکھتی اور ان کے شوہر اپنی بیوی کی طرف۔۔۔

انہیں سمجھ نہ آرہا تھا کہ بولیں تو بولیں کیا۔۔۔

جی آپ یہی جاننا چاہتے ہونگے کہ ہم لوگ کون ہیں اور کس مقصد سے ادھر آئیں ہیں۔۔۔

آپ بے فکر رہیں ہم بتاتے ہیں اکمل صاحب نے بولنا شروع کیا۔۔

جی جی ہم یہی جاننا چاہتے ہیں آپ بتائیں ہارون (عروہ کے بابا) بولے۔۔۔

جی دراصل ہم آپ سے آپ کی بہت قیمتی چیز مانگنے آئیں ہیں۔۔

ان کی بات پر عروہ کے ماں باپ کے چہروں پر حیرانی آئی۔۔۔

کیا مطلب ہم سمجھیں نہیں انہوں نے اکمل صاحب کی طرف دیکھ کر سوال کیا۔۔۔

ہم آپ سے آپ کی بیٹی عروہ کس ہاتھ اپنے بیٹے عادل کے لیے مانگنے آئے ہیں۔۔

اکمل صاحب نے عادل کی طرف اشارہ کیا جو چہرہ جھکائے کھڑا تھا۔۔۔

ہارون نے نظریں عادل کی طرف گھمائی جو کہ اس وقت بلکل شریف بنا کھڑا تھا۔۔

ہارون کو بھی وہ پہلی نظر میں پسند آ گیا تھا پر ان کے دل میں ابھی بھی کئی سوال تھے۔۔۔

دیکھیں یہ بات تو ٹھیک ہے پر آپ لوگ ہیں کون آپ میری بیٹی کو کیسے جانتے ہیں اور اگر آپ جانتے ہیں تو یہ بھی معلوم ہو گا کہ میری بیٹی ابھی کافی چھوٹی ہے ہم اس کی شادی ابھی نہیں کرنا چاہتے۔۔

ان کی اتنی وجوہات پر عادل کے ساتھ ساتھ اس کے ماں باپ اور بھائی بھابھی بھی بیہوش ہونے کے در پر تھے۔۔۔۔۔۔

دیکھیں میرے بیٹے نے آپ کی بیٹی کو کالج میں دیکھا تھا اور وہاں پر ہی ہمارا بیٹا آپ کی بیٹی عروہ پر دل ہار بیٹھا ہے۔۔۔

اب اس نے ضد لگائی ہوئی ہے کہ اسے شادی کرنی ہے تو عروہ کے ساتھ ہی کرے گا ورنہ اپنی جان لے لے گا ان کی بات پر عادل آنکھیں پھاڑ کر اپنے باپ کی طرف دیکھتا ہے کہ اب میں نے ایسا بھی نہیں بولا تھا۔۔۔

دیکھیں آپ کی بات تو ٹھیک ہے پر ہم لوگ آپ کو نہیں جانتے اتنا بڑا فیصلہ ہم ایسے ہی تو نہیں کر سکتے نہ اور دوسرا ہماری بچی کی رضامندی بھی شامل ہونی چاہیے۔۔۔

دیکھیں آپ ابھی ہمیں جان لیں ہم کون سا کوئی چور ہیں میں ایک ڈاکٹر ہوں میرا نام اکمل ہے میرا بیٹا بھی ایک ڈاکٹر ہے اور یہ جو آپ کا ہونے والا داماد ہے یہ کام چور ہے۔۔۔

کچھ نہیں کرتا بس بیٹھ کر مفت کی روٹیاں توڑتا ہے پر پھر بھی ہمارا پیارا بیٹا ہے۔۔۔

ڈیڈ اب آپ میری زیادہ ہی بے عزتی کر رہے ہیں عادل منہ بناتا ہے تو اس کی شکل پر ہارون اور ان کی بیوی کے چہرے پر بھی مسکراہٹ آتی ہے۔۔۔

جی ہم سوچ کر جواب دیں گے ان کی بات پر عادل اپنے باپ کو اشارے کرتا ہے کہ نہیں آج ہی نکاح کی تاریخ بتائیں۔۔

دیکھیں ہمیں اپنے بیٹے سے بہت محبت ہے ہم اس کو اپنی آنکھوں سے دور نہیں دیکھ سکتے۔

آپ پلیز مان جائیں آپ کی بیٹی کو کوئی تکلیف نہیں پہنچے گی یہ ہمارا آپ سے وعدہ

ہے۔۔۔

ہم اپنی بیٹی سے تو ایک بار پوچھ لے ہارون نے ایک اور وجہ بتائی۔۔

ان کی بات پر عادل جلدی سے آگے آیا۔۔۔

ارے سسر جی آپ اس ٹڈی کی ٹینشن نہ لے وہ راضی ہی راضی ہے۔۔۔

آپ بس جلدی سے نکاح کی تیاری کر لیں عادل ان کے ہاتھ پکڑ کر نیچے ہی بیٹھ جاتا

ہے۔۔۔

اس کی حرکت پر سب ہی آنکھیں پھاڑے اسے دیکھ رہے ہوتے ہیں۔۔

بیٹا آپ کو اتنی جلدی کیوں ہے ہماری بیٹی کو ہم سے جدا کرنے کی اس بار نسیم ہارون

پوچھتی ہیں۔۔۔

ارے میری پیاری ساسو ماں آپ کی بیٹی کو بھلا میں کیوں جدا کروں گا۔۔۔

میں تو ہر حال میں اس کی خوشی چاہتا ہوں اور اس کی خوشی آپ لوگوں میں ہی ہے اور جہاں اس کی خوشی وہاں میری خوشی۔۔۔

اس کی بات پر ہارون اس کا کان پکڑتے ہیں۔۔۔۔

برخوردار تم ہمیں امپریس کرنے کی کوششیں بند کرو ہم ہو گئے ہیں۔۔۔

ان کی بات پر عادل جلدی سے اٹھ کر ان کو لگاتے ہے۔۔۔

ارے سسر جی آپ کو معلوم نہیں ہے آپ نے کتنی بڑی خوشی مجھے دے دی ہے میں آپ کا شکر گزار ہوں آئی لو یو۔۔۔

وہ اپنا رشتہ پکا ہونے پر اتنا خوش تھا کہ اپنے سسر کو چومتے ہوئے آئی لو یو بول رہا تھا۔۔۔

اس کی حرکت پر سب ہی ہنسنے لگتے ہیں تو وہ ہوش میں آتا پیچھے ہٹتا ہے اور چہرہ جھکا کر کھڑا ہو جاتا ہے۔۔۔

چلیں اب آپ ہمیں نکاح کی ڈیٹ بتادیں ہم سادگی سے نکاح کرواکر اپنی بہو کو لے جائیں گے۔۔۔

ارے اتنی جلدی اور اتنی سادگی سے ہماری بیٹی کہ کچھ سپنے ہونگے۔۔۔

وہ انجوائے کرنا چاہتی ہوگی اپنی شادی نسیم بیگم کہتی ہیں۔۔۔

دیکھیں ساسوماں آپ کی بیٹی دلہن بنے گی سب کچھ ہوگا پر نکاح جلدی سے ہوگا اور سادگی سے بس۔۔۔

اچھا چلو ٹھیک ہے نسیم بیگم رضامند ہوجاتی ہیں۔۔

اچھا تو پچیس فروری کیسا رہے گا اکمل صاحب سب کی طرف دیکھ کر کہتے ہیں۔۔۔

جی جیسا آپ کو بہتر لگے ویسے یہ بھی ٹھیک رہے گا۔۔۔۔۔

ان کی بات پر سب ہی حامی بھر دیتے ہیں۔۔

تو آخر کار عروہ اور عادل کا نکاح پچیس فروری کو رکھ دیا جاتا ہے۔۔

سب اپنے گھر کی طرف لوٹ جاتے ہیں تو نسیم بیگم اپنے شوہر سے کہتی ہیں۔۔۔

ہم تو ان لوگوں کو جانتے تک نہیں تھے کیا ہم انہیں اپنی بیٹی دے کر ٹھیک کر رہے ہیں۔۔۔

وہ پریشانی سے پوچھتی ہیں۔۔۔

بیگم اللہ بہتر کرنے والا ہے۔۔۔

اس میں بھی ہمارے رب کی مرضی شامل تھی۔۔۔

آپ بے فکر رہے ہارون اپنی بیگم کو اپنے ساتھ لگاتے ہوئے ان کے سر پر بوسہ دیتے ہیں تو نسیم بیگم بھی شرما کر آنکھیں موند دیتی ہیں۔۔۔

OOOOOOOOOOOOO

دن گزرتے جا رہے تھے اور عروہ کے نکاح کا دن بھی قریب تھا۔۔

آج چوبیس فروری تھی اور وہ بہت خوش تھی کہ کل اس کا نکاح ہے اور پھر اس کی جان چھوٹ جائے گی پڑھائی سے۔۔۔

اس نے ابھی تک مرحا کو اپنے نکاح کا نہیں بتایا تھا وہ اپنی دوست کو سرپرائز دینا چاہتی تھی۔۔۔

وہ چاہتی تھی کہ اپنے نکاح والے دن وہ خود جائے اور مرحا کو لے کر آئے۔۔۔

پر وہ نہیں جانتی تھی کل کا دن کیا قیامت لے کر آنے والا تھا۔۔

کل کا دن کسی کی موت کا اعلان لانے والا تھا۔۔۔

کل کا دن کسی کی پوری زندگی برباد کرنے والا تھا۔۔۔

عروہ آج عادل کے ساتھ آئی ہوئی تھی اپنے نکاح کا جوڑا لینے کے لیے۔۔۔

عروہ نے تو سب کو بول دیا تھا کہ وہ اپنی شادی اپنی مرضی سے کرے گی۔۔

اس کی بات اگر کسی نے نہ مانی تو وہ سب سے ناراض ہو جائے گی۔۔۔

جس کی بات سنتے سب ہی اس کی بات مان رہے تھے۔۔۔

عروہ نے گولڈن کلر کا ایک لہنگا پسند کیا تھا جس پر زیادہ بھاری کام نہ تھا پر وہ بہت زیادہ خوبصورت تھا۔۔

عروہ نے پہلے ہی سب کو بول دیا تھا کہ وہ اور عادل دونوں ایک کلر کے کپڑے لیں گے۔۔۔

جس کو سن کر سب نے اپنے کانوں کو ہاتھ لگایا تھا کہ یہ کیسی بے شرم لڑکی ہے جو ہر بات میں سب کو چپ کروا رہی تھی۔۔۔

عروہ نے عادل کے لیے بھی ایک گولڈن کلر کی شیروانی پسند کر لی تھی۔۔

اب باری تھی اس کی بیسٹ فرینڈ کا ڈریس لینے کی جس کے لیے اس نے پچاس دکانیں گھوم لی تھی پر اسے کوئی ڈھنگ کا سوٹ نہیں مل رہا تھا۔۔۔

بات یہ نہیں تھی کہ وہاں کچھ پیارا تھا نہیں بات یہ تھی کہ اسے کچھ ایسا نہیں مل رہا تھا جو مرحا کے پر نور چہرے کے ساتھ جچے۔۔۔

عادل تو اس کے ساتھ چلتے چلتے تھک گیا تھا اس نے تو سوچ لیا تھا کہ وہ آئندہ اپنی ٹڈی کے ساتھ شاپنگ پر نہیں جائے گا۔۔۔

کافی دیر گھومنے کے بعد عروہ کو ایک فراک پسند آ ہی گیا تھا جو بلکل سفید تھا جیسے مرحا کا کردار تھا۔۔

اس نے وہ بھی پیک کروایا اور وہ دونوں گھر کے لیے نکل پڑے۔۔۔

عادل کو تو رہ رہ کر اپنی ٹینشن ہو رہی تھی کہ اس کا آگے کیا ہو گا۔۔۔

اس ٹڈی نے تو اس کا جینا حرام کر دینا تھا ابھی وہ سوچ رہا تھا کہ عروہ کی کان پھاڑنے والی آواز اس کو سنائی دی۔۔۔

گینڈے تم نے مجھے کچھ کھلایا ہی نہیں ایسے تم میرا خیال رکھا کرو گے۔۔

تم نے تو ابھی تو مجھے راضی کر دیا ہے پتا نہیں آگے کیا ہو گا۔۔۔

عروہ اس کو سناتے ہی چلی گئی عادل تو بس حیرانی سے اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔۔

جس نے خود ہی کچھ کھانے کو نہیں بولا تھا۔۔۔

یار میری ٹڈی تم تو مجھے شرمندہ کر رہی ہو یار میں تمہارا بہت خیال رکھوں گا۔۔۔

تم کیوں ایسا بول رہی ہو۔۔۔

ہاں ہاں بس کرو بڑے آئے خیال رکھنے والے ابھی تو کچھ کھلا نہیں رہے آگے تم مجھے پھولوں کے ہار پہناؤ گے آئے بڑے گینڈا کہیں کا۔۔۔

یار تم حکم کرو کیا کھانا ہے میں ابھی تمہیں وہی کھلاتا ہوں۔۔۔

عادل صحیح رن مریدی کر رہا تھا۔۔۔

اونہوں اب میرا دل نہیں عروہ سڑک پر چلتی گاڑیوں کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔۔

کیوں اب دل کو کیا ہوا عادل حیرانی سے پوچھتا ہے کہ ابھی وہ کہہ رہی تھی کہ بھوک لگی ابھی دل نہیں اسے اپنی ٹڈی کی سمجھ نہیں آرہی ہوتی۔۔۔

دل کو کیا ہونا ہے بس میری بھوک مر گئی تو مر گئی اب تم چپ کر کے مجھے گھر چھوڑ دو تو عادل بھی خاموشی سے گاڑی چلانے لگتا ہے۔۔

وہ اپنی ٹڈی کو گھر چھوڑ کر اپنے گھر کی طرف گاڑی بڑھا دیتا ہے۔۔۔

oooooooooooo

آج تاریخ پچیس فروری تھی اور آج کا دن کس پر قیامت لانے والا تھا کسی کو معلوم نہ تھا۔۔۔

آج کا دن کس کی بربادی لایا تھا کسی کو معلوم نہیں تھا۔۔۔۔

سب ہی خوشی خوشی اپنا دن شروع کر رہے تھے۔۔۔

آج عروہ کا نکاح تھا پر عروہ نے مرحا کو ابھی بھی نہیں بتایا تھا۔۔۔

عروہ نے مرحا کو کالج جانے سے روکا بھی نہیں تھا کیونکہ اس کو لگا تھا کہ آج اس کو لینے نہیں جاؤں گی تو وہ نہیں جائے گی پر یہی عروہ کی سب سے بڑی غلط فہمی تھی۔۔۔

مرحا کالج جانے کی تیاری کر کے عروہ کا انتظار کر رہی ہوتی ہے پر عروہ آنے کا نام ہی نہیں لے رہی ہوتی۔۔۔۔

مرحا کافی دیر کے انتظار کے بعد خود ہی تھک ہار کر کالج کے لیے نکل پڑتی ہے۔۔۔

اس کے بابا تو کب سے اپنی دکان پر جا چکے ہوتے ہیں۔۔۔

مرحا گھر سے نکل کر تھوڑا آگے پہنچتی ہے کہ ایک شخص جو اس کے تعاقب میں ہوتا ہے وہ جلدی سے آگے بڑھ کر مرحا کی گردن کے پیچھے کی مخصوص نس دبا کر اس کو بیہوش کر دیتا ہے۔۔۔

وہ شخص مرحا کے بیہوش وجود کو اپنی باہوں میں اٹھا کر اپنی گاڑی کی طرف بڑھ جاتا ہے۔۔۔

اس کے چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ تھی۔۔۔

اس نے مرحا کو اپنی گاڑی کی پچھلی سیٹ پر لٹایا اور گاڑی آگے بڑھا دی۔۔۔

تھوڑی ہی دیر میں وہ شخص مرحا کے بیہوش وجود کو اٹھا کر ایک کمرے میں داخل ہوتا ہے اور اس کو بیڈ پر لٹا دیتا ہے اور ایک مسکراتی نظر اس پر ڈال کر وہاں سے باہر نکل آتا ہے۔۔۔

عروہ کا نکاح ایک بجے رکھا گیا تھا اور عروہ بارہ بجے عادل کے ساتھ مرحا کے گھر کی طرف جاتی ہے اسے لینے کے لیے۔۔۔

جب وہ دونوں ان کے گھر کے آگے پہنچتے ہیں تو عروہ دیکھتی ہے ان کے گھر کو تالا لگا ہوتا ہے۔۔

وہ پریشانی سے عادل کی طرف دیکھتی ہے تو عادل کہتا ہے کیا ہوا پریشان کیوں لگ رہی ہو۔۔۔

عروہ مرحا کے گھر کی طرف اشارہ کرتی ہے تو عادل دیکھتا ہے کہ ان کا گھر بند ہوتا ہے۔۔۔

یہ کدھر گئی ہے۔۔

مجھے کیا معلوم میں بھی اب ہی دیکھ رہی ہوں رکو میں انکل سے پوچھتی ہوں وہ کدھر ہے۔۔۔

عروہ کہتے ہوئے اصغر صاحب کا نمبر ملاتی ہے جب اصغر صاحب کال اٹھاتے ہیں تو عروہ جلدی سے پوچھتی ہے۔۔۔

انکل مرحا کہاں ہے میں اسے آپ کے گھر کے باہر کھڑی ہوں پر گھر کو تالا لگا ہوا ہے۔۔۔

بیٹا مرحا تو کالج گئی ہو گی وہ صبح تیار ہو رہی تھی کیا تم اس کو لینے نہیں آئی تھی۔۔۔

اصغر صاحب کو جو معلوم ہوتا ہے وہ بتا دیتے اور آخر میں عروہ سے سوال کرتے ہیں۔۔۔

ان کے سوال پر عروہ پریشانی سے عادل کو دیکھتی ہے۔۔

نہیں انکل آج میرا نکاح تھا میں مرحا کو نہیں بتایا تھا کیونکہ میں اسے سرپرائز دینا چاہتی تھی اس لیے میں آج کالج نہیں گئی۔۔

چلیں ٹھیک ہے میں مرحا کو کالج سے لینے چلی جاتی ہوں۔۔۔

جی ٹھیک بیٹا اور مبارک کو نکاح کے لیے۔۔۔

جی شکریہ انکل چلیں اللہ حافظ میں چلتی ہوں عروہ کہتے ہوئے گاڑی میں بیٹھتی ہے۔۔۔

عادل کالج چلو مرحا ادھر ہے عروہ عادل کو کہتی ہے تو عادل جلدی سے گاڑی کالج کی طرف موڑ دیتا ہے۔۔

تھوڑی ہی دیر میں وہ کالج کے گیٹ کے سامنے کھڑے ہوتے ہیں۔۔۔

عروہ چوکیدار کو کہتی ہے کہ اندر سے مرحا کو بتائیں عروہ آئی ہوئی ہے تو وہ انکل اندر کی طرف بڑھ جاتے ہیں۔۔۔

وہ مرحا کی کلاس کی طرف جاتے ہیں اور مرحا کا نام لیتے ہیں تو ان کی کلاس میں مرحا نام کی دوسری لڑکی اپنا نام سن کر حیران ہوتی ہے اور کھڑی ہو جاتی ہے۔۔۔

جی انکل کیا کام ہے وہ چوکیدار سے پوچھتی ہے۔۔

بیٹا آپ کی دوست آئی ہے آپ کی چھٹی لینے آپ سر سے بات کر لیں۔۔۔

ابھی وہ لڑکی جواب دیتی کہ ان کی ٹیچر بول پڑی۔۔۔

دیکھیں آپ جا کر ان کی دوست کو بول دیں ان کا بہت ضروری ٹیسٹ ہو رہا ہے۔۔۔

ان کو بولیں ویٹ کر سکتے ہیں تو کریں۔۔۔

ٹھیک ہے میں بولتا ہوں وہ کہتے ہوئے دوبارہ ان کے پاس جاتے ہیں۔۔

وہ انکل ان کو وہ ساری باتیں بتاتے ہیں جو اندر ہوئی ہوتی تو عروہ معصومیت سے عادل کی طرف دیکھتی ہے تو عادل اپنے ہاتھ میں پہنی گھڑی پر وقت دیکھتا ہے ان کے نکاح کو بس بیس منٹ رہتے ہوتے ہیں۔۔

ٹڈی یار ہمارا نکاح ہے آج میں نہیں چاہتا لیٹ ہو جائے چلو ہم چلتے ہیں۔۔۔

اس کی جلد بازی پر عروہ اس کو گھورتی ہے۔۔۔

تمہیں شرم نہیں آتی میری دوست کو چھوڑنے کا بول رہے ہو۔۔۔

ایک تو میری اکلوتی دوست ہے اور اسی کو میرے پہلے پہلے نکاح میں شامل کرنے سے منا کر رہے ہو۔۔۔

یار میں نے کب منا کیا میں تو یہ کہہ رہا ہوں کہ ہمیں لیٹ ہو جائے گا ہم چلتے ہیں۔۔۔

ویسے بھی دولہا دولہن کا ہونا ضروری ہے تو وہ دونوں ہم ہیں۔۔۔۔

نہیں میں نے اپنی دوست کے بغیر شادی نہیں کرنی عروہ ضدی لہجے میں کہتی ہے۔۔۔

یار ہم دوبارہ سے نکاح کر لیں گے ویسے بھی تم نے بولا تھا ستائیس فروری کو تمہاری دوست کا نکاح ہے اسی کے ساتھ کر لیں گے عادل اس کو لالچ دیتا ہے۔۔۔

ہاں یہ بھی بہت اچھا ہے چلو ہم پھر تب ہی ساتھ نکاح کریں گے ابھی اس کو ٹیسٹ دینے دو۔۔

اس کو تو میں بعد میں بتاؤں گی عروہ کہتے ہوئے دوبارہ سے گاڑی کی طرف بڑھتی

ہے۔۔۔

○○○○○○○○○○○○○○○

ان دونوں کا نکاح ہو چکا ہوتا ہے۔۔۔

عروہ اب عروہ ہارون سے عروہ عادل اکمل بن گئی ہوتی ہے۔۔۔

سب ہی بہت خوش ہوتے ہیں۔۔

عروہ کے ماں باپ کی آنکھوں سے خوشی سے آنسو نکل رہے ہوتے ہیں۔۔۔

عروہ ان کو روتے ہوئے دیکھتی ہے تو اٹھ کر ان کے پاس جاتی ہے اور ان سے کہتی

ہے۔۔۔

بابا ماما کیا ہو گیا یار اس میں رونے کی کیا بات خوش ہوں ایسے کریں گے آپ لوگ تو

میرے دل کو عجیب لگے گا۔۔۔

وہ ان دونوں کو اپنے ساتھ لگاتے ہوئے کہتی ہے۔۔۔

بیٹا کیا کریں تم ہماری آخری بیٹی رہ گئی تھی اب وہ بھی اپنے گھر کی ہو جائے گی۔۔۔

بابا ایسے تو نہ کہیں میں آپ لوگوں سے ملنے آتی رہوں گی عروہ ان کے ماتھے پر بوسہ دیتی ہے۔۔۔

میری پیاری بچی اللہ تمہارا نصیب اچھا کرے تمہیں کبھی اداس نہ کرے آمین۔۔

آمین بابا آپ بھی خوش ہوں اب شاباش وہاں پر بیٹھے سب لوگ پہلی دفعہ ایسی دلہن دیکھ حیران تھے۔۔۔

عادل یار گھر کب چلنا ہے وہ سب کے سامنے ہی اونچی آواز میں کہتی ہے تو سب آنکھیں پھاڑ کر اس کی طرف دیکھتے ہیں کہ اسے اتنی جلدی کس بات کی ہے۔۔۔

عروہ کی ماں جلدی سے اس کا ہاتھ پکڑتی ہے اور اس کو لے کر ایک سائیڈ پر لے جاتی ہے۔۔

لڑکی تمہیں شرم ہے کیسے منہ پھاڑ کر اپنے شوہر کو بول رہی ہو گھر کب جانا ہے۔۔

اس کی ماں غصے سے کہتی ہے۔۔۔

کیا ہوا اماں اب جانا ہے تو جانا ہے اس میں شرم کی کیا بات اور اپنے شوہر سے ہی بولا ہے نہ کسی اور کے شوہر سے تو نہیں کہا۔۔۔

نسیم بیگم تو اپنی بیٹی کی چلتی زبان دیکھ کر حیران تھی۔۔

لڑکی تم پہلے بچی تھی تب تم زبان چلاتے اچھی بھی لگ جایا کرتی تھی پر اب تم ایک شادی شدہ لڑکی ہو۔۔

اب اپنی یہ زبان بند رکھا کرو ایک تو اتنی بڑی ہو گئی ہو یہ بھی نہیں معلوم کہ کون سی بات کہاں کی جاتی ہے کہاں نہیں۔۔۔

ماما عمر کا کیا ہے زبان تو سب کی ایک جیسی ہی ہوتی ہے نہ اور میں نے کون سا کوئی غلط بات کر دی یہی بولا نہ کہ مجھے اب اپنے سسرال جانا ہے کیا نہ جاؤں آپ کو میری یاد آئے گی۔۔۔

عروہ آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے کہتی ہے۔۔۔

اس کی بات پر نسیم بیگم روتے ہوئے عروہ کے گلے لگ جاتی ہیں۔۔

تم ہمارے گھر کی رونق تھی آج تم بھی جا رہی ہو ہمیں چھوڑ کر پر میں بہت خوش ہوں اپنی بیٹی کا حق ادا کر کے۔۔۔

وہ روتے ہوئے کہتی ہیں تو عروہ بولتی ہے۔۔۔

یار ماما میں مر تو نہیں رہی جو آپ ایسا بول رہی ہیں میں آتی رہوں گی نہ آپ کے پاس۔۔۔

آپ روئیں نہیں آئیں عادل انتظار کر رہا ہو گا اس کی بات پر نسیم بیگم روتے ہوئے بھی ہنس دیتی ہیں۔۔۔

تم نہ سدھرنا چلو تمہارے عادل کے پاس وہ دونوں دوبارہ سے ان سب کے بیچ آجاتے ہیں۔۔۔

تھوڑی دیر میں رخصتی ہو جاتی ہے۔۔

عروہ رخصتی کے وقت بھی نہیں روئی ہوتی۔۔

اسے تو یہی پتا تھا وہ روزانہ ان سے ملنے آیا کرے گی۔۔۔

دھیرے دھیرے سب اپنے گھروں کو لوٹ گئے تھے۔۔۔

عروہ کو عادل کے کمرے میں بھیج دیا گیا تھا۔۔

عروہ پورے دن کی تھکی ہوئی تھی تو کپڑے چینج کر کے سو گئی تھی اور عادل بھی اپنے دوستوں کے ساتھ مصروف تھا۔۔۔

oooooooooooo

مرحا کو ہوش آیا تو اس کا سر بھاری ہو رہا تھا۔۔

اس نے نظر ادھر اُدھر گھما کر دیکھی تو خود کو ایک انجان جگہ پر پا کر وہ جلدی سے اٹھی اور دروازہ پیٹنے لگی۔۔۔۔۔۔

اس کو تو یہی یاد تھا کہ وہ کالج جا رہی تھی اس کے آگے کیا ہوا تھا اسے کچھ بھی یاد نہ تھا۔۔۔

اس نے اپنے بابا کے بارے میں سوچا تو اس کو ایسا لگا کہ ابھی وہ مر جائے گی۔۔۔

وہ یہاں کب سے تھی اور کہاں تھی۔۔۔

وہ روتے ہوئے لگاتار دروازہ پیٹ رہی تھی۔۔۔

باہر بیٹھا ساغر شاہ اس کی چیخ و پکار کو انجوائے کر رہا تھا۔۔۔

تقریباً رات آٹھ کا ٹائم تھا اس نے صبح سے مرحا کو اندر بند کر کے رکھا ہوا تھا۔۔

وہ اس سے ان دو تھپڑوں کا بدلہ لینا چاہتا تھا پر ابھی وہ اس کو قید میں رکھ رہا تھا۔۔

کیونکہ ساغر شاہ نے مرحا کو رہائی دیر سے دینی تھی۔۔۔

دوسری طرف مرحا کوئی جواب نہ پا کر روتے ہوئے نیچے بیٹھتی چلی گئی تھی۔۔

اسے رہ رہ کر اپنے بابا کا خیال آرہا تھا کہ اس کے بابا کس حال میں ہونگے۔۔۔

روتے روتے اس نے پورے کمرے میں نظر دوڑائی کہ شاید کوئی کھڑکی ہو کوئی چھوٹا سا راستہ جہاں سے نکلنے کی امید ہو پر ایسی کوئی جگہ نہ تھی۔۔۔

وہ روتے ہوئے اپنے رب سے باتیں کرنے لگی کہ اس نے تو کبھی کسی کا برا نہیں چاہا تھا تو اس کے ساتھ ایسا کیوں ہو رہا تھا۔۔۔

ساغر نے جب محسوس کیا کہ وہ پھر سے خاموش ہو گئی ہے تو اس نے مسکراتے ہوئے اپنی آنکھیں موند دی۔۔۔

ooooooooooooooo

اصغر صاحب رات کے سات بجے جب اپنے گھر پہنچے تو اپنے گھر کا دروازہ بند دیکھ کر انہیں حیرت کا جھٹکا لگا۔۔

مرحا ابھی تک گھر کیوں نہیں پہنچی پھر انہیں جب یاد آیا کہ آج عروہ کا نکاح تھا تو انہوں نے جلدی سے عروہ کو کال ملائی اور خود گھر کے اندر داخل ہوئے۔۔۔

ساتویں بیل پر فون اٹھالیا گیا اور عروہ کی نیند میں ڈوبی آواز آئی۔۔۔

ہاں ہیلو بیٹا مرحا کب واپس آئے گی دیکھو کافی وقت ہو گیا ہے۔۔۔

عروہ نے مرحا کا نام سنا تو جلدی سے ہوش میں آئی اور اٹھ کر بیٹھ گئی۔۔۔

کیا مطلب انکل مرحا یہاں تو نہیں ہے وہ تو گھر پر ہی ہو گی۔۔

عروہ کی بات سن کر اصغر صاحب کا ہاتھ اپنے دل پر گیا۔۔۔

نن۔۔ نہیں بیٹا مرحا تو ادھر نہیں ہے انہیں اپنے دل میں درد ہوتا محسوس ہوا۔۔۔

انکل جب آپ نے بولا تھا کہ مرحا کالج گئی ہے تو میں اسے کالج سے لینے گئی تھی پر اس کا ایک اہم ٹیسٹ تھا جس کی وجہ سے وہ نہیں آئی تھی اس لیے میں بھی وہاں سے آگئی تھی۔۔

عروہ جلدی سے بیڈ سے اتر کر کمرے سے باہر نکلتی ہے اور عادل کو ڈھونڈنے لگتی ہے۔۔

پر بیٹا مرحا تو گھر پر نہیں ہے۔۔

اب میں کیا کروں اصغر صاحب اپنا سینہ مسلتے ہوئے کہتے ہیں انہیں کافی تکلیف ہو رہی تھی۔۔۔

انکل آپ پریشان نہ ہوں پڑوس میں کسی کے گھر دیکھیں شاید کہیں گئی ہو۔۔۔

میں بھی آرہی ہوں اُدھر ہی۔۔۔

اچھا ر کو میں دیکھتا ہوں وہ کہتے ہوئے جلدی سے گھر سے باہر نکلتے ہیں اور ساتھ

والوں جا دروازہ کھٹکھٹاتے ہیں۔۔۔

تھوڑی دیر میں دروازہ کھلتا ہے تو وہ جلدی سے کہتے ہیں۔۔

سنیں کیا آپ کے گھر میری بیٹی آئی ہی وہ اپنے سامنے کھڑی خاتون سے پوچھتے

ہیں۔۔۔

ارے نہیں بھائی صاحب آپ کو تو معلوم ہے آپ کی بیٹی ہمارے گھر نہیں آتی۔۔

ہمارے ہاں کیا کہیں بھی نہیں جاتی۔۔۔

اچھا شکریہ آپ کا میں چلتا ہوں وہ کہتے ہوئے دوسرے گھر کی طرف بڑھتے ہیں۔۔

اسیا کرتے کرتے وہ وہاں موجود سب گھر والوں سے پوچھ لیتے ہیں پر مرحا کہیں

نہیں ملتی۔۔۔

عروہ عادل کو ڈھونڈتے ہوئے لان میں آتی ہے تو وہاں اس کو نظر آتا ہے۔۔

وہ اپنے دوستوں کی کسی بات پر ہنس رہا ہوتا ہے۔۔۔

عروہ جلدی سے عادل کے پاس آتی ہے اور کہتی ہے عادل ایک سائیڈ پر آئیں مجھے آپ سے ضروری بات کرنی ہے۔۔۔

اس کو پریشان دیکھ کر عادل جلدی سے عروہ کے پاس آتا ہے اور پوچھتا ہے۔۔۔

کیا ہوا عروہ تم اتنی پریشان کیوں ہو تو عروہ روتے ہوئے کہتی ہے۔۔۔

عادل وہ مرحا گھر پر نہیں ہے انکل کا فون آیا تھا مرحا نہیں ہے۔۔۔

عروہ میری ٹڈی اس میں اتنا رونے والی کیا بات ہے وہ کہیں پڑوس میں ہو گی۔۔

نہیں وہ کہیں نہیں جاتی اور انکل نے سب کے گھر دیکھا ہے مرحا نہیں ہے۔۔

پلیز مجھے اُدھر لے چلو انکل بھی کافی پریشان تھے۔۔۔

اوکے اوکے ریلیکس ہم چلتے ہیں پہلے تم چپ کرو عادل اس کے آنسو پونچھتا ہے۔۔

وہ دونوں مرحا کے گھر کے لیے نکل پڑتے ہیں عادل اپنے ماں باپ کو یہ بات کہتا ہے کہ عروہ کا دل آئسکریم کھانے کو کر رہا تھا تو وہ کھلانے جا رہے ہیں۔۔

وہ دونوں وہاں پہنچے تو اصغر صاحب پریشان سے دائیں بائیں چکر کاٹ رہے تھے۔۔

ان دونوں کو دیکھ کر جلدی سے آگے بڑھتے ہیں۔۔۔

بیٹا وہ مرحا نہیں ہے گھر پر اور یہاں بھی کسی کے گھر پر نہیں ہے۔۔۔

مجھے فکر ہو رہی ہے میری جوان بیٹی گھر پر نہیں ہے پلیز بیٹا کچھ کرو۔۔۔

عادل آگے بڑھ کر ان کو گلے سے لگاتا ہے۔۔

انکل آپ پلیز پریشان نہ ہوں ہم ابھی پولیس سٹیشن چلتے ہیں اس کی گمشدگی کی رپورٹ درج کرواتے ہیں۔۔۔

ہاں بیٹا جلدی چلو مجھے میری بیٹی کی فکر ہو رہی ہے۔۔

وہ تینوں پولیس سٹیشن کی طرف بڑھ جاتے ہیں جب وہ وہاں پر پہنچتے ہیں تو عادل جلدی سے وہاں پر موجود ایک آدمی کو ساری بات بتاتا ہے تو وہ آدمی معنی خیز نظروں سے اصغر صاحب کی طرف دیکھتا ہے۔۔۔

دیکھیں آپ نے نہ آؤ دیکھا نہ تاؤ آپ بھاگے آئے یہاں پر۔۔۔۔

کیا پتا آپ کی بیٹی اپنی مرضی سے گھر پر نہ ہو یا پھر اپنے کسی عاشق کے ساتھ بھاگ گئی ہو۔۔۔

اس کے منہ سے اپنی بیٹی کے لیے ایسے الفاظ سن کر اصغر صاحب کو لگا وہ ابھی مر جائیں گے۔۔۔

عادل اس آدمی کی بات سنتا اس کے منہ پر ایک مکہ رسید کر چکا تھا۔۔۔

تم لوگوں میں غیرت نام کی چیز ہے ایک بیمار باپ اپنی بیٹی کی گمشدگی کی رپورٹ درج کروانے آتا ہے اور تم اس سے ایسے بات کرتے ہو۔ بیغیرت انسان۔۔۔

اوہ تو تم بھی اس لڑکی کے عاشق ہو جو اتنی مرچی لگ رہی ہے۔۔۔

وہ آدمی ابھی بھی زہر خند لہجے میں کہتا ہے۔۔۔

ذصغر صاحب لڑکھڑاتے قدموں سے پولیس سٹیشن سے باہر نکلتے ہیں تو وہ دونوں بھی پریشان سے ان کے پیچھے ہی آتے ہیں۔۔۔

انکل آپ کی بیٹی مل جائے گی اسے کچھ نہیں ہوا ہو گا آپ پلیز پریشان نہ ہوں آپ ویسے بھی بیمار ہیں۔۔۔

بیٹا مجھے اپنی بیٹی پر پورا یقین ہے وہ ایسا کچھ نہیں کر سکتی ضرور اس کے ساتھ کچھ غلط ہوا ہے۔۔

تم پلیز میری بچی کو واپس لے آؤ میں تمہارے آگے ہاتھ جوڑتا ہوں۔۔

اصغر صاحب عادل کے سامنے اپنے ہاتھ جوڑ دیتے ہیں۔۔۔۔

عادل جلدی سے ان کے ہاتھ تھام کر ان پر بوسہ دیتا ہے۔۔۔۔

انکل آپ یہ کیا رہے ہیں آپ میرے باپ جیسے ہیں آپ مجھے شرمندہ مت کریں

--

میں آپ کی بیٹی کو ڈھونڈنے کی کوشش کرتا ہوں۔۔۔

انکل میں آپ کو اپنے گھر لے چلتا ہوں آپ وہاں بے فکر رہیں۔۔۔

میں آپ کی بیٹی کو ڈھونڈ کر لاتا ہوں۔۔۔

ارے نہیں بچے مجھے بس میری بیٹی کو ڈھونڈنا ہے سکون تو ویسے بھی مجھے نہیں ملے

گا۔۔

اصغر صاحب روتے ہوئے کہتے ہیں۔۔۔

انکل دیکھیں آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے آپ آرام کریں میں اس کو ڈھونڈنے

کی کوشش کرتا ہوں۔۔۔

نہیں میں اپنے گھر ٹھیک ہوں تم بس مجھے میرے گھر چھوڑ دو۔۔

پر انکل آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے ایسے میں آپ کے پاس کسی کا ہونا ضروری ہے۔۔۔

نہیں تم بس مجھے میرے گھر چھوڑ دو وہ ضدی لہجے میں کہتے ہیں۔۔۔

آخر کار ان کی ضد پر عادل گھٹنے ٹیک دیتا ہے اور انہیں ان کے گھر چھوڑنے چلا جاتا ہے۔۔۔

وہ جب ان کے گھر کے آگے گاڑی روکتا ہے تو وہاں کافی رش ہوتا ہے۔۔

محلے کے کافی لوگ اپنے گھروں کے باہر کھڑے ہوتے ہیں اور عجیب عجیب نظروں سے اصغر صاحب کو دیکھ رہے ہوتے ہیں۔۔۔

اصغر صاحب مردہ قدموں سے چلتے ہوئے اپنے گھر کے اندر چلے جاتے ہیں۔۔۔

عادل مرحا کہاں ہوگی وہ ٹھیک تو ہوگی نہ اسے کچھ ہوا تو نہیں ہوگا۔۔۔

جی اسے کچھ نہیں ہوا ہو گا تم بس دعا کرو میں تمہیں گھر چھوڑتا ہوں تم اپنی بیسٹ فرینڈ کے لیے دعا کرو انشاللہ وہ بلکل ٹھیک ہو گی۔۔۔

وہ اسے گھر چھوڑ کر خود اسے ڈھونڈنے نکل جاتا ہے۔۔۔۔

وہ اسے پورے شہر میں ڈھونڈتا ہے پر وہ اسے نہیں ملتی۔۔۔

آخر ملتی بھی کیسے وہ تو تھی ہی اس کے دوست کے فلیٹ پر۔۔۔۔

تھک ہار کر جب وہ گھر لوٹتا ہے تو عروہ بھاگ کر اس کے پاس جاتی ہے اور اس کی طرف امید بھری نظروں سے دیکھتی ہے پر عادل نفی میں گردن ہلا کر چہرہ جھکا دیتا ہے۔۔۔

باقی گھر والے بھی پریشان ہوتے ہیں عروہ ان کو سب کچھ بتا دیتی ہے۔۔۔

عروہ اونچا اونچا رونے لگتی ہے تو عادل اس کو اپنے ساتھ لگاتا ہے۔۔۔

عروہ یار وہ بلکل ٹھیک ہو گی تم کیوں پریشان ہو رہی ہو بس دعا کرو وہ جہاں بھی محفوظ ہو اور اس کی عزت پر آنچ نہ آئی ہو۔۔۔

اتنے میں سب گھر والے بھی دکھی سے ان کے پاس آ کر رکتے ہیں۔۔

بیٹا یہ تو کافی ٹائم سے روتے ہوئے دعائیں کر رہی تھی۔۔۔

بڑی مشکل سے اس کو چپ کروایا ہے۔۔۔

مام میں نے شہر کا چپہ چپہ چھان مارا مگر مجھے وہ کہیں نہیں ملی۔۔

بس اللہ بہتر کرے گا وہ بلکل ٹھیک ہو گی ابھی عروہ کو آرام کی ضرورت ہے اس کو جا کر سلا دو ہماری تو مان ہی نہیں رہی۔۔۔

عادل اس کو اپنے ساتھ لے کر اپنے کمرے میں آتا ہے اور اس کو سلانے کی کوشش کرتا ہے پر عروہ کو تو بار بار مرحا کا خیال آ رہا ہوتا ہے۔۔

عادل مرحا ٹھیک تو ہو گی نہ وہ ایک بار پھر سے اٹھ کر بیٹھ جاتی ہے۔۔۔

میری ٹڈی مرحا جہاں بھی ہو گی ٹھیک ہو گی پر تم مجھے پریشان کر رہی ہو۔۔

پلیز سو جاؤ پہلے ہی رو رو کر آنکھیں سوج گئی ہیں تمہاری۔۔۔

عادل اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہتا ہے۔۔۔

پر میں کیا کروں مجھے برے برے خیال آرہے ہیں مجھے ڈر لگ رہا ہے۔۔۔

عادل اٹھتا ہے اور نیند کی گولیاں اپنی ہتھیلی پر رکھ کر اس کے سامنے کرتا ہے جسے عروہ نا سمجھی سے دیکھتی ہے۔۔۔

یہ دوائی کھاؤ اور سو جاؤ ورنہ میں پریشان ہوتا رہوں گا۔۔۔

عروہ خاموشی سے گولی اٹھاتی ہے اور منہ میں ڈال کر پانی کا گلاس اٹھاتی ہے اور دو تین گھونٹ بھرتی ہے اور خاموشی سے بیڈ کے دوسری طرف ہو کر لیٹ جاتی ہے۔۔۔

عادل کافی دیر اس کی پشت کو دیکھتا رہتا ہے اور پھر اس کی بھی آنکھ لگ جاتی ہے۔۔۔۔

00000000000000

اگلی دن جب ساغر کی آنکھ کھلی تو وہ آرام سے چلتا ہوا کمرے میں گیا جہاں اس نے مرحا کو بند کر رکھا تھا۔۔۔

اس نے دروازہ کھولا تو دیکھا مرحا زمین پر بیہوش پڑی تھی۔۔۔

اس نے احتیاط سے اٹھایا اور بیڈ پر لٹایا۔۔۔

مرحا کا جسم آگ کی مانند جل رہا تھا ساغر شاہ نے ایک دن اسے بھوکا پیاسا رکھا ہوا تھا۔۔۔

اسے بیڈ پر لٹا کر وہ اس کے پاس ہی بیٹھ گیا اور اس کا نقاب اتارنے لگا۔۔۔

اس نے نقاب اتارنے کے لیے ہاتھ آگے بڑھایا تو اس کا ہاتھ کانپنے لگا۔۔۔

اس نے کبھی مرحا کو نہیں دیکھا تھا وہ آج پہلی دفعہ اسے دیکھنے والا تھا۔۔۔

ساغر سے نا جانے کیوں ہمت نہیں ہو رہی تھی نقاب اتارنے کی۔۔۔

ساغر نے ہمت کی اور اس کا نقاب اتار دیا اس کا دل دھک دھک کر رہا تھا۔۔۔

جیسے ہی مرحا کے منہ سے کپڑا ہٹا ساغر شاہ یک ٹک اسے دیکھے گیا۔۔۔

کالی گہری آنکھیں جن پر ابھی پردہ تھا۔۔

کالی لمبی پلکیں۔۔

چھوٹا سا پتلا ناک جس میں نتھ پہنی ہوئی تھی۔۔

اس کی نظر اس کی نتھ پر اٹک گئی۔۔

ساغر نے ہاتھ بڑھا کر اس کی نتھ کو چھوا تو اس کے لبوں پر مسکراہٹ آ گئی۔۔۔

ساغر کی نظر پھر اس کے گلابی پتلے ہونٹوں پر گئی اس کے بعد اس کی ٹھوڑی پر موجود تل پر۔۔

وہ جلدی سے وہاں سے اٹھا باہر آکر صوفے پر بیٹھ گیا۔۔۔

وہ مرحا کو اس کے ہوش میں آنے کے بعد بتانے کا ارادہ رکھتا تھا کہ اس نے بہت بڑی غلطی کر دی تھی ساغر پر ہاتھ اٹھا کر۔۔۔۔

OOOOOOOOOOOOOO

احمد اور اس کی ماں آج اصغر صاحب کے گھر جا رہے تھے کہ مرحا کو ساتھ لے جا کر شادی کا جوڑا پسند کر سکیں۔۔۔

وہ دونوں وہاں پہنچے تو احمد نے دروازہ کھٹکھٹایا تھوڑی دیر بعد بیمار سے اصغر صاحب نے دروازہ کھولا۔۔۔

اصغر صاحب کو پوری رات اپنی بیٹی کی وجہ سے نیند نہیں آئی تھی۔۔

وہ بس دعا کرتے رہے تھے کہ ان کی بیٹی جہاں بھی ہو محفوظ ہو۔۔

اس کی عزت پر کوئی آنچ نہ آئے۔۔

اس کے بارے میں سوچتے ہوئے کافی باران کو اپنے دل میں درد اٹھتا محسوس ہوا تھا پر وہ نظر انداز کر گئے تھے۔۔۔

اصغر صاحب نے اپنے سامنے موجود اپنے ہونے والے داماد کو دیکھا تو سر جھکا گئے۔۔

احمد نے آگے بڑھ کر ان کو کو گلے سے لگایا۔۔۔

کیا ہوا چاچا جان آپ کچھ بیمار لگ رہے ہیں خیریت۔۔

احمد نے جھوٹی ہمدردی دکھائی۔۔۔

اصغر صاحب کچھ نہیں بولے تو احمد ان کو اپنے ساتھ لے کر اندر آیا اور ان کو صوفے پر بٹھایا۔۔

اصغر صاحب کی آنکھیں لال انگارہ ہو رہی تھی جیسے پوری رات روتے رہے ہوں۔۔۔

چچا جان کیا ہوا ہے آپ کی طبیعت تو ٹھیک ہے نہ اور یہ مرحا کہاں ہے نظر نہیں آرہی۔۔۔

آج تو اتوار ہے اس کو کالج سے چھٹی ہو گی نہ۔۔۔

احمد ادھر اُدھر دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا پر اصغر صاحب کے پاس تو کوئی جواب نہیں تھا۔۔۔

چچا جان بولیں کیا ہوا ہے آپ خاموش کیوں ہیں۔۔

احمد ان کو تھوڑا جھنجھوڑتا ہے تو وہ خالی خالی نظروں سے احمد کی طرف دیکھتے ہیں مگر کچھ بولتے ہیں۔۔۔

ارے بھائی صاحب کیا ہو گیا ہے ایسے خاموش ہوئے بیٹھے ہیں جیسے کوئی اپنا بچھڑ گیا ہو بولیں کیا ہوا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اصغر صاحب کی آنکھوں سے آنسوں بہہ کر ان کی گود میں آگرتے ہیں۔۔

بیٹا مرحا کل سے گھر پر نہیں ہے وہ کسی مصیبت میں ہے ہم نے اسے بہت ڈھونڈا پر وہ کہیں نہیں ملی بیٹا تم میری بیٹی کو ڈھونڈھ کر لا دو ورنہ میں مر جاؤں گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اصغر صاحب روتے ہوئے احمد کے ہاتھ پکڑ لیتے ہیں۔۔۔۔۔۔

ان کی بات پر دونوں ماں بیٹا پہلے حیران ہوتے ہیں پھر حقارت سے ان کا ہاتھ جھٹکتے ہیں۔۔۔

آپ کی بیٹی آپ کا منہ کالا کر کہ نکل گئی ہے اور آپ ہمیں بول رہے ہیں ہم آپ کی بیٹی کو ڈھونڈیں۔۔

سادیہ بیگم زہر خند لہجے میں کہتی ہیں۔۔۔

شکر ہے ہمیں تو ابھی سے معلوم ہو گیا کہ آپ کی بیٹی بد چلن تھی ورنہ میرے بیٹے کی تو زندگی خراب ہو جانی تھی۔۔

ان کی باتوں پر اصغر صاحب اپنے ہاتھ پہلو میں گرا دیتے ہیں۔۔۔

ماما شکر ہے وہ بدکردار لڑکی شادی سے پہلے ہی اپنے یار کے ساتھ چلی گئ ورنہ بعد میں تو میری عزت ایک کوڑی کی نہ رہتی۔۔

اس بار احمد نے بھی منہ سے زہر اگلا۔۔۔

بڑی آئی پردہ کرنے والی اکثر ایسی لڑکیاں ہی تو اپنے رنگ دکھاتی ہیں۔۔۔

اللہ اللہ کیسے بنتی تھی بھولی بھالی مجھے تو سوچ کر ہی شرم آرہی کہ اس کو میں اپنی بہو بنا رہی تھی۔۔۔

اصغر صاحب کہ دل میں درد کی ایک ٹیس اٹھی اور پھر ان کے منہ سے کلمہ پاک نکلا اور وہ خالق حقیقی سے جا ملیں۔۔۔

ان کا ہاتھ اپنے دل پر جاتا دیکھ اور ان کے منہ سے کلمہ سنتے ہی احمد جلدی سے ان کے پاس گیا اور ان کا سانس محسوس کرنے لگا پر ان کے جسم میں جان ہی کہاں بچی تھی۔۔۔

وہ تو اپنی بیٹی پر جھوٹے الزام سن کر ہی اس دنیا سے چلے گئے تھے۔۔۔

ان کو اپنی بیٹی پر پورا یقین تھا کہ وہ ایسا نہیں کر سکتی پر اپنی بیٹی کی گمشدگی کو وہ اپنے دل پر لگا بیٹھے۔۔۔

ان کو ہارٹ اٹیک ہوا تھا سادیہ بیگم نے تو جان بوجھ کر دھاڑے مار کر رونا شروع کر دیا تھا۔۔

ان کی رونے کی آواز سن کر محلے والے بھی وہاں اکھٹے ہو گئے تھے۔۔۔

سارا انتظام احمد نے کیا تھا وہاں طرح طرح کی باتیں ہو رہی تھی کہ بیٹی کی وجہ سے باپ چلے گئے۔۔۔

اللہ ایسی بیٹی کسی کو نہ جو اپنے باپ کو منہ کالا کروائے۔۔۔

اصغر صاحب کو دفن کر دیا گیا تھا احمد اور اس کی ماں ان کے گھر پر ہی رکے تھے ابھی تو تیسرا رہتا تھا۔۔۔

OOOOOOOOOOOOO

مرحا کو ہوش آیا تو اس کو پیاس لگی۔۔

اس نے کمرے میں نظر دوڑائی پر پانی کہیں بھی نہ تھا۔۔۔۔

اس کو کافی کمزوری محسوس ہو رہی تھی۔۔۔

پیاس کی وجہ سے وہ ہمت کر کے اٹھی اور دروازے کے پاس پہنچی۔۔۔

کوئی ہے پلیز مجھے یہاں سے جانے دو میں نے کسی کا کیا بگاڑا ہے۔۔۔

پلیز مجھے پیاس لگی ہے پانی ہی دے دو پلیز۔۔۔

باہر بیٹھا ساغر اپنا موبائل استعمال کر رہا تھا اس کی آواز پر اس نے ٹائم دیکھا جو رات کے دس کا ہو رہا تھا وہ اٹھا اور کچن سے پانی لے کر کمرے کی طرف بڑھا۔۔۔

اس نے دروازہ کھولا تو مرحا ڈر کر جلدی سے پیچھے ہوئی۔۔۔

ساغر نے دروازہ کھولا تو وہ سامنے ہی ڈری سہمی کھڑی تھی۔۔۔

اپنے سامنے ساغر شاہ کو دیکھ کر اس کی روح فنا ہوئی تھی۔۔

جب اس کو محسوس ہوا اس کے منہ پر نقاب نہیں تھا اس نے جلدی سے بیڈ کی طرف دیکھا تو وہاں اس کا نقاب پڑا تھا۔۔۔

وہ جلدی سے وہاں بڑھی پر اس سے پہلے ہی ساغر نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اس کو روک لیا تھا۔۔۔

اونہوں اب یہ نہیں چلے گا ابھی تم یہ پانی پیو پھر میں تمہیں بتاتا ہوں کہ تم نے ساغر شاہ کو چھیڑ کر اپنے لیے کتنی بڑی سزا کا انتظام کیا ہے۔۔۔

وہ اسے غصے سے دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔

مرحا نے ڈرتے ڈرتے اس کی طرف دیکھا اور نفی میں گردن ہلائی۔۔

آپ پلیز مجھے یہاں سے جانے دیں میرے بابا پریشان ہونگے۔۔۔

پلیز مجھے چھوڑ دیں میں آپ سے معافی مانگتی ہوں مرحا روتے ہوئے بولی۔۔۔

اونہوں میری جان اب ایسے تو نہیں نہ جانے دوں گا اب اتنی محنت تمہیں چھوڑنے کے لیے تو نہیں کی۔۔۔

میں آپ کے پیر پکڑ کر معافی مانگ لیتی ہوں پر مجھے معاف کر دیں۔۔۔

میں بدنام ہو جاؤں گی اگر گھر سے باہر رہی وہ ہچکیوں کے درمیان کہتی ہے۔۔۔

ہاہاہاہا۔۔۔۔

اس کی بات پر ساغر نے قہقہہ لگایا۔۔۔

میری جان آج تمہیں یہاں قید ہوئے دوسرا دن ہے اور تم کہہ رہی ہو کہ تھوڑی دیر۔۔

ایک بار پھر سے ساغر نے قہقہہ لگایا۔۔۔

اس کی بات پر مرحا کو دھچکا لگا اس کے بابا اس کے بارے میں کیا سوچ رہے ہوں گے اور محلے والے۔۔

ہاں اس کی تو شادی تھی کل تو کیا اس کا ہونے والا شوہر بھی اسے بدکردار سمجھ رہا تھا۔۔

وہ آنکھیں پھاڑے ساغر کی طرف دیکھنے لگی۔۔۔

ہاں میری جان تم بدنام ہو چکی ہو پر صرف لوگوں کی نظر میں۔۔۔

اب تمہاری خود کی نظر میں ہونے کی باری آئی ہے چلو شاباش پانی پیو ورنہ تمہارے لیے ہی مشکل ہو گی۔۔

ساغر بار پھر پانی آگے بڑھاتا ہے۔۔۔

نہیں آپ پلیز مجھے جانے دیں خدا کا واسطہ مجھے جانے دیں پلیز مجھ سے غلطی ہو گئی اللہ کے لیے جانے دیں۔۔۔

مرحا اس سے اپنا ہاتھ چھڑواتے ہوئے منتیں کرتی ہے پر ساغر شاہ کو اس پر رحم نہیں آتا۔۔۔

وہ اس کو زبردستی پکڑ کر بیڈ پر لاتا ہے اور اسے دھکا دے کر بیڈ پر گراتا ہے۔۔۔

مرحا روتے ہوئے نفی میں گردن ہلاتی ہے۔۔۔

پلیز اللہ کے واسطے مجھے جانے دو میں آپ کے آگے ہاتھ جوڑتی ہوں مجھے جانے دیں۔۔

مرحا چیخنے لگتی ہے۔۔۔

یہ تمہیں مجھے تھپڑ مارنے سے پہلے سوچنا چاہیے تھا۔۔۔

اب نہیں وہ کہتے ہوئے اپنی شرٹ اتارتا ہے۔۔۔

مرحا بھاگنے کی کوشش کرتی ہے پر ساغر اپنی ٹانگوں سے اس کی ٹانگیں بند کر دیتا ہے۔۔۔۔

بابا پلیز مجھے بچالیں آپ کی بیٹی کو آپ کی ضرورت ہے۔۔۔

عروہ، عروہ تم تو کہتی تھی تم ہمیشہ اپنی دوست کے ساتھ رہو گی تو اب تم کہاں ہو اب سب سے زیادہ ضرورت مجھے ہے تمہاری پلیز کوئی تو آجاؤ۔۔۔

ہاہاہاہا میری جان کوئی نہیں آئے گا تمہیں بچانے کوئی نہیں خاموش رہو مجھے میرا کام کرنے دو اس کے بعد میں تمہیں گھر چھوڑ دونگا۔۔

ساغر آنکھ دباتے ہوئے کہتا ہے اور اس کا حجاب کھینچ پھینکتا ہے۔۔۔

بابا پلیز آجائیں یہ درندہ آپ کی بیٹی کو گندہ کر رہا ہے۔۔۔۔۔

پلیز اللہ میاں آپ ہی آجائیں آپ تو ہمیشہ اپنے بندوں کا ساتھ دیتے ہیں پلیز آپ ہی آجائیں۔۔۔

مرحا خود کو بچانے کی کوششیں کررہی ہوتی ہے پر وہ ٹھہری ایک چھوٹی سی لڑکی اور وہ ایک طاقتور مرد۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ساغر شاہ نے ہاتھ بڑھا کر اسکے عبایہ کو پھاڑ کر فرش پر پھینکا۔۔۔

نہیں ایسا مت کرو تمہیں اللہ کا واسطہ ہے مرحا کی التجائیں بھی اس پر کوئی اثر نہیں کر سکیں تھی۔۔۔

اس نے اپنے بازوؤں سے خود کو چھپانا چاہا جبکہ اس کی کوششیں دیکھ کر ساغر کے چہرے کمینگی بھری مسکراہٹ نمودار ہوئی۔۔۔

نہ بے بی نہ آج نہیں آج تو ایک دوسرے میں کھو جانے کی رات ہے۔۔

ساغر نے کہتے ہی اس کے کپڑے پھاڑے جب کہ مرحا نے بھرپور مزاحمت کی۔۔

اس کی مزاحمت دیکھتے ساغر شاہ کی پکڑ میں مزید سختی آ جاتی۔۔

مرحا جتنی مزاحمت کرتی ساغر کی درندگی میں اتنا ہی اضافہ ہوتا۔۔

مرحا کی چیخیں اس ساؤنڈ پروف کمرے میں دب کر رہ گئیں اور ایک حیوان نے ایک معصوم پھول کو نوچ کر برباد کر دیا۔۔

ساغر نہیں جانتا تھا کہ آج اس نے مرحا سے کیا چھینا ہے۔۔۔

آج کی سیاہ رات مرحا سے اس کا سب کچھ چھین کر لے گئی۔۔

آج تک جو لڑکی خود کو غیر مردوں سے چھپا کر رکھتی تھی آج وہ ایک درندے کے سامنے بنا لباس کے پڑی تھی۔۔۔

اس کی آنکھیں بلکل خالی تھی جیسے سب کچھ لٹ جانے کے بعد ہو جاتی ہیں۔۔

آج مرحا نے اپنی سب سے ضروری چیز اپنی عزت کھو دی تھی۔۔۔

اس کا دل کر رہا تھا ابھی زمین پھٹے اور وہ اس میں دفن ہو جائے۔۔۔

ساغر نے چہرہ موڑ کر اسے دیکھا اور طنزیہ مسکرایا۔۔۔۔۔۔۔

اب میرے دل کو ٹھنڈک پہنچی ہے اس لیے کہتے ہیں مرد سے پنگا نہیں لینا چاہیے۔۔۔

وہ اس کی بات پر بھی کچھ نہیں بولی تو ساغر پھر سے بولا۔۔۔

تم اپنے گھر اب جاؤ گی یا صبح چھوڑ دوں ویسے ابھی تمہارے لیے مشکل ہو جائے گا اسی لیے صبح ہی ٹھیک وہ کہتے ہوئے اٹھتا ہے اور اپنی شرٹ پہنتا ہے۔۔۔

چلو تم آرام کرو تھک گئی ہو گی میری درندگی برداشت کر کے میں چلتا ہوں۔۔۔

مرحا بس ایک ہی جگہ نظریں جمائے ہوئے ہوتی ہے۔۔۔

ساغر شاہ چلا جاتا ہے پر وہ وہیں پڑی ہوتی ہے اس کی زندگی جیسے رک گئی تھی۔۔۔

آج اس کے پاس کچھ نہیں بچا تھا کچھ بھی نہیں ابھی تو اسے بہت کچھ سہنا تھا ایک بہت بڑا صدمہ تو اسے کل ملنا تھا۔۔۔

OOOOOOOOOOOO

ساغر جب صبح کے وقت کمرے میں جاتا ہے تو وہ تب بھی ویسے ہی پڑی ہوتی ہے جس حالت میں ساغر رات کو اسے چھوڑ کر جاتا ہے۔۔۔

ساغر آگے بڑھ کر اس کو بیڈ پر بٹھاتا ہے تو وہ کھالی کھالی نظروں سے اوکی طرف دیکھتی ہے۔۔۔

ساغر نیچے سے اس کے کپڑے اٹھا کر اس کو دیتا ہے تو وہ تب بھی کچھ نہیں کہتی بس اسے دیکھے جاتی ہے۔۔۔۔

وہ زبردستی اسے کپڑے پہناتا ہے اور پیچھے ہٹ کر اسے غصے سے دیکھنے لگتا ہے۔۔۔

اب کون سی ایسی موت آگئی ہے کہ کچھ بول نہیں رہی یہ ڈرامہ بند کرو چلو تمہیں تمہارے گھر چھوڑ آتا ہوں۔۔۔

پر پھر بھی مرحا کچھ نہیں کہتی وہ بیچاری کہتی تو کہتی بھی کیا۔۔

اس کی تو دنیا لٹ گئی تھی۔۔

لڑکی تم سوگ کس چیز کا منا رہی ہو تمہاری شادی بھی ہونی تھی تب بھی یہی سب ہونا تھا تو اب کس چیز کا ماتم۔۔

چپ کر کے اٹھو میرے پاس فالتو کا وقت نہیں ہے ساغر منہ سے زہر اگلتا ہے۔۔۔

وہ اس کو زبردستی اٹھا کر اپنے ساتھ لے جاتا ہے اس کی پکڑ کافی سخت ہوتی ہے پر مرحا کو کچھ محسوس نہیں ہو رہا ہوتا وہ خاموشی سے اس کے ساتھ چلنے لگتی ہے۔۔۔۔۔۔

ساغر اس کو پھینکنے کے انداز میں گاڑی میں بٹھاتا ہے۔۔۔

اس کی آنکھوں میں کوئی احساس نہیں ہوتا اس کی آنکھیں بس خالی تھی۔۔۔

ساغر اس کو لے کر اس کے گھر کی طرف گاڑی بڑھا دیتا ہے۔۔۔

وہ گاڑی میں بھی اس سے بولنے کی بہت کوشش کرتا ہے پر مرحا تو جیسے ہوش میں نہیں ہوتی۔۔

ساغر تھک ہار کر خاموشی سے گاڑی چلانے لگتا ہے۔۔۔۔۔۔

جب وہ اس کے گھر کے آگے گاڑی روکتا ہے تو مرحا اپنے گھر کا دروازہ دیکھ کر جلدی سے گاڑی میں سے نکلتی ہے۔۔

اپنے گھر کے باہر اندر رات ناتارش دیکھ کر مرحا کے قدم لڑکھڑا جاتے ہیں۔۔۔

ساغر خود بھی حیران ہو جاتا ہے پر پھر مرحا کی گمشدگی کی وجہ سوچ کر مسکراتے ہوئے اس کے پیچھے چل پڑتا ہے اس کے باپ کا ری ایکشن دیکھنے کے لیے۔۔۔

جب مرحا اندر پہنچتی ہے تو اس کی چچی عورتوں کے پاس بیٹھی رو رہی ہوتی ہے۔۔

وہ بھاگ کر ان کے پاس جاتی ہے اور ان سے پوچھتی ہے۔۔

چچی کیا ہوا اتنے لوگ کیوں جمع ہیں ادھر چچی بابا کدھر ہیں میرے بابا۔۔۔

وہ پورے گھر میں نظریں دوڑاتی ہے۔۔۔

اس کی چچی اپنے سامنے مرحا کو دیکھ کر ایک زوردار تھپڑ اس کے گال پر مارتی ہے۔۔۔

بدکردار لڑکی باپ کو کھالیا اب کیا کرنے آئی ہے ادھر شرم نہ آئی بیمار باپ کے ساتھ ایسے کرتا ہوئے۔۔۔

اب کہاں ہے تیرا عاشق جس کے ساتھ نکلی تھی۔۔۔

مرحا کے کان سائیں سائیں کر رہیں تھے اس کے بابا کو کیا ہوا تھا۔۔

وہ جلدی سے اٹھتی ہے اور کمروں میں جا کر دیکھتی ہے پر اس کے بابا کہیں نہیں تھے۔۔

ہوتے بھی کیسے وہ تو زمین کے اندر پُر سکون نیند سو رہے تھے۔۔۔

مرحا جسے ساغر بلوانے کی کوشش کرتا ہے پر وہ خاموش رہتی ہے پر اپنے باپ کی موت پر دھاڑیں مار مار کر رو رہی تھی۔۔۔

بابا آپ کیسے اپنی بیٹی کو اکیلے چھوڑ کر جا سکتے ہیں آپ کو معلوم تھا میرا آپ کے بنا کوئی نہیں پھر بھی۔۔۔

بابا آپ بھی مجھے غلط سمجھتے تھے بابا میں ایسی نہیں تھی۔۔۔

آپ کیسے جا سکتے ہیں پلیز بابا واپس آ جائیں۔۔

وہ ہچکیوں کے درمیان بولتی ہے سب اسے حقارت سے دیکھ رہے ہوتے ہیں کہ پہلے عاشق کے ساتھ نکل گئی اور اب باپ کی موت پر ڈرامے کر رہی ہے۔۔۔

بابا آپ کی بیٹی مر جائے گی آپ آ جائیں مجھے آپ کی ضرورت ہے۔۔

میری پہلے ماں چلی گئی پھر عزت اور اب باپ بابا میرے پاس کچھ نہیں بچا میں مر جانا چاہتی ہوں مجھے اپنے پاس بلا لیں پلیز بابا۔۔

ساغر بیزاری سے اسے دیکھ رہا تھا اسے کوئی افسوس نہیں تھا کہ اس کا باپ اس کی وجہ سے مرا (زندگی موت اللہ کے ہاتھ میں ہوتی پر بہانہ کوئی بھی بن جاتا)

مرحا کی تائی کی نظر جب دروازے کے پاس کھڑے لڑکے پر پڑتی ہے تو وہ ایک امیر لڑکا دیکھ کر حیران ہوتی ہیں اور پھر طنزیہ مسکراہٹ سے اٹھ کر اس کے پاس جاتی ہیں۔۔۔

اچھا تو اس کلموئی کا عاشق یہ ہے بہت بڑا ہاتھ مارا ہے واہ واہ۔۔

سب کی نظر ان کی طرف جاتی ہے۔۔۔

مرحا کہ کوئی پرواہ نہیں ہوتی کہ کوئی اس کے بارے میں کیا بول رہا ہے کیا نہیں۔۔۔

وہ تو اب مر جانا چاہتی تھی۔۔۔

سادیہ بیگم جب دیکھتی ہیں مرحا کا ان کی طرف کوئی دھیان نہیں ہے تو وہ اس کی طرف بڑھتی ہیں اور اس کے بالوں سے پکڑ کر ساغر کے پاس لے جاتی ہیں۔۔

ہاں رے کلموئی نکل جا اب اپنے یار کے ساتھ اب ادھر مڑ کے نہ آنا منحوس کہیں کی۔۔

وہ اس کے بالوں کو چھوڑ کر اسے ساغر کی طرف پھینکتی ہیں۔۔۔

مرحا دھکا لگنے کی وجہ سے ساغر کے قدموں میں گر جاتی ہے پر ساغر اس کو اٹھاتا نہیں ہے۔۔

وہ وہیں بیٹھ کر رونے لگ جاتی ہے۔۔۔

بابا آپ نے آخری بار اپنی بیٹی کو شکل نہیں دکھائی اب میں کیا کروں میں کدھر جاؤں بابا مجھے مر جانا چاہیے تھا آپ کی جان لینے پہلے۔۔۔

وہ پاگلوں کی طرح خود کو نوچنے لگی۔۔۔

اس کی تائی اس کو پکڑ کر اٹھاتی ہیں اور ساغر کی طرف دیکھتی ہیں۔۔۔

اب تم ہی اس سے شادی کرو کے نکل کر گئی ہے نہ تمہارے ساتھ۔۔۔

ساغران کی بات سن کر براسا منہ بناتا ہے اتنے میں احمد بھی وہاں پر آجاتا ہے۔۔۔

میں اس زانی سے شادی نہیں کروں گی۔۔

میں مر جاؤں گی پر اس سے شادی نہیں کروں گی میں تھوکتی ہوں اس پر مرحا چلاتی

ہے۔۔۔

چٹاخ۔۔۔

چپ کر بد چلن پہلے خود گئی اور اب تجھے اس میں برائیاں نظر آرہی ہیں ہاں۔۔

ان کے تھپڑ مارنے کی وجہ سے مرحا پھر زمین پر گر جاتی ہے۔۔۔

دیکھیں آنٹی مجھے اس سے کوئی مطلب نہیں یہ کہاں رہے کہاں جیے کہاں مرے۔

میری خواہش پوری ہو گئی اب مجھے اس کی ضرورت نہیں آپ کسی اور سے کروا دیں اس کی شادی ساغر کہہ کر گھر سے نکلنے لگتا ہے تو احمد جلدی سے اس کو پکڑ کر روکتا ہے۔۔۔

تم ایسے نہیں جا سکتے تم اپنی بیوی کو لے کر ہی جاؤ گے۔۔۔

کیا مصیبت ہے تم لوگوں کو جب میں نے بول دیا میں نہیں کر رہا اس سے شادی تو کیسی زبردستی۔۔۔

تو تمہاری یہ محبوبہ کدھر رہے گی ہاں کیا دربدر رلنے کے لیے چھوڑ رہے ہو۔۔۔

ان کی بات پر مرحا جلدی سے اٹھتی ہے۔۔

یہ میرے بابا کا گھر ہے میں کیوں دربدر رلنے لگی میں یہیں رہوں گی کس کی ہمت مجھے میرے باپ کے گھر سے نکالے رونے کی وجہ سے مرحا کی آواز صحیح سے نہیں نکل رہی تھی۔۔۔

آہ تیرے باپ کا گھر یہ وہی گھر ہے جو تیرے باپ نے میرے نام کر دیا ہے اور دکان بھی اب کہاں رہے گی میں تو تیرا بھلا ہی چاہ رہی تھی کہ بچی کو در بدر رلنا نہ پڑے۔۔

سادیہ بیگم لہجے میں شیرنی گھولتی ہیں۔۔۔

مجھے کسی کی ضرورت نہیں یہ میرے بابا کا گھر ہے وہ ایسے ہی آپ کے نام نہیں کریں گے یہ آپ جھوٹ بول رہی ہیں۔۔

ارے جا تو جا کے مولوی کو بلا لا ان کا نکاح پڑھائیں۔۔۔۔۔۔۔

سادیہ اپنے بیٹے سے کہتی ہیں انہیں تو بس ان کے گھر اور دکان سے مطلب تھا باقی سب جائے بھاڑ میں۔۔

ساغر بیزاری سے ادھر اُدھر دیکھ رہا ہوتا ہے اسے کوئی شوق نہیں تھا یہاں رکنے کا پر کوئی اسے جانے نہیں دے رہا تھا۔۔۔

تھوڑی دیر میں زبردستی ان دونوں کا نکاح پڑھادیا گیا تھا۔۔

مرحا تو بس روئے جارہی تھی اس کے ہاتھ خالی رہ گئے تھے۔۔۔

اس کا شوہر بھی تھا تو ایک زانی سوچ سوچ کر ہی اس کا دل خراب ہو رہا تھا۔

ساغر اس کا ہاتھ پکڑ کر زبردستی گاڑی میں بٹھاتا ہے اور اس کو لے کر اپنے فلیٹ پر چلا جاتا ہے۔۔۔

پورے راستے دونوں خاموش ہوتے ہیں جب وہ فلیٹ پر پہنچتے ہیں تو ساغر اس کو گاڑی سے نکلنے کا کہتا ہے پر وہ نہیں نکلتی۔۔۔

میں تمہیں آرام سے کہہ رہا ہوں نکلو باہر ورنہ بہت برا ہو گا۔۔۔

اس کی بات پر مرحا چیخ پڑتی ہے۔۔۔

مجھے نہیں رہنا ایک زانی کے ساتھ مجھے گھن آرہی ہے تم سے اپنے وجود سے تم مر کیوں نہیں جاتے پتا نہیں ابھی کون کون سی سزا باقی رہتی ہے میری۔۔۔

ساغر ایک جھٹکے سے اسے پکڑ کر اپنی طرف کھینچتا ہے۔۔۔

زیادہ نہیں اڑ رہی ہو تم لگتا ہے پر کاٹنے پڑیں گے تمہارے۔۔۔

ساغر اس کے وجود کو معنی خیز نظروں سے دیکھتا ہے تو مرحا غصے سے اپنا بازو اس سے چھڑواتی ہے۔۔

تم بس زبردستی کے علاوہ کر ہی کیا سکتے ہو تمہیں ایک جسم کی بھوک ہے جو کبھی نہیں مٹے گی۔۔

ایک دن آئے گا تم روؤ گے پچھتاؤ گے پر تمہارے پاس کوئی نہیں ہو گا۔۔۔

اچھا کیا تم بھی نہیں ہو گی ساغر مسکرا اجر پوچھتا ہے اب تو تم ہو ہی بس میری۔۔۔

میں چاہتی ہوں کہ میں تمہارے ساتھ ایک سیکنڈ بھی نہ گزاروں۔۔

مجھے موت آ جائے تمہارے ساتھ رہنے سے سو گنا بہتر میں مر جاؤں۔۔۔

چپ کر کے اندر چلو مجھے انسان رہنے دو حیوان نہ بناؤ ساغر کہتے ہوئے گاڑی سے نکلتا ہے تو مرحا بھی غصے سے اس کے پیچھے ہی نکلتی ہے۔۔۔

تمہیں کس نے کہا تم انسان ہو تم ایک حیوان ہی ہو۔۔

مرحا ایک ایک لفظ توڑ کر کہتی ہے اور آگے بڑھ جاتی ہے۔۔۔

ساغر بھی چپ کرتا اس کے پیچھے ہی آجاتا ہے۔۔

مرحا گھر کے اندر جا کر اسی کمرے میں چلی جاتی ہیں جہاں ساغر نے اسے پہلے بند کیا تھا۔۔۔

OOOOOOOOOOOOO

اگلے دن عروہ کو بہت تیز بخار تھا عادل نے اسے بلکل بھی اکیلا نہیں چھوڑا تھا۔۔۔

عروہ بار بار اپنی دوست کے بارے میں سوچ کر بیہوش ہو رہی تھی۔۔۔

عادل نے ڈاکٹر کو بھی بلایا تھا ڈاکٹر سے ٹینشن لینے سے منا کیا تھا پر عروہ تھی کے بار بار مرحا کا سوچ رہی تھی۔۔۔

عادل نے اپنے دوستوں کو مرحا کی ایک تصویر بھیج دی تھی کہ اس لڑکی کو ڈھونڈیں۔۔

ہر بار اس کے دوست بس ایک ہی جواب دیتے تھے کہ یہ لڑکی ہمیں کہیں نہیں ملی۔۔

عادل نے سوچا اب ساغر کو بول دیتا ہوں وہ تو کچھ بھی کر سکتا ہے اس نے سوچتے ہوئے ساغر کا نمبر ملایا اور ایک نظر سوتی ہوئی عروہ کو دیکھ کر باہر نکل گیا۔۔۔

تیسری بیل پر ساغر نے فون اٹھایا اور ہیلو بولا تو عادل نے اپنی بات کہی اور مرحا کی ایک تصویر بھی اسے سینڈ کی۔۔۔

جسے دیکھتے ساغر مسکرایا اور ایک نظر کمرے کی طرف دیکھا جہاں مرحا نے خود کو بند کر دیا تھا۔۔۔

اچھا میں اس لڑکی کو ڈھونڈنے کی کوشش کرتا تم بے فکر رہو اور ہاں شادی کی بھی مبارک ساغر نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

ہاں خیر مبارک یار عروہ کی طبیعت خراب ہو رہی ہے بار بار بیہوش ہو جاتی مرحا کا سوچ سوچ کر۔۔

عادل اپنا ماتھا رگڑتے ہوئے کہتا ہے۔۔۔

آہاں اس کو بولو کہ پریشان نہ ہو اس کی دوست جہاں بھی ہو گی ٹھیک ہو گی۔۔۔

اچھا پر تم اس کو ڈھونڈنے کی کوشش کرو پلیز انکل بھی کافی پریشان تھے۔۔

عادل اصغر صاحب کے بارے میں کہتا ہے۔۔۔

اس کی بات پر ساغر کو صبح کا واقعہ یاد آتا ہے مطلب اسے نہیں معلوم کے مرحا کے فادر کی ڈیتھ ہو گئی اوہ۔

اوکے اوکے تم بے فکر رہو اور ان کے گھر جا کر دیکھو انکل کو تم لوگوں کی ضرورت ہو گی ان کو اکیلا نہ چھوڑو۔۔۔

اچھا میں جاتا ہوں عروہ کی وجہ سے نہیں گیا پر ابھی اسے نیند کی گولیاں دی ہیں تو وہ سو رہی اب جاؤں گا۔۔۔۔۔۔

اوکے ٹھیک تم جاؤ میں بھی اسے ڈھونڈتا ساغر کہتے ہوئے کال کاٹ دیتا ہے تو عادل بھی اصغر صاحب کے گھر کے لیے نکل جاتا ہے۔۔۔

عادل ان کے گھر پہنچتا ہے تو اس کو دھچکا لگتا ہے۔ اصغر صاحب کی ڈیتھ ہو گئی ہوتی ہے۔۔۔

اس کو پریشانی اور بڑھ جاتی ہے اب وہ عروہ کو کیا جواب دے گا کہ نہ مرحا ملی ہے اور انکل کی بھی ڈیتھ ہو گئی ہے۔۔۔

وہ پریشان سا پھر سے سڑکوں پر مرحا کو ڈھونڈنے نکل جاتا ہے۔۔۔۔

ساغر کال کاٹنے کے بعد مرحا کے کمرے کی طرف قدم بڑھاتا ہے وہ دروازہ کھٹکھٹاتا ہے تو تھوڑی دیر بعد مرحا دروازہ کھول دیتی ہے تو ساغر کمرے کے اندر داخل ہوتا ہے۔۔۔

تم باہر آجاؤ میں کچھ کھانے کے لیے آرڈر کر دیتا ہوں ساغر اس کو کھوجتی نظروں سے دیکھتا ہے کہ اس نے اتنی آسانی سے دروازہ کیسے کھول دیا۔۔۔

نہیں مجھے بھوک نہیں ہے خود ہی کچھ منگوا کر کھا لو میرا احساس کرنے کی ضرورت تمہیں نہیں ہے۔

مرحا روکھے لہجے میں کہتی ہے۔۔۔

مرحا میں پیار سے کہہ رہا ہوں باہر چل کر بیٹھو ورنہ مجھے زبردستی کرنی پڑ جائے گی

--

ساغر مٹھیا بھینچ لیتا ہے--

مجھے تمہارے پیار کی ضرورت ہے بھی نہیں تم جیسے زانی کے ساتھ میں پیار محبت
سے زندگی نہیں گزار سکتی مرحا چلاتی ہے--

لڑکی تمہیں مسئلہ کیا ہے جب میں تمہارے ساتھ بدتمیزی کرتا ہوں تب تمہیں
مسئلہ میں تمہارے ساتھ پیار سے پیش آؤں تب بھی تمہیں مسئلہ آخر بتادو تم چاہتی
کیا ہو--

ساغر اس کا بازو دبوچ کر اسے جھنجھوڑتا ہے---

مجھے موت چاہیے سنا تم نے میں مر جانا چاہتی ہوں اللہ کے واسطے مجھے مار دو مجھے
نہیں جینا مجھے مار دو پلیز---

مرحا رونے لگتی ہے تو ساغر کو نا جانے کیوں اس کا رونا برا لگ رہا ہوتا ہے۔۔

وہ اس کو چپ کرانے کے لیے اس کے پاس جاتا ہے پر مرحا جلدی سے اسے دھکا دیتی ہے اور کمرے سے زبردستی نکال دیتی اور دروازہ لاک کر لیتی ہے۔۔

ساغر غصے سے کمرے کے بند دروازے کو دیکھتا ہے اور پھر اس کا ڈرامہ سمجھ کر گھر سے باہر نکل جاتا ہے۔۔۔

اسے اپنے پیچھے اس کی رونے کی آوازیں ارہی ہوتی ہیں پر نکل جاتا ہے۔۔۔

مرحا وہیں بیٹھ کر زور زور سے رونے لگتی ہے اسے سمجھ نہیں آرہا ہوتا کہ قسمت نے اس کے ساتھ کیسا کھیل کھیلا تھا وہ کہیں کی نہیں رہی تھی۔۔۔

وہ روتے ہوئے زمین پر ہاتھ مارنے لگی اس نے اتنی زور سے زمین پر ہاتھ مارے کہ اس کے ہاتھوں سے خون نکلنے لگا۔۔

روتے روتے کب وہ ہوش وحواس سے بیگانہ ہو گئی اسے خود بھی معلوم نہیں تھا۔۔۔

ساغر غصے میں خالی سڑکوں پر گاڑی دوڑاتا رہتا ہے اسے خود بھی پتا نہیں چلتا کہ اسے کتنا وقت ہو گیا ہے گھر سے نکلے ہوئے۔۔۔

اس نے ٹائم دیکھا تو صبح کے چار بج ہو گئے تھے اس نے گاڑی اپنے فلیٹ کی طرف موڑ دی۔۔

تھوڑی دیر میں وہ فلیٹ کے اندر داخل ہوا تو وہاں بلکل خاموشی تھی۔۔۔

وہ آرام سے چلتا ہوا وہیں صوفے پر ہی بیٹھ گیا۔۔۔

کافی دیر اُدھر بیٹھے رہنے کے بعد ساغر کو کافی عجیب لگا اپنا سارا رویہ مرحا کے ساتھ۔۔

اس نے مرحا کے کمرے کی طرف نظریں کی اور سوچنے لگا۔۔۔

کیا مجھے وہ سب نہیں کرنا چاہیے تھا وہ خود سے پوچھتا ہے۔۔

ہاں مجھے نہیں کرنا چاہیے تھا دل سے آواز آئی۔۔

نہیں تم نے بلکل ٹھیک کیا ہے اس کی غلطی کی سزا تھی اس نے تمہیں تھپڑ مارا تھا دماغ نے جلدی سے کہا۔۔

ساغر نے دونوں کی بات سنی اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ اس نے کیا ٹھیک کیا اور کیا غلط۔۔

وہ آرام سے چلتا ہوا کمرے کے پاس جاتا ہے اور دروازہ بجاتا ہے پر کافی دیر کے بعد بھی دروازہ نہیں کھلتا تو ساغر جلدی سے ڈوپلیکیٹ کی ڈھونڈتا ہے اور دروازہ کھولتا ہے۔۔

جب دروازہ کھلتا ہے تو ساغر دیکھتا ہے مرحا زمین پر لیٹی ہوتی ہے اور وہاں خون ہوتا ہے۔۔

وہ جلدی سے آگے بڑھتا ہے اور اس کی نبض چیک کرتا ہے۔۔

وہ ٹھیک ہوتی ہے پر اس کا جسم بخار کی شدت سے گرم ہو رہا ہوتا ہے۔۔

وہ جلدی سے اسے اٹھاتا ہے اور بیڈ پر لٹاتا ہے۔۔

ساغر کی نظر اس کے زخمی ہاتھوں پر جاتی ہے تو وہ آرام سے اس کا ہاتھ پکڑ کر اس کے ہاتھ کا معائنہ کرتا ہے اور ایک نظر اسے دیکھ کر فرسٹ ایڈ باکس لینے چلا جاتا ہے۔۔۔

وہ اس کے ہاتھ سے صیح سے خون صاف کرتا ہے اور پھر اس کے ہاتھ پر پٹی کرتا ہے۔۔

اس نے ڈاکٹر کو کال کر دی ہوتی ہے ڈاکٹر بھی بس آنے والا ہوتا ہے۔۔

ساغر نے آج پہلی دفعہ کسی کا اتنا خیال رکھا ہوتا ہے وہ خود بھی کافی حیران تھا پر اپنی ساری سوچوں کو جھٹک دیتا ہے۔۔

تھوڑی دیر میں ڈاکٹر آتا ہے اور مرحا کا چیک اپ کرتا ہے اور پریشانی کی وجہ بتاتا ہے کہ کافی ٹینشن لینے کی وجہ سے ان کو اتنا تیز بخار تھا اور دوائی لکھ کر دیتا ہے۔۔

اس کے بعد ڈاکٹر چلا جاتا ہے تو ساغر اس کے پاس ہی بیٹھ کر اس کا سر دبانے لگتا ہے۔۔۔

کاش تم مجھے تھپڑ نہ مارتی تو تم آج ہنسی خوشی اپنی زندگی گزار رہی ہوتی وہ اس کے چہرے کو گہری نظروں سے دیکھ رہا ہوتا ہے۔۔۔

○○○○○○○○○○○○

عروہ کو ہوش آتا ہے تو خود کو اکیلے پا کر وہ جلدی سے اٹھتی ہے پر اسے چکر آنے لگتے ہیں۔۔

وہ ادھر اُدھر دیکھتی ہے پر اسے کمرے میں کوئی اور نظر نہیں آتا۔۔۔

وہ عادل کو بلانے لگتی ہے پر عادل گھر پر نہیں ہوتا اس کی آواز سن کر اس کی ساس جلدی سے اس کے پاس آتی ہے۔۔۔

کیا ہوا میرا بچہ کہیں درد تو نہیں ہو رہا ٹھیک ہو نا وہ پریشانی سے پوچھتی ہیں۔۔۔

امی عادل کہاں ہے مرحا ملی کہ نہیں مجھے بتائیں مرحا ٹھیک ہے نہ وہ ان کے ہاتھ تھامتے ہوئے پوچھتی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بیٹا عادل ابھی آپ کی دوست کو ہی ڈھونڈنے گیا ہوا ہے انشاللہ آپ کی دوست مل جائے گی پر آپ تو اپنا خیال رکھیں۔۔۔

اپنا کیا حال بنالیا ہے وہ اس کے بالوں میں ہاتھ پھیر کر اسے پُرسکون کرتی ہیں۔۔۔

میں کیا کروں میری ایک ہی دوست ہے جسے میں نے خود سے بڑھ کر چاہا۔۔

میں اس کی تکلیف میں کیسے خوش رہ سکتی ہوں جب تک وہ نہیں ملتی مجھے ٹینشن لگی رہے گی۔۔

وہ بھیگی آواز میں کہتی ہے۔۔۔

پر بیٹا جب آپ کی دوست مل جائے تب آپ کو اس حال میں دیکھ کر اس کو کیسا محسوس ہو گا سوچا ہے وہ اس سے سوال کرتی ہیں۔۔

ان کے سوال پر وہ بس خالی نظروں سے ان کی طرف دیکھتی ہے۔۔

امی میں کیا کروں میں بہت سٹرونگ ہوں پر مرحا کی گمشدگی نے مجھے توڑ دیا ہے ناجانے وہ کس حال میں ہو گی۔۔۔

بیٹا تم بس اس کے لیے دعا کرو ایسے بیمار ہونے سے تو کچھ ہاتھ نہیں آئے گا نہ۔۔

وہ اس کو سمجھاتی ہیں۔۔۔

جی آنٹی اب میں دعا کروں گی میں اب روں گی نہیں اب میں پہلے جیسی عروہ بنوں گی جو ہر مشکل پر ہنس دیتی تھی۔۔

وہ کہتے ہوئے اٹھتی ہے اور ہمت کر کے واشروم میں جاتی ہے اور وضو کر کے نماز پڑھنے لگتی ہے۔۔۔

OOOOOOOOOOOOO

کافی دن گزر گئے تھے عادل اور عروہ کو مرحا کی کوئی خبر نہیں ملی تھی۔۔

احمد اور اس کی ماں نے ان کا وہ گھر اور دکان بیچ دی ہوتی ہے اور واپس کینیڈا چلے گئے ہوتے ہیں۔۔۔

ساغر اور مرحا کے بیچ کچھ ٹھیک نہیں ہوا تھا پر مرحا نے اپنے کمرے سے نکلنا شروع کر دیا تھا۔۔

وہ کھانا بنا لیا کرتی تھی خود کھا لیتی تھی اور باقی رکھ دیتی تھی ساغر کا دل کرتا تو کھا لیتا تھا ورنہ نہیں۔۔

ان دنوں میں ساغر دو دفعہ دو لڑکیوں کو بھی اپنے فلیٹ پر لے کر آیا تھا۔۔

جس پر مرحا کو غصہ تو بہت آیا تھا پر اس نے کچھ کہا نہیں تھا۔۔۔

مرحا بس مجبوری میں وہاں رہ رہی تھی اس کا دل ذرا نہیں کرتا تھا وہاں رہنے کو۔۔۔

ساغر اکثر باہر رہتا تھا پر جب وہ گھر آتا تو مرحا کا دم گھٹتا رہتا تھا۔۔۔

آج پھر ساغر ایک لڑکی کو لے کر آیا تھا۔۔

مرحا کو غصہ آیا اور اس نے ساغر سے بات کرنے کا سوچا۔۔

وہ دونوں جب کمرے سے نکلے تو مرحا سامنے ہی کمر پر ہاتھ رکھ کر کھڑی تھی۔۔

ساغر اس کو نظر انداز کرتا اس لڑکی کو باہر چھوڑنے چلا گیا۔۔

جب وہ واپس آیا تو مرحا جلدی سے اس کے سامنے گئی اور تیکھی نظروں سے اسے دیکھنے لگی تو ساغر نے آبرو اٹھا کر اسے دیکھا۔۔

یہ کیا تماشہ لگا رکھا ہے تم نے تمہیں ذرا شرم نہیں آتی کہ ایک بیوی ہے تمہارے گھر پر پھر بھی تم اور لڑکیوں کو لے کر یہاں آتے ہو۔۔

مرحا غصے سے کہتی ہے۔۔۔

ہاں تو بیوی کونسا اپنے قریب آنے دیتی ہے اس کو تو دورے پڑنے لگتے ہیں جب اس کو ہاتھ لگاؤ تو ساغر اطمینان سے جواب دیتا ہے۔۔۔

دیکھو تم پچھتاؤ گے بھلا ہی میں تم سے یا پھر تم مجھ سے محبت نہیں کرتے پر پھر بھی یہ سب گناہ ہے تمہیں گھن نہیں آتی نامحرم کے جسم سے مرحا افسوس سے کہتی ہے۔۔۔

اونہوں میں تمہیں راز کی بات بتاؤں ادھر کان کرو ساغر رازداری سے کہتا ہے۔۔۔

مجھے نہ مزہ آتا ہے نامحرم کے جسم سے مجھے ایک نشہ ہے اور یہ نشہ میں کبھی نہیں چھوڑ سکتا اس لیے آئندہ میرے معاملوں میں مت بولنا۔۔

ساغر کہہ کر آگے بڑھنے لگتا ہے تو مرحا اس کو روک دیتی ہے۔۔۔

ساغر شاہ تم پچھتاؤ گے تم نے میرے ساتھ جو کیا ہے اس کے لیے تمہیں سزا ملے گی۔۔

تم سدھر جاؤ میرے لیے نہیں خدا کے لیے تم بھلا جیسے بھی ہو جو بھی ہو پر میرا حق ہے تمہیں سمجھاؤں۔۔

میں چاہتی ہوں تم سیدھے راستے پر آجاؤ یہ نہ ہو بہت دیر ہو جائے۔۔

میں تمہیں اپنی آنکھوں کے سامنے ایک نیک انسان دیکھنا چاہتی ہوں۔۔

میری یہ خواہش پوری کردو کیا معلوم میری زندگی کتنی ہے۔۔۔

اس کی آخری بات پر ساغر کا دل کرتا ہے اس کا گلا دبا دے۔۔

اونہوں میں کبھی نہیں بدلوں گا یہ تمہارا وہم ہے اس بات کو دل سے نکال دو۔۔۔

ساغر اپنے کمرے میں چلا جاتا ہے اور مرحا صوفے پر بیٹھ جاتی ہے۔۔

وہ کبھی کبھی سوچتی ہے کہ اس نے بھلا ہی کبھی اپنے ہمسفر کے بارے میں نہ سوچا تھا پر پھر بھی اس کو ایسا محرم ملے گا اس نے یہ بھی نہ سوچا تھا۔۔۔

اس نے خود کو ہمیشہ چھپا کے رکھا تھا تو اس کو اس کا محرم ویسا کیوں نہ ملا تھا۔۔

وہ کافی بار سوچتے ہوئے رو پڑتی تھی پر اس کی پرواہ تھی کسے۔۔

وہ اکیلی روتی اکیلے کھاتی اور سو جاتی اس کی زندگی میں اور کچھ بچا ہی نہ تھا۔۔۔

مرحا نے کافی بار ساغر سے کہا تھا کہ اسے اپنی دوست عروہ سے بات کرنی ہے پر ساغر نے اس کو سختی سے منا کر دیا تھا کہ آئندہ تم اس کے بارے میں بات نہیں کرو گی جس پر اس نے وجہ پوچھی تھی پر ساغر نے اس کو خاموش کروا دیا تھا۔۔۔

مرحا کی خود کی بھی کبھی کبھار ہمت نہیں ہوتی تھی عروہ کے سامنے جانے کے لیے۔۔

وہ اس کو کیا بتاتی تمہاری دوست کے ساتھ یہ سب ہو گیا ہے۔۔

اس لیے بھی وہ ضد نہیں کرتی تھی وہ اٹھی اور اپنے کمرے میں سونے کے لیے چلی گئی۔۔۔

صبح اس کی آنکھ باہر سے آتے شور کی وجہ سے کھلی اسے نہیں معلوم تھا کہ باہر کوئی اور بھی موجود ہو گا اس لیے اس نے صرف سر پر دوپٹہ اوڑھا اور کمرے سے باہر نکل آئی۔۔۔

ساغر جو عادل کو ڈانٹ رہا تھا کہ تو یہاں کیوں آیا۔

ساغر کو یہی تھا کہ وہ مرحا کو نہ دیکھ لے۔۔۔

عادل کی نظر جب مرحا پر پڑی تو وہ لڑکھڑا یا اسے یقین نہیں آرہا جسے اس نے اتنا ڈھونڈھا تھا وہ اسی کہ دوست کے پاس ہو گی۔۔

ساغر نے بھی اس کی نظروں کی سیدھ میں دیکھا تو مرحا کو دیکھ کر جلدی سے اس کی طرف گیا اور زبردستی اس کو اندر بھیجا اور باہر سے دروازہ بند کر دیا۔۔

عادل ہوش میں آتا اس کی طرف بڑھا اور اس کے منہ پر ایک زوردار تھپڑ مارا۔۔

تجھے شرم نہیں آئی مجھ سے جھوٹ بولتے ہوئے میں تو تیرے بچپن کا دوست تھا پر پھر بھی تو نے مجھے بتانے کا سوچا نہیں وہ غم وغصے کی حالت میں چلایا۔۔۔

یار تو آرام سے میری بات سن اتنا غصہ نہ ہو میں تجھے پوری بات بتاتا ساغر نے اس کو خاموش کرانا چاہا۔۔

تو کیا بتائے گا ہاں۔۔

تو نے پہلے مجھ سے جھوٹ بولا۔۔

تجھے زرا شرم نہ آئی میں تجھے بھائیوں کی طرح سمجھتا تھا پر تو۔۔

جا یار دفعہ ہو میں مرحا کو لے کر جا رہا ہوں عادل اس کو دھکا دیتا ہے۔۔۔

کیا ہو گیا ہے اتنا چلا کیوں رہا ہے تیری کیا لگتی ہے جو اتنا غصہ ہو رہا ساغر چلاتا ہے۔۔۔

وہ میری بہنوں جیسی ہے میری بیوی کی دوست ہے اس کی وجہ سے میری بیوی بیمار رہی ہے ابھی بھی راتوں میں اٹھ کر روتی ہے۔۔

اسے ہر وقت ڈر لگا رہتا ہے کہ اس کی دوست کس حالت میں ہو گی کہاں ہو گی اور تو مجھے چپ کروا رہا ہے۔۔

عادل کو غصہ کم ہونے کو نہیں تھا۔۔۔

اچھا تو چپ کر تو بھابھی کو بتا دینا وہ بلکل ٹھیک ملوا بھی لینا پر تو شانت ہو جا میں پانی دیتا تجھے رک۔۔۔

ساعر اس کو پانی دیتا ہے جو عادل ایک ہی گھونٹ میں پی لیتا ہے اور اس کو صوفے پر بٹھاتا ہے اور مرحا کو بھی باہر لے کر آتا ہے۔۔

مرحا نے اب خود کو چھپایا ہوتا ہے۔۔۔

وہ تینوں جب چپ بیٹھے ہوتے ہیں تو عادل مرحا سے پوچھتا ہے۔۔

تم یہاں کیسے آئی تم اپنی مرضی سے اس کے پاس رہ رہی ہو کیا۔۔

وہ پیار سے پوچھتا ہے۔۔۔

نہیں یہ آدمی نہیں درندہ ہے اس نے مجھے کہیں کا نہیں چھوڑا اس نے میری عزت لوٹ لی بس اپنی انا کو تسکین پہچانے کے لیے۔

مجھے اس سے اتنی نفرت ہے کہ اس کے ساتھ ایک منٹ بھی رہنا گوارہ نہ کروں

۔۔۔

اس کی بات پر عادل حیرت سے ساغر کو دیکھ رہا ہوتا ہے۔۔

اس کو یقین نہیں آرہا ہوتا کہ اس کا دوست ایسا کچھ بھی کر سکتا ہے۔۔۔

عادل مجھے غصہ تھا میں نے غصے میں کر دیا تو پلیز مجھ سے ناراض نہ ہونا۔۔

ساغر اس کی آنکھوں میں بے یقینی دیکھ کر جلدی سے کہتا ہے۔۔۔

ساغر تو میرا وہی دوست ہے جسے میں پہلی بار ملا تھا۔۔۔۔

نہیں تو وہ نہیں ہے تو ایسا کیسے کر سکتا ہے عادل وہاں سے اٹھ جاتا ہے اور مسلسل نفی میں گردن ہلا رہا ہوتا ہے۔۔۔

دیکھ بھائی غلطی اسی کی تھی اسے مجھے تھپڑ نہیں مارنا چاہیے تھا۔۔

دیکھ مجھ سے برداشت نہیں ہوا تو پلیز ایسا نہ کر۔۔۔

تم نے ایک لڑکی کی زندگی برباد کر دی ہے تو جانتا ہے تو نے کیا کیا ہے۔۔

تو نے آج تک جتنی لڑکیوں کے ساتھ وقت گزارا میں نے کچھ نہیں کہا کہ اس میں ان لڑکیوں کی بھی مرضی شامل ہوتی تھی۔۔

تو کسی کے اتنا برا کرے گا میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔۔۔

عادل کی بے یقینی کم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔۔۔۔

عادل یار پلیز معاف کر دے میری غلطی نہیں تھی اسی نے مجھے غصہ دلایا تھا۔۔

اس نے مجھے تھپڑ مارا تھا اور کہا تھا کہ میری اوقات نہیں۔۔

ساغر اپنا گناہ کسی صورت ماننے کو تیار نا تھا۔۔

مرحا تم اندر جاؤ۔۔

عادل کے کہنے پر مرحا اندر چلی گئی۔۔

تو نے ایک تھپڑ کا بدلہ لینے کے لیے جانتا ہے کیا کیا ہے۔

تو نے اس سے اس کا وقار چھین لیا۔۔

تو جانتا ہے عزت کے بنا جینا کیسا ہے اور اپنے ہی زناکار کے ساتھ ایک ہی چھت کے نیچے رہنا کتنا اذیت ناک ہے۔۔

نہیں تو کیسے جانتا ہو گا تو ایک لڑکا ہے، ہے ناں۔۔

تجھے کیسا لگے گا اگر بھرے بازار میں تجھے بے لباس کھڑا کر دیا جائے۔۔

اس کی بات سن کر ساغر اندر تک کانپ گیا۔۔

کیا ہوا برا لگا نا ایسے ہی تو نے اسے صرف اپنے سامنے ہی نہیں بلکہ سب کے سامنے بے لباس کر دیا ہے۔۔۔

اب وہ سارے مردوں کو ایک جیسا سمجھے گی۔۔

اسے لگے گا سب اسے نوچنے کی کوشش کر رہے ہیں۔۔۔۔

وہ کسی سے نظریں نہیں ملا پائے گی۔۔

تو مجھ سے معافی مانگ رہا ہے نا جا میں نے تجھے معاف کیا تیری سزا تیرا ضمیر دے گا تجھے۔۔

میں کل عروہ کو ملانے لاؤں گا مرحا سے۔۔

کوشش کرنا اس کے سامنے نہ آئے تو ورنہ وہ تجھے جان سے مارنے سے بھی دریغ نہیں کرے گی جانتا ہوں میں۔۔

عادل کہہ کر خود تو چلا گیا لیکن ساغر جہاں تھا وہیں کھڑا رہ گیا تھا۔۔

اس کے پاس بولنے کو کچھ نہیں بچا تھا عادل نے جو اسے آئینہ دکھایا تھا اس میں اس کی اپنی شکل بہت بھیانک تھی۔۔

ооооооооооо

عادل اپنے کمرے میں داخل ہوا تو عروہ سامنے ہی موبائل میں مرحا کی تصویر دیکھ کر رو رہی تھی۔۔

کیا ہو گیا ٹڈی کیوں رو رہی ہو عادل تڑپ کر اس کے قریب بیٹھا۔۔

عادل مرحا کب ملے گی۔۔

پتا نہیں وہ کس حال میں ہو گی۔۔

یہ سب کیا ہو گیا۔۔

میں نے اس سے وعدہ کیا تھا کہ میں اس کا ساتھ کبھی نہیں چھوڑوں گی۔۔

دیکھیں پتا نہیں وہ کہاں ہے اور مجھے پتا بھی نہیں ہے۔۔۔۔۔

میں اچھی دوست نہیں بن سکی۔۔

عادل مجھے مرحالا دیں۔۔

میں دم گھٹتا ہے اس کے بنا پلیز ز۔۔

عروہ نے عادل سے کہا تو عادل نے اسے اپنے سینے سے لگا لیا۔۔

میری جان پریشان نہ ہو وہ بالکل ٹھیک ہے۔

ہم کل جائیں گے اس سے ملنے۔۔

عادل نے اس کی کمر سہلاتے ہوئے کہا۔۔

کیا مطلب آپ جانتے ہیں وہ کہاں ہے۔

عروہ نے حیرت و مسرت کے ملے جلے تاثرات لیے پوچھا۔۔

ہاں مجھے پتا چل گیا ہے وہ کہاں ہے۔۔

ہم کل اس سے ملنے جائیں گے۔۔

عادل نے محبت سے اسے دیکھتے ہوئے بتایا۔۔

کل کیوں ابھی کیوں نہیں۔۔

مجھے ابھی جانا ہے اس کے پاس۔۔

عروہ نے اتاولا پن دکھایا۔۔

میں نے کہا نا کہ ہم کل چلیں گے۔۔

وہ بالکل ٹھیک ہے اور وقت صرف تمہارا اور میرا ہے۔۔۔۔۔

صرف ہمارا۔۔

عادل نے سنجیدگی سے کہا تو عروہ نے بھی خاموشی سے سر جھکا لیا۔۔

ooooooooooooo

پوری رات ساغر کو عادل کی باتیں سونے نہیں دیتی وہ بس انہیں باتوں میں پھنسا ہوتا ہے کہ اس نے ٹھیک نہیں اور ٹھیک بھی کیا ہے۔۔

اس کا سر درد سے پھٹنے کو تھا اس کو اپنے سر پر کسی کا لمس محسوس ہوا۔۔

اس نے سکون سے آنکھیں موند دی۔۔

میری جان یہ تم نے کیا کر دیا ایک لڑکی سے اس کی عزت اس کا وقار چھین لیا۔۔

تم ایسا کیسے کر سکتے ہو ساغر کے کانوں میں شاہ میر کی آواز گونجی۔۔۔

اس کی آواز پر ساغر نے اور سختی سے اپنی آنکھیں بند کر لی۔۔۔

بولو کیوں کیا ایسا تمہیں ذرا شرم نہ آئی تھی یہ قدم اٹھاتے ہوئے۔۔

تمہاری وجہ سے اس کا باپ اس سے دور گیا۔۔

تمہیں پھر بھی شرمندگی نہیں ہوئی۔۔

مجھے معلوم ہے کہ تم بھی کچھ حادثوں کے بعد ایسے بنے ہو پر اس میں اس معصوم لڑکی کا کیا قصور تھا جو تم نے اسے اتنی بڑی سزا دی۔۔۔

بھائی آپ لوگ مجھے کیوں بلیم کر رہے ہیں۔۔

اس لڑکی کی بھی تو غلطی ہے اس نے مجھ پر ہاتھ اٹھایا تھا۔۔۔

اونہوں اس میں بھلا غلطی کس کی تھی پہلے ذرا یہ یاد کرو شاہ میر اطمینان سے کہتا ہے۔۔

ساغر یاد کرتا ہے وہ واقعہ جب پہلی بار مرحا نے اسے تھپڑ مارا تھا۔۔۔

آہ اسے یاد آیا اس نے اس سے ایک سوال کیا تھا جو ایسی لڑکی کے لیے تھپڑ کے برابر ہو۔۔

دوسری بار بھی ساغر کی غلطی تھی پر ساغر نے ماننے سے انکاری کی۔۔۔۔

اسی کی غلطی ہے وہ مجھے الفاظوں سے انکار کر سکتی تھی اسے مجھ پر ہاتھ نہیں اٹھانا چاہیے تھا۔۔

ساغر میری جان تمہیں کیا ہو گیا ہے۔۔

تم کیوں ایسے ہو گئے ہو۔۔

پلیز لوٹ آؤ مجھے تمہارا دکھ ہے۔۔۔۔

بھائی میں جیسا ہوں ٹھیک ہوں۔۔

آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔۔

ساغر آنکھیں کھول کر اپنے بھائی کی طرف دیکھتا ہے۔۔

ساغر تم بچپن میں کتنی پیاری پیاری باتیں کیا کرتے تھے اب کیا ہوا میری جان۔۔۔

بھائی وہ بچپن تھا اب میں بچہ نہیں ہوں جوان فضولیات پر یقین کروں ساغر اکتاہٹ سے کہتا ہے۔۔۔

ساغر تمہیں افسوس نہیں ہے کہ تم نے مرحا کہ ساتھ غلط کیا۔۔۔

ساغر کافی دیر سوچتا رہتا ہے اور پھر نہ میں جواب دیتا ہے۔۔۔

چلو اللہ تمہارے ساتھ بہتر کرے۔۔

اللہ تمہیں سیدھے راستے پر لائے۔۔

میں تمہارا کچھ نہیں کر سکتا۔۔

شاہ میر ادا اسی سے کہتا ہے اور پھر اس کا عکس دھندلانے لگتا ہے۔۔۔

ساغر بھی خاموشی سے آنکھیں موند دیتا ہے اسے سکون چاہیے ہوتا ہے پر وہ ملنا ناممکن تھا۔۔۔

مرحا کو ساری باتیں یاد کر کے بہت رونا آرہا تھا۔۔۔

اسے اپنی قسمت پر بھی رونا آرہا تھا۔۔۔

بچپن میں اس کی ماں چلی گئی جس کی وجہ سے اس کی ماں کے گھر والوں نے ان سے رشتہ توڑ دیا۔۔

اس کے بعد اس کے تایا مر گئے جس کی وجہ سے اس کی تائی بھی اپنے بچوں کو لے کر یہاں سے چلی گئی۔۔

جوانی میں اس کا باپ اس کی عزت۔۔۔

وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی اسے افسوس تھا کہ ساغر ایسا کیوں ہے۔۔۔

وہ چاہتی تھی جو ہوا سو ہوا پر اب ساغر سدھر جائے وہ یہ نہیں چاہتی تھی کہ اس کے لیے۔۔

نہیں۔۔۔

خدا کے لیے۔۔

وہ اسے اپنی نظروں کے سامنے ایک اچھا انسان دیکھنا چاہتی تھی۔۔۔

پر شاید اس کی یہ خواہش، خواہش ہی رہنی تھی۔۔۔

کسی کو کچھ معلوم نہیں تھا کہ آگے کیا ہونا ہے کون جیئے کون مرے۔۔۔

کس کا ساتھ کس کے ساتھ کتنا تھا۔۔۔

سب ہی اپنی زندگیوں میں مصروف تھے کسی کو کسی کی فکر نہیں تھی۔۔۔

یہاں تک کہ قیامت روز کی بھی نہیں۔۔۔

ساغر اپنی غلطی ماننے سے انکاری تھا۔۔۔

مرحا اس کو ایک اچھا انسان دیکھنا چاہتی تھی۔۔۔

عادل چاہتا تھا وہ دونوں خوش رہیں۔۔۔

اور عروہ شاید وہ ساغر کا قتل کرنا چاہے سچائی معلوم ہونے کے بعد۔۔۔۔

OOOOOOOOOOOO

اگلے دن گیارہ بجے کے قریب عادل عروہ کو لے کر ساغر کے فلیٹ پر آیا۔۔۔

عروہ تو مرحا کو دیکھ پریشان ہو گئی تھی جو پہلے سے بہت زیادہ کمزور ہو گئی تھی۔۔۔

مرحا اور عروہ دونوں کی گلے لگ کر کافی دیر تک روتے رہے تھے۔۔۔

مرحا نے عروہ کو ساری سچائی بتا دی تھی جس پر عروہ کو کافی غصہ آیا تھا۔۔۔

مرحا نے اس کو خاموش کروایا تھا کہ جو ہونا تھا وہ تو ہو گزرا اب کوئی فائدہ نہیں۔۔۔

ساغر اندر کمرے میں موجود تھا۔۔

عادل نے اسے منا کر دیا تھا نکلنے سے کہ عروہ کافی غصے میں ہو گی وہ کیا کچھ بول دے کیا بھروسہ۔۔۔

مرحا سوری یار میں تیرے ساتھ نہیں تھی۔۔

میں نے تجھے کہا تھا میں ہمیشہ تیرے ساتھ رہوں گی پر میں اپنا وعدہ پورا نہیں کر پائی۔۔

عروہ ایک بار پھر رونے لگتی ہے۔۔۔۔

یار عروہ رو تو نہ اب تو وہ وقت گزر گیا اس کو یاد نہ کرو۔۔۔

بس مرحا ہی کو معلوم تھا وہ وقت اس کا پیچھا نہیں چھوڑتا۔۔

وہ روز رات میں ڈر جایا کرتی تھی۔۔

اسے محسوس ہوتا تھا کوئی ہے اس کے پاس پر جب وہ دیکھتی تو کچھ نہ ہوتا۔۔۔

عروہ نے رونا ابھی بھی بند نہیں کیا وہ اونچا اونچا رونے لگی تو عادل اپنی ٹڈی کی آواز سن کر جلدی سے باہر آیا۔۔۔

اس نے عروہ کو اپنے ساتھ لگایا اور محبت سے اس کے ماتھے پر بوسہ دیا۔۔

ان کی محبت دیکھ کر مرحا کی آنکھوں میں خوشی سے آنسوں آئے۔۔

ساغر اپنے کمرے کے دروازے پر کھڑا اس کو دیکھ رہا تھا۔۔

ساغر نے جب اس کی آنکھوں سے آنسوں نکلتا دیکھا تو اس کا دل چاہا اس آنسوں کو وہ اپنے ہاتھ سے تھام لے وہ اسے زمین پر نہ گرنے دے۔۔۔

پر دل کی خواہشات کب پوری ہوا کرتی ہیں۔۔۔

میری جان اب چپ بھی ہو جاؤ تم اپنی دوست کو مظبوط کرنے آئی ہو یا رلانے۔۔۔

عادل میں کیا کروں مجھے رونا آرہا ہے میں مشکل وقت میں اس کے ساتھ نہیں تھی۔۔۔

اس کی بات پر مرحا کہتی ہے۔۔۔

عروہ اللہ کی مرضی سے ہر کام ہوتا ہے تم پلیز رو نہیں۔۔۔

مرحا پلیز مجھے معاف کر دو وہ مرحا کو گلے سے لگاتی ہے۔۔۔

میری جان مجھے تم سے کوئی گلہ نہیں تھا تم ایسے نہ بولو۔۔۔

کافی دیر وہ دونوں باتیں کرتی رہی کبھی ہنستی کبھی روتی۔۔۔

عادل اور ساغر بھی باتیں کرتے رہے ان کے بیچ اب کوئی ناراضگی نہیں تھی۔۔۔

عادل نے مرحا کو اس کے بچپن کے بارے میں بتانے کا سوچا پر اسے اکیلے میں سب بتانا تھا۔۔

جہاں ساغر نہ ہو اس لیے ابھی وہ خاموشی سے چلا گیا تھا۔۔۔

OOOOOOOOOOOOO

پورے راستے عروہ نے عادل کا سر کھائے رکھا تھا۔۔۔

کبھی وہ اپنی اور عروہ کی کوئی بات بتائے کبھی کوئی۔۔۔

عادل بھی مسکرا کر اس کی سب باتیں سن رہا تھا۔۔

کیونکہ آج کافی وقت بعد پہلے والی عروہ واپس آئی تھی۔۔۔۔

مرحا خاموشی سے بیٹھی تھی تو ساغر آرام سے چلتا ہوا آیا اور اس سے تھوڑا فاصلے پر بیٹھ گیا۔۔۔

مرحا نے ایک نظر اٹھا کر اسے دیکھا پر بولی کچھ نہیں۔۔۔۔

کچھ دیر دونوں میں خاموشی رہی اور پھر ساغر نے بولنا شروع کیا۔۔۔۔

مرحا تم مجھے معاف کر دو غلطی ہم دونوں کی برابر کی ہے۔۔

ہم دونوں ٹھیک کر لیتے ہیں سب کچھ۔۔۔

ساغر امید بھری نظروں سے اس کی طرف دیکھتا ہے۔۔۔

ساغر کبھی کیسا ہوتا کبھی کیسا اسے بدلنے میں وقت نہیں لگتا تھا۔۔۔

مرحاتواس کے معافی مانگنے کے طریقے پر حیران تھی۔۔۔

مجھے اتنا بڑا قدم نہیں اٹھانا چاہیے تھا پر مجھے مجبور بھی تم نے کیا تھا۔۔۔

اس کی باتوں پر بس مرحا اسے دیکھے گئی۔۔۔

میں چاہتا ہوں تم مجھے معاف کر دو۔۔

ہم نارمل انسانوں کی طرح رہیں نہ کوئی لڑائی نہ جھگڑا۔۔۔

اس کی بات پر مرحا آنکھیں چھوٹی کر کے اسے دیکھتی ہے۔۔۔

کیا تم ہر غلط کام چھوڑ رہے ہو۔۔۔

اس کے سوال پر ساغر نا سمجھی سے اس کی طرف دیکھتا ہے۔۔۔

میں نے کوئی غالب کا شعر تو نہیں سنایا جس کو تم سمجھ نہ پاؤ۔۔۔

مرحا نے طنز کیا تو ساغر کو شرمندگی ہوئی۔۔۔۔

میں نے پوچھا کیا تم مسلمان بن جاؤ گے۔۔

ہر غلط کام چھوڑ دو گے۔۔۔

نا محرم سے تعلقات ختم کر دو گے۔۔۔

نہیں تمہیں کس نے کہا کہ میں تمہاری شرطیں قبول کروں گا۔۔

یہ شرطیں نہیں ہیں ایک عام سی بات ہے جو سمجھنے پر بہت خاص ہے۔۔۔

میں تم سے معافی مانگنے آیا تھا گیان نہیں۔۔۔

تم ایسے کیوں ہو ہر چیز کے پیچھے کوئی نہ کوئی وجہ ضرور ہوتی ہے۔۔۔

کیا تم مجھے وہ وجہ نہیں بتا سکتے۔۔۔۔

کوئی وجہ نہیں ہے تم فالتو میں زیادہ سوچ رہی ہو۔۔۔

اگر معاف کرنا ہے تو کر دو ورنہ بھاڑ میں جاؤ۔۔۔

ساغر کہتے ہوئے باہر نکل جاتا ہے۔۔۔

مرحا افسوس سے اس کی پشت کو دیکھتی ہے۔۔۔۔

اس انسان کا کیا ہو گا اللہ پاک اس کو ہدایت دے آمین۔۔۔

oooooooooooooo

عادل کے گھر میں بھی سب کو معلوم ہو گیا تھا کہ مرحا کہ ساتھ کیا کچھ ہوا ہے اور کس نے کیا ہے۔۔۔

وہ سب تو حیران تھے اس کی حرکت پر۔۔۔

ان کو یہ بھی معلوم تھا کہ ساغر بگڑا ہوا ہے پر اتنا۔۔۔

انہوں نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ ساغر کسی لڑکی کے ساتھ زبردستی کرے گا۔۔۔

ایک مہینہ گزر گیا تھا سب کی زندگی معمول کے مطابق چل رہی تھی۔۔۔

سوائے ان دو کے جو ایک ہی چھت تلے دشمن بنے رہتے تھے۔۔۔

ساغر نے مرحا سے کافی بار معافی مانگنے کی کوشش کی تھی پر مرحا کی وہی بات۔۔۔

ساغر غصے میں گھر سے نکل جایا کرتا تھا۔۔۔

اب وہ کہاں جاتا تھا یہ تو اسے ہی معلوم ہوتا تھا۔۔۔

یا پھر آپ کی پیاری رائٹر مہک اور لیسشے کو ہاہاہا۔۔۔

مرحاب بھی رات کو ڈر جایا کرتی تھی۔۔۔

عروہ بھی اس سے کافی بات ملنے آئی تھی۔۔۔

عادل نے ابھی بھی اس سے بات نہیں کی تھی۔۔۔

آج عادل سوچ رہا تھا کہ عروہ کے ساتھ مرحا سے ملنے جائے۔۔۔

آج اسے ساغر نے بتایا تھا کہ میں گھر جا رہا ہوں۔۔۔

عادل کو بھی موقع مل گیا تھا بات کرنے کا۔۔۔

ساغر نے کافی بار مرحا کو بولا تھا کہ میں گھر جا رہا ہوں تم بھی چلو۔۔۔

پر مرحا نے ہر بار انکار کیا وہ ساغر کے ماں باپ کا سامنا نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔

ساغر اپنے گھر چلا گیا تو مرحا گھر کے کام کرنے لگی۔۔۔

عروہ نے اسے فون کیا تھا کہ میں اور عادل آئیں گے تم سے ملنے۔۔۔

جس پر مرحا کافی خوش تھی کیونکہ عروہ سے ملے ہفتہ ہو گیا تھا مرحا کو۔۔۔

تھوڑی دیر بعد باہر کی بیل بجی تو مرحا نے صحیح سے نقاب وغیرہ کیا اور دروازہ کھولنے چلی گئی۔۔۔

جب دروازہ کھلا تو سامنے عروہ اور عادل تھے مرحا نے جلدی سے عروہ کو گلے لگایا۔۔۔

یار تم ملنے نہیں آئی کافی وقت سے آج کیسے یاد آ گئی۔۔۔۔۔۔۔

یار کیا ہو گیا ملنے آ تو گئی ہوں نہ عروہ منہ بناتی ہے۔۔۔۔۔۔

اچھا خیر آ جاؤ اندر وہ کہتے ہوئے اندر بڑھتے ہیں۔۔۔

مرحا نے ان کو کھانے کی کچھ چیزیں دی۔۔۔

اس کے بعد وہ تینوں باتوں میں مصروف ہو گئے۔۔۔

کافی دیر بعد عادل نے ان دونوں کو اپنی طرف متوجہ کیا۔۔۔

مرحا مجھے تم سے ایک بات کرنی ہے۔۔۔

جی بھائی بولیں کیا بات کرنی ہے۔۔۔

مرحا کا اب سارا دھیان عادل کی طرف ہوتا ہے۔۔۔

مجھے ساغر کے بچپن کے بارے میں تمہیں بتانا ہے۔۔۔

ساغر ایسا نہیں تھا جیسا اب ہے ساغر بلکل ایک معصوم پیارا بچہ تھا۔۔۔

اسے کچھ حادثوں نے بدل دیا ہے۔۔۔

ساغر قران حفظ کر رہا تھا پر بیچ میں ہی ایک حادثہ ہوا تھا۔۔۔

جس کی وجہ سے ساغر اسلام سے سب سے بہت دور ہو گیا تھا۔۔۔

اس کی بات پر مرحا کو حیرت ہوتی ہے۔۔۔

جی بھائی آپ بتائیں پوری بات کیا ہوا تھا۔۔۔

مرحامیں چاہتا ہوں میرا دوست سدھر جائے۔۔۔

میرا یار بہت تکلیف میں ہوتا ہے میں چاہتا ہوں تم اسے پیار محبت سے سمجھاؤ۔۔۔۔

بھائی میں نے اسے بہت سمجھایا پر نہیں سنتا۔۔۔

تم کوشش کرتی رہو کوشش کرنے والوں کی کبھی ہار نہیں ہوتی۔۔۔

مرحابس خاموشی سے گردن ہلادیتی ہے۔۔۔۔

مرحاساغر کا ایک بڑا بھائی بھی تھا۔۔۔

اس کی بات پر مرحاسمیت عروہ کو بھی جھٹکا لگتا ہے۔۔۔

جو ایک حادثے میں اس دنیا سے چلا گیا ساغر اس کے ساتھ بہت اٹیچ تھا۔۔۔

انکل آنٹی اپنے کاموں میں بزی رہتے تھے۔۔۔

ان لوگوں کو بس پیسوں سے مطلب تھا۔۔۔

انہوں نے کبھی اپنی اولاد پر دھیان نہیں دیا تھا۔۔۔

شاہ میر اور ساغر ہی تھی ایک دوسرے کا سہارا۔۔۔

ایک بار انکل آنٹی گھر پر موجود نہیں تھے۔۔۔

تب ساغر چار سال کا تھا اور شاہ میر بھائی سات۔۔۔

تب ساغر اور شاہ میر بھائی کے علاوہ گھر میں دو ملازم موجود تھے۔۔۔

وہ دونوں کھیل رہے تھے کہ وہ دونوں ملازم وہاں پر آئے۔۔۔

ساغر جلدی سے ان کی طرف بڑھا اور ان کے ہاتھ پکڑ کر بولا۔۔۔۔

انکل آئیں آپ بھی ہمارے ساتھ کھیلیں ساغر پیار سے کہتا ہے۔۔۔

وہ دونوں آدمی ایک دوسرے کی طرف دیکھتے ہیں اور کہتے ہیں۔۔۔

ہاں بیٹا ضرور ہم کھیلنے ہی تو آئیں ہیں تمہارے ساتھ۔۔۔

اوکے انکل ہم کیا کھیلیں گے۔۔

ساغر پُر جوش انداز میں کہتا ہے۔۔۔

اس کھیل میں تم بلکل چیخو گے نہیں۔۔۔

وہ آدمی ساغر کی آنکھوں میں دیکھ کر سرد لہجے میں کہتا ہے۔۔۔

جی انکل میں کچھ نہیں کروں گا ہم کھیلتے ہیں۔۔۔

شاہ میر بھائی بھی مسکرا کر ان کو دیکھ رہے تھے۔۔۔

تب ایک آدمی نے شاہ میر کو پکڑا اور ایک نے ساغر کو۔۔۔

ایک ملازم نے ساغر کی پینٹ اتاری تو شاہ میر چلایا۔۔۔

یہ کون سا کھیل ہے چھوڑیں میرے بھائی کو۔۔۔

بچے رکو تو ہم بتاتے ہیں دوسرا ملازم اس کو خاموش کرواتا ہے۔۔۔

میں بول رہا ہوں میرے بھائی کو چھوڑو ورنہ میں آپ لوگوں کی جان لے لوں گا

۔۔۔

شاہ میر کو اتنی سمجھ تھی کہ جو یہ کھیل کھیلنے لگے ہیں یہ بلکل ٹھیک نہیں۔۔۔

وہ آدمی ساغر کے منہ پر ہاتھ رکھ دیتا ہے۔۔۔۔

ساغر ایک معصوم بچہ تھا خود جو اس کی سخت پکڑ سے نکلوا نہیں سکا۔۔۔

ساغر کی آنکھوں سے تکلیف سے آنسوں آنے لگے۔۔۔۔

شاہ میر چلاتا رہا پر انہوں نے اپنی درندگی اس معصوم بچے پر دکھائی۔۔۔

انکل پلیز میرے بھائی کو چھوڑ دیں اس کو درد ہو رہا ہے انکل پلیز۔۔۔

خون نکل رہا ہے انکل میرے بھائی کا انکل اس کو چھوڑ دیں۔۔۔

شاہ میر رونے لگتا ہے پر دوسرا ملازم اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دیتا ہے۔۔۔

کچھ دیر بعد دوسرا ملازم شاہ میر کو زوردار دھکا دیتا ہے۔۔

جس کی وجہ سے ساغر فرش پر گرتا ہے اور اس کے سر سے خون بہنے لگتا ہے۔۔۔۔

پہلا ملازم ساغر کو چھوڑ دیتا ہے اور ساغر بھی زور زور سے روتے ہوئے اپنے بھائی کی طرف دیکھ رہا ہوتا ہے۔۔۔

اسے کچھ سمجھ نہیں آتی وہ ایک معصوم بچہ تھا۔۔۔

ساغر کو درد ہو رہا ہوتا ہے اس کی اتنی ہمت نہیں ہو رہی ہوتی کہ اپنے بھائی کے قریب چلا جائے۔۔۔

تھوڑی دیر میں ساغر بھی اپنے ہوش و حواس سے بیگانہ ہو جاتا ہے۔۔۔

جب دو دن بعد ساغر کو ہوش آتا ہے تو وہ اپنے بھائی شاہ میر کے بارے میں پوچھتا ہے۔۔۔

جس پر اس کا باپ اس پر ہاتھ اٹھاتا ہے۔۔۔

پہلی بار تھا کہ اس کے باپ نے اسے مارا ہو۔۔۔

یہ تم نے کیا کر دیا تم نے اپنے بھائی کو سیڑھیوں سے دھکا دیا۔۔۔

ڈیڈ بھائی کدھر ہیں وہ ٹھیک تو ہیں نہ ساغر رونے لگتا ہے۔۔۔

مر گیا ہے تمہارا بھائی مار دیا تم نے اسے وہ چلاتے ہیں۔۔۔

ڈیڈ آپ کیا بول رہے ہیں بھائی کو کچھ نہیں ہوا وہ ٹھیک ہیں۔۔۔

ساغر کے ماں باپ کو معلوم ہو جاتا ہے سب کچھ پر وہ اپنا نام خراب نہیں کرنا چاہتے تھے۔۔۔

اس لیے اسی بات کو ایک حادثہ بنا دیتے ہیں۔۔۔

بابا اس دن وہ دو انکل انہوں نے بھائی کو زمین پر دھکا دیا تھا اور میرے ساتھ بھی بلکل اچھا نہیں کیا تھا۔۔۔

اس کی بات پر عادل کا باپ جلدی سے اس کو ایک اور تھپڑ لگاتا ہے۔۔۔

تم آئندہ یہ بات کسی کو نہیں بتاؤ گے ورنہ میں بہت برا پیش آؤں گا۔۔۔

پر ڈیڈ میرے بھائی کدھر ہیں مجھے ان کے پاس جانا ہے۔۔۔

مر گیا تمہارا بھائی اب چپ کرو۔۔۔

اس کے بعد ساغر کو وہی خواب ڈراتا تھا۔۔۔

اس کے بعد ساغر کی نفرت اپنے ماں باپ کے لیے اور بڑھ گئی تھی۔۔۔

ساغر نے تب سے ان کا کہنا ماننا چھوڑ دیا تھا۔۔۔

عادل بتا رہا تھا اور مرحا اور عروہ کی آنکھوں سے آنسوں بہہ رہے تھے۔۔۔

انہیں ساغر کے لیے برا لگ رہا تھا کہ اس نے اتنی کم عمر میں اتنا سب کچھ برداشت کیا ہے۔۔۔

مرحا میں چاہتا ہوں تم میرے دوست کو خوشیاں دو۔۔۔

وہ پہلے جیسا ہو جائے پلیز تم اس کو پہلے جیسا بنا دو۔۔۔۔۔۔۔

بھائی آپ فکر نہیں کریں میں پوری کوشش کروں گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مرحا میری بہن مجھے پتا ہے بہت مشکل ہے اس شخص کے ساتھ رہنا جس نے تمہاری عزت لوٹی ہو تمہارا وقار چھینا ہو۔۔

پر پلیز تم اس کو سدھار دو۔۔۔

مجھے بہت تکلیف ہوتی ہے اس کو اس حالت میں دیکھ کر۔۔۔

جی بھائی بہت مشکل ہے پر میں کیا کر سکتی ہوں۔۔۔

مجھ سے جو ہو سکا میں کروں گی بس آپ دعا کیجیے گا۔۔۔

ہاں میں دعا کروں گا بس تم نے پریشان نہیں ہونا۔۔۔

کافی باتیں کرنے کے بعد وہ لوگ اپنے گھر چلے گئے تھے۔۔۔

مرحارات کے کھانے کا انتظام کرنے لگی تھی۔۔۔

اسے رہ رہ کر عادل کی باتیں یاد آرہی تھی۔۔۔

وہ ساغر کے ساتھ اب بھی نہیں رہنا چاہتی تھی۔۔۔

وہ بس اس کو سدھارنے کی کوشش کرنے والی تھی۔۔۔

اس کے بعد اس نے یہاں سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے چلے جانا تھا۔۔۔

وہ سوچ کر پھیکا سا مسکرائی اور کام میں لگ گئی۔۔۔

oooooooooo

مرحا کھانا بنا کر ساغر کا انتظار کر رہی تھی جب کافی دیر بعد ساغر گھر میں داخل ہوا۔۔

ساغر کو دیکھتے ہی اسے ساغر کی تکلیف محسوس ہوئی لیکن وہ اپنے ساتھ ہوئی زیادتی بھی معاف نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔

وہ اپنی سوچوں سے تنگ آ چکی تھی کبھی کبھی اس کا دل کرتا سب کچھ چھوڑ کر کہیں دور چلی جائے جہاں کوئی نا ہو۔۔۔

لیکن اب وہ ساغر کو سیدھے راستے پر لانے کا سوچ چکی تھی۔۔

"میں نے کھانا بنایا ہے آ کر کھا لو۔۔

مرحا نے اسے دیکھتے ہوئے کہا تو ساغر نے اس کی طرف حیرت سے دیکھا۔۔

لیکن کچھ بھی کہے بغیر وہ کھانے کے لیے بیٹھ گیا تو مرحا اس کی پلیٹ میں کھانا نکالنے لگی۔۔

اس کی حرکت ساغر نے بڑی مشکل سے ہضم کی تھی۔۔۔۔

تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے۔۔

ساغر نے اس کے ماتھے کو چھونا چاہا تو مرحا ایک دم پیچھے ہوئی۔۔

کیوں میری طبیعت کو کیا ہوا بالکل ٹھیک ہوں۔۔

مرحا نے اپنا دوپٹہ ٹھیک کرتے ہوئے کہا۔۔

لیکن مجھے نہیں لگ رہی اس نے اپنا خدشہ بتایا۔۔

تم خاموشی سے کھانا کھاؤ بس مرحا نے چڑ کر کہا تو ساغر بھی خاموشی سے کھانا کھانے لگا۔۔

تھوڑی دیر بعد مرحا نے اسے مخاطب کیا۔۔

میں ایک بات کہوں مرحا کے کہنے پر اس نے گردن ہلا کر اسے اجازت دی۔۔

کیا تم یہ سب چھوڑ نہیں سکتے یہ سب گناہ ہے مرحا نے اسے سمجھانے کی غرض سے کہا۔۔

لڑکی بہتر ہو گا اپنے کام سے کام رکھو میرے کام میں ٹانگ اڑانے کی ضرورت نہیں تمہیں۔۔

ساغر نے سختی سے کہا اور دوبارہ کھانے کی طرف متوجہ ہوا۔۔

یہ سب گناہ ہے نامحرم کے جسم کی ہوس تمہیں لذت تو دے سکتی ہے لیکن سکون نہیں دے سکتی۔۔

مرحا نے سنجیدگی سے سخت لہجہ اپنایا۔۔

مجھے زیادہ لیکچر دینے کی ضرورت نہیں۔۔

اپنے کام سے کام رکھو۔۔

ساغر نے غصے سے کہا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔۔

ساغر تم میری بات مان لو ایسا مت کرو۔۔

و تم معافی مانگ لو وہ رب تمہیں معاف کر دے گا۔۔

مرحا نے ایک اور کوشش کی تو ساغر نے غصے سے اس کا بازو اپنی سخت گرفت میں

لیا اور اسے اپنے مقابل کھڑا کیا۔۔

اچھا تو نامحرم حرام ہے تم تو حلال ہو میرے لیے تو کیا خیال ہے۔۔۔

ساغر نے اسے اس انداز میں کہا کہ مرحا کی ریڑھ کی ہڈی سنسنا اٹھی۔۔

خبردار جو میرے قریب آنے کی کوشش بھی کی جان لے لوں گی تمہاری۔۔

مرحا نے دونوں ہاتھ اس کے سینے پر رکھ کر خود سے دور دھکیلا۔۔

کیوں، حرام حلال کا سبق تم ہی مجھے دے رہی تھی نا اب کیا ہوا تم تو میرے لیے

حلال ہو تو یہ دوری کیسی۔۔۔۔۔۔

ساغر نے اپنے قدم اس کی طرف بڑھائے۔۔۔

میں تمہیں سیدھے راستے پر دیکھنا چاہتی ہوں۔۔

میں چاہتی ہوں میری آنکھوں کے سامنے تم سدھر جاؤ اللہ کے قریب ہو جاؤ یہ نا ہو بہت دیر ہو جائے اور تمہارے پاس میں بھی نہ رہوں وہ روتے ہوئے بولی۔۔

تم خود کے قریب تو مجھے آنے نہیں دے رہی اور حرام سے تم مجھے دور رہنے کا کہہ رہی ہو۔۔

کمال ہے بھئی۔۔

میں نے خود کو ہمیشہ اپنے ہمسفر کے لیے بچا کر رکھا تھا کہ میں اس کی امانت ہوں اس کا حق ہو گا مجھ پر لیکن تم نے اپنی ہی امانت میں خیانت کر لی ساغر شاہ۔۔۔

تم نے اپنا ہی حق چھین لیا تم نے تم نے خود مجھے خوفزدہ کر دیا اپنے آپ سے۔۔

اب میں چاہ کر نا تمہارے قریب آسکتی ہوں اور نا آنے دے سکتی ہوں۔۔

مرحا نے اس کے سینے پر اپنے ہاتھ سے دباؤ دیتے ہوئے کہا۔۔

مجھے اللہ نے تمہارا ہمسفر بنا کر تمہارا پابند بنا دیا ہے۔۔۔۔۔۔

میں تمہیں چھوڑ کر بھاگ نہیں سکتی لیکن ایک وقت آئے گا ساغر شاہ کہ تم اپنے عمل کے لیے مجھ سے رو رو کر معافی مانگنا چاہو گے۔

تم خود میرے پابند ہونا چاہو لیکن میں نہیں رہوں گی تم تڑپو گے لیکن تمہیں میرا چہرا دیکھنا بھی نصیب نہیں ہو گا۔۔

مرحا نے روتے ہوئے کہا اور جا کر اپنے کمرے میں بند ہو گئی اور اونچی آواز میں رونے لگی۔۔

جبکہ ساغر غصے سے گھر سے نکل گیا۔۔

وہ خالی سڑکوں پر بے وجہ گاڑی بھگاتا رہا لیکن مرحا کے الفاظ چابک کی طرح اس کے دل پر وار کر رہے تھے۔۔

جس کا درد برداشت سے باہر تھا ایک جگہ گاڑی روک کر لمبے لمبے سانس لے کر خود کو کنٹرول کرنا چاہا لیکن کوئی فرق نا پڑا۔۔

وہ کیوں نہیں ہو گی میرے پاس۔

وہ بیوی ہے میری وہ کہیں نہیں جا سکتی۔۔

میں اسے کہیں نہیں جانے دوں گا کہیں بھی نہیں۔۔

ساغر نے لہورنگ آنکھوں کے ساتھ کہتے زور سے سٹیرنگ پر ہاتھ مارا لیکن دل تھا کہ اس کی دور جانے والی بات پھٹا جا رہا تھا۔۔

○○○○○○○○○○○○○

عادل نے چمچ میں کافی سارا نمک ڈال کر اوپر چاولوں ڈال دیے۔۔

آج آئے گا مزہ۔۔

میں کب سے تمہارا انتظار کر رہا ہوں۔۔

عادل نے عروہ کو کمرے میں داخل ہوتے ہوئے دیکھا تو فوراً کہا۔۔

کیوں تم کیوں میرا انتظار کر رہے تھے۔۔

عروہ نے اسے مشکوک نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

یار میں نے پلاؤ منگوایا تھا تمہیں پسند ہے نا اس لیے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس کے سوال پر عادل ایک دم گڑ بڑایا پھر سنبھل کر بولا۔۔

تم مجھے بیوقوف کیوں سمجھتے ہو۔۔

عروہ نے اسے تیکھی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کیوں کہ تم ہو۔۔۔

عادل کے منہ سے بے ساختہ نکلا۔۔

کیا۔۔

عروہ کے ایک دم چیخنے پر وہ ہوش میں آیا۔۔

میرا مطلب ہے تم تو بالکل بیوقوف نہیں ہو تم تو بہت سمجھدار ہو۔۔۔

عادل نے جلدی سے اپنی صفائی دی۔۔

لیکن عروہ پھر بھی اسے گھورتی رہی۔۔۔

اچھا چھوڑو آؤ ہم پلاؤ کھاتے ہیں۔۔

عادل نے اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے بیڈ پر بٹھایا اور پلیٹ اٹھائی۔۔۔

چاولوں کا نمک بھرا چمچ اٹھا کر اس کے آگے کیا۔۔

کھاؤ نا۔۔۔

عادل نے اسے منہ نا کھولتے دیکھ کر کہا۔۔

یہ چمچ آپ کھائیں اور بتائیں کیسا ہے۔۔

پھر کھاؤ گی عروہ نے اپنے نا کھانے کی وجہ بتائی۔۔

یار میں پہلے بھی یہ منگوا تا رہتا ہوں ان کا پلاؤ بہت اچھا ہوتا ہے۔۔

عادل نمک کا چمچ کھانے کے ڈر سے بولا۔۔

لیکن میں نے نہیں کھائے نا تو آپ کھائیں پہلے۔۔

عروہ بھی اپنی بات پر قائم تھی۔۔

یار میں نے اتنے پیار سے منگوائے ہیں تمہارے لیے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تو میں نے کون سا انکار کیا ہے میں کھاؤ گی ضرور کھاؤ گی۔۔

لیکن یہ چمچ آپ کھائیں گے۔۔

عروہ نے بولتے ہی چمچ اس کے ہاتھ سے پکڑ کر اس کے چہرے کے قریب کیا۔۔

آپ کھا کیوں نہیں رہے اس میں کچھ ڈالا ہے کیا۔۔

نہیں نہیں میں نے کیا ڈالنا اس میں بولتے ہی عادل کو مجبوراً وہ نمک سے بھرا چاول کا چمچ کھانا پڑا۔۔

کیسا ہے بتائیں۔۔

عادل کا دل تو چاہا کہ یہیں اگل دے لیکن چہرے پر زبردستی مسکراہٹ سجائی۔۔

بہت اچھے ہیں عادل کے تعریف کرنے پر عروہ نے پلیٹ میں سے ایک اور چمچ بھر کر اپنے منہ میں ڈالا۔۔

یہ تو سچ میں بہت مزے دار ہیں تھینکیو۔۔

عروہ نے کہتے ہی پلاؤ کھانا شروع کیا جبکہ عادل اس کی شکل دیکھتا رہ گیا۔۔۔

جو اس کے ساتھ پرینک کرنے کے چکر میں تھا اس پر ہی الٹا پڑ گیا تھا۔۔۔

○○○○○○○○○○○○○

مرحا کی آنکھ صبح فجر کے وقت کھلی تو اس نے اٹھ کر وضو کیا لیکن نماز پڑھنے سے پہلے اس نے ساغر کے کمرے کا رخ کیا۔۔

دروازہ کھول کر اندر دیکھا لیکن کمرہ خالی تھا۔۔

اس نے سارا دروازہ کھول اندر قدم رکھے اب وہ دروازہ بند کرنے سے ڈرنے لگی تھی۔۔

یہ سوچ ہی اس کی آنکھوں میں آنسو لے آئی۔۔

تھوڑا سا آگے آئی تو اس نے ساغر کو بالکونی میں سگریٹ پیتے دیکھا۔۔

اسے صرف اس کی پشت نظر آ رہی تھی۔۔

اس نے اپنے قدم واپس لیے اور اپنے کمرے میں آ گئی پھر فجر کی نماز ادا کی۔۔

اسی طرح نماز سے پہلے ساغر کو دیکھنے جانا اس کا معمول بن گیا لیکن اس نے اسے ہمیشہ جاگتے ہوئے پایا وہ سو نہیں پاتا تھا۔۔

یہ بات مرحا جان گئی تھی۔

ڈرتی تو خود بھی تھی۔۔

آج بھی وہ نماز پڑھنے سے پہلے وہ اس کے کمرے میں گئی تو اس نے آج پہلی بار اسے سویا ہوا دیکھا تھا تو اسے حیرت بھی ہوئی۔۔

اس نے قریب جا کر دیکھا تو سائیڈ ٹیبل پر نیند کی گولیاں دیکھ کر اسے برا بھی لگا۔۔۔

پھر اپنے کمرے میں واپس آئی تو نماز پڑھنے کے بعد اس نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے۔۔

یااللہ میں نہیں جانتی کہ میری قسمت میں کیا ہے لیکن مجھے آپ کے سامنے آتے ہوئے بھی شرمندگی ہوتی ہے۔۔۔

میں پاک نہیں ہوں۔۔

یہ بات مجھے اندر سے مار رہی ہے۔۔

سب چھن گیا مجھ سے میرے بابا۔۔

میرا گھر۔۔

سب کچھ۔۔

یااللہ آپ نے ساغر کو میری قسمت میں لکھا ہے لیکن میں چاہ کر بھی اس کے حقوق ادا نہیں کر سکتی مجھے معاف کر دیں اللہ۔۔

یااللہ میں نے آپ کے لیے ساغر کو معاف کیا۔۔

میں نے اپنے گنہگار کو معاف کر دیا۔۔

یااللہ اسے سیدھے راستے پر چلنے کی ہدایت و توفیق عطا فرما۔۔۔

وہ یہ سب گناہ چھوڑ دے۔۔

آمین ثمہ آمین۔۔

دعا مانگ کر اس نے اپنے آنسو صاف کیے اور کچن میں آ گئی اور ناشتہ بنانے لگی۔۔

ساغر بھی سرخ آنکھوں کے ساتھ کمرے سے نکلا اور کچن میں رکھی چیئر پر بیٹھ گیا۔۔

مرحا اپنا کام کرتی رہی جبکہ ساغر اسے دیکھتا رہا۔۔

مرحا جانتی تھی لیکن بولی کچھ بھی نہیں۔۔

مرحا نے خاموشی سے اس کے سامنے ناشتہ رکھا جسے ساغر نے بنا کچھ کہے کھانا شروع کر دیا۔۔

مرحا نے ناشتہ کیا اٹھ کر اپنے کمرے کی طرف جانے لگی تو ساغر بھی اس کے پیچھے آیا تو مرحا نے پلٹ اس کی طرف دیکھا۔۔

کیا کہنا چاہتے ہو۔۔

مرحا نے اسے کشمکش کا شکار دیکھا تو خود ہی پوچھ لیا۔۔۔

کیا ہم نارمل کپلز کی طرح نہیں رہ سکتے۔۔

ساغر نے سرخ آنکھوں کے ساتھ اس سے پوچھا۔۔

مرحا اس کی سرخ آنکھوں کی وجہ جانتی تھی۔۔

ہو سکتا تھا۔۔

بالکل ہو سکتا تھا لیکن میں چاہ کر بھی نارمل نہیں ہو پا رہی۔۔

میں نہیں جانتی مجھے کتنا وقت لگے گا میں اس معاملے میں خود کو فورس نہیں کر سکتی۔۔

مرحا سنجیدگی سے بول کر اپنے کمرے میں چلی گئی لیکن ساغر آج پہلی بار شرمندہ ہو گیا تھا۔۔

شاید احساسِ گناہ تھا لیکن اس کے دل کو سکون بالکل نہیں تھا۔۔

وہ سکون کا متلاشی تھا۔۔۔

OOOOOOOOOO

وقت گزرتا جارہا تھا۔۔

تبدیلی ان کے رشتے میں صرف اتنی سی آئی تھی کہ وہ ایک دوسرے سے بات کر لیا کرتے تھے۔۔

ساغر اس سے بات کرتا تو مرحا جواب دے دیا کرتی تھی۔۔

لیکن ابھی بھی وہ دونوں الگ الگ کمروں میں رہتے تھے۔۔

مرحا کبھی کبھی اکیلے میں روتی تو ساغر کو اسکی آنکھوں سے ہی پتا چل جاتا تھا کہ وہ روئی ہے۔۔

ساغر کو اس کا رونا تکلیف دیتا تھا۔۔

وہ چاہتا تھا کہ وہ رویا نا کرے۔۔

ایک دن مرحا لاؤنج میں صوفے پر بیٹھی تھی۔۔

ساغر آیا تو وہ بھی اس کے ساتھ ہی صوفے پر بیٹھ گیا۔۔۔۔۔

تم اتنی پر سکون کیسے ہو۔۔

کیا تمہارا دل بے چین نہیں ہوتا۔۔

ساغر نے اس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔

نہیں میرا دل بے چین نہیں ہوتا نماز پڑھنے سے دل کو سکون ملتا ہے۔۔

تم بھی پڑھو گے تو تمہیں بھی سکون نصیب ہو گا اور تم سکون سے سو سکو گے۔۔

مرحا کی بات پر ساغر کو حیرانی نہیں ہوئی کیونکہ وہ پہلے دن سے جانتا تھا کہ مرحا اس کے کمرے میں آتی ہے۔۔

وہ بات سن کر اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا شاید وہ ابھی بھی اپنے رب کے آگے نہیں جانا چاہتا تھا احساس تو اسے ہو گیا کہ اس نے اس لڑکی ساتھ غلط کیا لیکن وہ ابھی بھی اپنے کیے کی معافی نہیں مانگ پا رہا تھا اچھے سے اور یہی چیز اس کو بے چین کر رہی تھی

وہ سکون چاہتا تھا لیکن وہ یہ بھول گیا تھا کہ انسان کا سکون اسکے رب نے اپنے آگے سجدہ کرنے میں رکھا ہیں

وہ جواب دیے بغیر اپنے کمرے کی طرف چل پڑا

تو مرحا بھی ٹی وی کی طرف متوجہ ہو گئی۔۔

وہ چینل آگے پیچھے کر رہی ہوتی کہ ایک دم ایک چینل پر روک دیتی اور وہ چینل کوئی اور نہیں کارٹون والا چینل تھا۔۔

جس میں اسکے فیورٹ کارٹون اوگی اینڈ ڈی کاکروچز لگے ہوئے تھے۔۔

وہ دیکھتے دیکھتے ہنسنے لگی۔۔

جب کمرے سے ساغر باہر آیا تو پہلی بار مرحا کی ہنسی دیکھ اس میں کھو سا جاتا۔۔

پہلی دفعہ اسکے سامنے ہنستا ہوا چہرہ آیا تھا اور اسکو یہ ماننے سے انکار نا تھا کہ سامنے بیٹھی لڑکی کی ہنسی بہت ہی معصومانہ تھی۔۔

بلکل اسی کی طرح۔۔

وہ کافی دیر بنا پلکیں جھپکائیں اسکی طرف دیکھتا رہا وہ یہ تک بھول گیا تھا کہ وہ کمرے سے باہر کس لیے آیا تھا۔۔۔

مرحا اپنے اوپر کسی کی نظروں کی تپش کو اگنور کرتی اب سنجیدگی سے چینل تبدیل کر رہی ہوتی۔۔

وہی ساغر اسکی ہنسی بارے سوچتے ہی باہر نکل جاتا۔

oooooooooooo

پورا دن اسی کی ہنسی بارے سوچتا رہا کب اتنا وقت گزر گیا اسے پتا ہی نہیں چلا۔۔

ادھر مرحا نماز پڑھ کر رات کا کھانا کھا کر ساغر کی باتوں کے بارے میں سوچتی ہے۔۔

وہ بہت پریشان تھی۔۔

اس نے اللہ کے لیے معاف تو کر دیا تھا لیکن وہ کیسے ایک ایسے انسان ساتھ نارمل زندگی گزار سکتی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کیسے اسے اپنی عزت کا محافظ مان سکتی جو اسکی عزت کا لوٹیرا تھا۔

یہی سوچتے سوچتے اسکی کب آنکھ لگ گئی پتا ہی نا چلا۔۔

جب ساغر گھر واپس آیا تو پورا گھر اندھیرے میں ڈوبا ہوا ملس تو وہ اپنے قدم سیدھا مرحا کے کمرے کی طرف بڑھاتا ہے۔۔۔

کمرے کا دروازہ ہر روز کی طرح کھلا ہوا ہی ملا۔۔

وہ اندر داخل ہوا تو دیکھتا ہے مرحا سکون سے سوئی ہوئی ہے۔۔

وہ پاس جا کر کتنی دیر اسکے چہرے کی طرف دیکھتا رہتا مم

کسی احساس کے تحت وہ جھکتا ہے اور اسکے ماتھے پر پیار سے لب رکھتا ہے ساتھ ہی پیچھے ہو جاتا تا کہ مرحا کی نیند نا خراب ہو۔۔

سونے کے لیے اپنے کمرے کی طرف قدم بڑھاتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اپنے بیڈ پر لیٹ جاتا ہے لیکن نیند اسکی آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔۔

اس کو نیند نہیں آنی تھی تو نہیں آئی۔۔

وہ اپنی کیفیت سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ کیوں اسکا دل بے چین ہیں۔۔۔

کروٹیں بدلتے بدلتے کب صبح فجر کا وقت ہو جاتا پتا ہی نہیں چلتا۔۔

وہ کسی احساس کے تحت اپنے قدم مرحا کے کمرے کی طرف بڑھاتا ہے۔۔۔

اسے علم تھا کہ وہ ضرور فجر کی نماز پڑھنے کے لیے جاگ گئی ہو گی۔۔

لیکن جب وہ کمرے میں داخل ہوتا تو مرحا کو سویا ہوا پا کر وہ پریشانی سے اسکی طرف بڑھتا ہے تاکہ اسے نماز کے لیے اٹھا سکے۔۔۔

وہ آواز دیتا ہے تاکہ اسکی نماز نا چھوٹ جائے لیکن مرحا کی آنکھ نہیں کھلتی تو وہ

پریشانی سے اسکے کندھے ہلا کر اٹھاتا ہے لیکن اسکے جسم میں کوئی جنبش نا ہوتی دیکھ

وہ اور زیادہ پریشان ہوتا ہے۔۔۔

وہ اسے اپنی بانہوں میں اٹھا کر قدم باہر کی طرف بڑھاتا ہے۔۔۔

اس دوران کب اسکی آنکھ سے آنسو نکل کر گرتا ہے اسے پتہ ہی نا چلا۔۔

وہ اپنا رخ کسی قریبی ہسپتال کی طرف کرتا تاکہ جلد از جلد علاج ہو سکے۔۔

اسے بہت کچھ غلط ہونے کا احساس ہوتا ہے۔۔

سارے راستے وہ مرحا کو اٹھانے کی کوشش کرتا رہا لیکن ذرا سی جنبش نا ہوئی۔۔

اتنے میں ہسپتال آگیا۔۔

وہ جلدی جلدی مرحا کو اٹھاتا اندر کی طرف جاتے ساتھ وہ ڈاکٹرز کو بلاتا۔۔

ڈاکٹر زہر بڑی میں آتے ساتھ ہی مرحا کو لے کر ایمر جنسی وارڈ کی طرف بڑھ جاتے ہیں۔۔

پیچھے ساغر پاس ہی بینچ پر بیٹھ جاتا ہے۔۔

ایک گھنٹے سے اوپر ہو گیا لیکن ڈاکٹر زا بھی تک باہر نہیں آئے تھے۔۔

وہ آنکھیں بند کرتا تھوڑی دیر کے لیے تو اسے اسکا پیارا بھائی نظر آتا ہے۔۔

جو اپنے لاڈلے ساغر سے ناراض لگ رہا تھا تو ساغر تڑپ کر پکارتا ہے اپنے بھائی کو تو شامیر جواب دینے کے بجائے پاس بیٹھ جاتا ہے اور کہتا ہے۔۔

ساغر میری جان میں نے آپکو کتنا سمجھایا کہ جس راستے پر چل رہے ہیں وہ راستہ غلط ہے لیکن آپ نے میری ایک بات نامانی۔۔

زندگی نے کتنے موقع دیے لیکن آپ نے ہر موقع کو جانے دیا۔۔

وہ سب ایک آزمائش تھی اور آزمائشوں پر صبر کیا جاتا ہے۔۔

آپ تو ایسے نہیں تھے پھر کیوں آج آپکی وجہ سے ایک باپردہ لڑکی خود سے نظریں نہیں ملا سکتی ل۔۔

آپکی وجہ سے وہ کس حال میں ہے۔۔

ایک بات یاد رکھیے گا۔۔

اللہ اپنے حقوق تو معاف کر دیتا ہے لیکن حقوق العباد کی معافی ناممکن ہے جب تک وہ انسان نا معاف کر دے، تو وہ تڑپ اٹھا ساتھ ہی اپنے بھائی سے مخاطب ہو کر کہتا ہے۔۔

بھائی۔۔

بھائی میں مانتا ہوں مجھ سے غلطی ہوئی پچھتاوا بھی ہے میں معافی بھی مانگ لونگا۔۔

اور وہ یہ باتیں روتے روتے کہہ رہا تھا اس نے یہ تو نہیں چاہا تھا کوئی اسکی وجہ سے مر جائے۔۔

تو میری جان ابھی بھی آپکے پاس وقت ہیں آپ اپنے رب کے آگے جھک جائین۔۔

وہ سات سمندروں کا مالک انسان کے ایک آنسو سے پیار کرتا ہے۔۔

لیکن بھائی میں کیسے جائو میں تو بہت۔۔۔۔

آگے وہ بول نہیں پاتا۔۔

ساتھ ہی ڈاکٹر اسے ہلاتا اور کہتا ہے سر سر۔۔

اندر پیشنٹ آپکی وائف ہیں۔۔

جی کیا ہوا کیسی ہے وہ۔۔

سر ایم سوری۔۔

وہ لڑکھڑایا۔۔۔

کی۔۔۔۔۔اکیامط۔۔۔۔۔لب۔۔

سر پیشنٹ نے بہت زیادہ کسی چیز کی ٹینشن لی تھی۔۔

جس کی وجہ سے انکی دماغ کی رگیں کام کرنا بند کر چکی ہیں۔۔

وہ کومہ میں جا چکی ہیں۔۔۔

ساغر گرنے کے انداز میں بینچ پر بیٹھتا ہے۔۔

اسے سمجھ نہیں آرہی ہوتی کہ یہ سب اچانک ہوا کیسے۔۔۔۔

کل تو اسکی ہنسی سنی تھی اور آج۔۔

اسکی آنکھوں سے آنسو گرتے ہیں اور ایک دم چیخ مار کر کہتا ہے۔۔۔

اللہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کیوں اللہ جی ہر بار میرے ساتھ ہی ایسا کیوں کرتے ہیں آپ۔۔۔

پہلے مجھ سے میرا جان سے پیارا بھائی چھین لیا۔۔

اب پھر سے مجھے کوئی اچھا لگنے لگا تو آپ اسے بھی لینا چاہتے ہیں کیوں آخر کیوں ہمیشہ میرے ساتھ ہی کیوں۔۔۔

آس پاس گزرتے لوگ اس جنونی انسان کی طرف دیکھ رہے ہوتے ہیں۔۔

جو ہر چیز سے بیگانہ بس خود سے باتیں کر رہا ہوتا ہے۔۔۔

لوگوں کو اس پر بہت ترس آتا لیکن وہ بھی کیا کر سکتے تھے۔۔

اتنے میں نرس آ کر کہتی آپ اس طرح شور نہیں مچا سکتے دوسرے پیشنٹ ڈسٹرب ہوتے ہیں۔۔۔

تب وہ ہوش کی دنیا میں واپس آتا ہے۔۔۔

اسکے سامنے بار بار مرحا کی التجا کرتی صورت آ رہی ہوتی کبھی اسکی نقاب میں چھپی آنکھیں۔۔

جو ہمیشہ اسے دیکھ کر خوف میں مبتلا ہو جایا کرتی تھی۔۔

آج اسے اپنا آپ بہت برا الگ رہا تھا۔۔

اسکا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ ہر چیز تہس نہس کر دے۔۔۔

وہ دوبارہ ایک دفعہ پھر جا کر ڈاکٹر سے پوچھنا چاہتا تھا۔۔۔

اس لیے اپنے قدم کیبن کی طرف بڑھائے جہاں ڈاکٹر موجود تھی۔۔۔

ڈاکٹر اس کو اندر آتا دیکھ اسے بیٹھنے کا اشارہ کرتی تو وہ بیٹھ کر ڈاکٹر کو کہتا ہے۔۔۔

پلیز ڈاکٹر اس کو بچا لیں آپ جو مانگے گی میں آپکو دوں گا۔۔۔

تو ڈاکٹر اپنے پروفیشنل انداز میں کہتی ہیں۔۔۔

دیکھے مسٹر ہم کوئی خدا نہیں جو بچا سکیں کو مہ پیشنٹ کے ہوش میں آنے کے چانسز

ہوتے ہیں۔۔

کبھی وہ ایک ہفتے میں کبھی مہینوں اور سالوں لگ جاتے ہیں آپ کو چاہیے کہ آپ دعا کرے۔۔

اس سے بہتر کوئی ہتھیار نہیں۔۔

بیشک وہ سب کی سنتا ہے آپکی بھی سنے گا۔۔

آپکی وائف کو کمرے میں شفٹ کر دیا گیا ہیں آپ ان سے مل سکتے ہیں شکریہ۔۔۔

ڈاکٹر یہ کہہ کر باہر کی طرف بڑھ جاتی ہے تو ساغر وہی بیٹھتا سوچ رہا ہوتا کہ کیسے جائے رب کے آگے اس کو تو نماز بھی نہیں آتی لیکن وہ یہ بھول گیا کہ وہ رب العزت ہمارے دلوں کے حال جانتا ہے۔۔

جو ہمیں ستر ماؤں جتنا پیار کرتا ہے۔۔

اسکے سامنے صرف رو دو بولو کچھ بھی ناتب بھی وہ سن لیتا ہے۔۔

پتا نہیں لوگ یہ کیوں کہتے ہم بہت گناہ گار ہم کس منہ سے جائے اسکے سامنے۔۔

وہ یہ کیوں نہیں سوچتے وہ رب العزت ہیں وہ ہر نعمت سے نواز رہا ہے۔۔

یہی منہ آپکا دیکھ کر جب آپ گناہ کرتے تب وہ رب آپ کو نہیں چھوڑ رہا تو سوچ

ذرا جب آپ اس کی زیادہ نہیں تھوڑی باتوں پر بھی عمل کریں گے تو وہ خوش ہو کر

آپکو وہ نوازے گا جس کا آپ نے سوچا بھی نہیں ہو گا۔۔۔

کیونکہ وہ رب العزت کبھی بھی انسان کو اسکی برداشت کے باہر دکھ نہیں دیتا۔۔

لیکن خوشی ہمیشہ اسکی اوقات سے بڑھ کر دیتا ہیں بیشک۔۔۔۔

ساغر اپنی سوچ میں ڈوبا ہوا ہوتا ہے کہ موبائل کی رنگ ٹون اسے اصل دنیا میں

لاتی ہے۔۔۔

موبائل نکال کر دیکھتا تو عادل کا نمبر جگمگا رہا ہوتا ہے۔۔۔

وہ کال یس کر کے کان کے ساتھ لگاتا ہے لیکن بولتا کچھ نہیں کیونکہ اس میں بولنے

کی ہمت ہی نہیں ہوتی۔۔۔

یار تو کدھر ہے اور مرحا کدھر ہے عروہ ملنے کے لیے آئی ہے اس سے۔۔م

ساغر بس اتنا بولتا کہ میں ہاسپٹل میں ہوں۔م

ع کیوں خیریت تو ٹھیک ہے نا اور اور مرحا کدھر ہے۔

یار میں پاس ہی کے ہاسپٹل میں ہو تو آجا مجھے ضرورت تیری۔۔

خود پر لاکھ قابو کرنے کے بعد بھی اسکا لہجہ بھیگ جاتا ہے۔۔

اچھا ہم بس ابھی آرہے ہیں۔۔

عادل۔یہ کہہ کر فون کاٹ دیتا ہے۔۔

ساغر بھی تھکا ہارا سا کیبن سے باہر نکلتا پاس ہی ایک آدمی سے پوچھتا کہ یہ پریئر روم کہاں ہے۔۔

تو وہ آدمی کہتا کوریڈور کی بائیں جانب شکریہ۔۔۔

یہ کہہ کر وہ آگے بڑھتا ہے۔۔

ساغر جیسے جیسے قدم بڑھاتا اسکے دل کی ڈھرکن تیز ہو جاتی۔۔۔

وہ خود کی کیفیت پر قابو پانے کی کوشش کرتا ہے لیکن ہوتا نہیں۔۔

اس کو اپنے سارے گناہ اپنی آنکھوں کے سامنے نظر آرہے تھے۔۔

آنکھوں سے آنسو زار و قطار نکل رہے تھے وہ ڈھرکتے دل کے ساتھ اپنے قدم اندر رکھتا ہے۔۔۔

اب اسے سمجھ نہیں آرہی ہوتی کہ وہ کیا کرے کیونکہ اسے تو نماز ہی نہیں آتی تھیم۔

اس کو یہ بھی شاید یاد نہیں تھا کہ اس نے کبھی سجدہ کیا بھی تھا یا نہیں۔۔

آس پاس نظر دوڑانے پر اسے ایک بچہ جورو کر دعا مانگ رہا ہوتا غور کرنے پر پتا چلتا کہ وہ اپنی والدہ کی صحت کے لیے دعا مانگ رہا ہوتا ہے۔۔

جب وہ بچا سجدہ شکر کر کے اٹھتا تو ساغر اسے مخاطب کرتا ہے۔۔

بات سنو تو وہ بچہ کہتا جی بھائ بولیں۔۔

وہ وہ تم میری ایک ہیلپ کرو گے۔۔

جی کیا ہوا۔۔

وہ نا۔۔

شرمندہ سا وہ سوچ رہا ہوتا کیسے بتائے مجھے نماز نہیں آتی۔۔

تو بچہ اسے ہلا کر کہتا بھائ کیا ہوا کیسی ہیلپ چاہیے۔۔مجھے نماز نہیں آتی کیا تم مجھے پڑھائو گے۔۔

پہلے تو بچہ حیران ہوتا۔۔

ساغر اسکی شکل پر حیرانی کے تاثرات دیکھ اور شرمندہ ہوتا ہے۔۔۔

جی پڑھا دوں گا پہلے آپ کو وضو کرنا ہو گا۔۔

چلیں آئے میں بتاتا کیسے کرتے ہیں ساغر بھی اسکے ساتھ ہو لیتا ہے۔۔

بچہ وضو کروانے کے بعد نماز کی نیت کرواتا اور ساری نماز پڑھواتا ہے۔۔۔

جوں جوں ساغر نماز پڑھ رہا ہوتا ہے دل سے بیچینی اور بے سکونی جھڑتی جاتی ہے۔۔

اس کو اپنے اندر ایک سکون کی لہر اترتی ہوئ محسوس ہوتی ہے۔۔۔

نماز پڑھانے کے بعد بچہ کہتا ہے بھائی اب آپ دعا مانگیں میں چلتا ہوں تو وہ سر ہلا دیتا ہے۔۔۔

ساغر دعا کے لیے ہاتھ اٹھاتا لیکن اسے سمجھ نہیں آرہا ہوتا وہ کہاں سے شروع کرے کیونکہ اسکے گناہوں کی لسٹ بہت لمبی تھی۔۔۔

اتنا وقت وہ اسی جگہ پر بیٹھ کر کہاں سے شروع کرے یہی سوچ رہا ہوتا ہے۔۔

اس کی آنکھوں سے آنسو اسکے خوبصورت چہرے پر گر رہے ہوتے ہیں۔۔۔

اتنے وقت میں اسکے منہ سے صرف ایک لفظ اللہ نکلتا ہے۔۔۔

بچوں کی طرح روتے ہوئے بار بار اپنے رب کو اس طرح پکار رہا تھا جسطرح چھوٹے بچے کسی تکلیف پر ماں کو پکارتے ہیں۔۔۔

ہچکیوں کے دوران وہ بولا بھی تو بس اتنا اللہ جی مجھے معاف کر دیں۔۔۔

پھر سے اونچی اونچی آواز سے رونا شروع کر دیتا ہے۔۔۔۔

اللہ جی مجھے معاف کر دیں۔۔

آپ تو معاف کرنے والے ہیں نا۔۔

آپ ہر انسان سے پیار کرتے ہیں مجھ سے بھی کرتے رہے لیکن میں نہیں مانا۔۔

اللہ جی سوری نا اب نہیں کروں گا پلیز اللہ جی معاف کر دیں۔۔

آپ آپ میرے دوست بن جائیں میرے پاس کوئی نہیں تھا نا اس لیے میں ایسا ہو گیا۔۔۔

جب آپ میرے دوست ہوں گے تو مجھے ہر برے کام سے روکیں گے۔۔

اللہ جی دیکھے نا میری طرف میری حالت کیا ہو گئی ہے۔۔۔

مجھے آپکی ضرورت ہے۔۔

میں غلط تھا اللہ جی پلیز آپ مجھے معاف کر کے ایک موقع دیں۔۔

وعدہ کرتا ہوں اچھا بچہ بن کر دیکھاؤں گا۔۔

اللہ جی آپ مرحا کو ٹھیک کر دیں میرے پاس میری اپنی وہی ہے۔۔

پلیز اللہ جی میں وعدہ کرتا ہوں میں اسے ہر خوشی دوں گا۔۔

اسکا دل بھی نہیں دکھاؤں گا۔۔

وہ جو کہے گی کروں گا۔۔

آپکی بھی ہر بات مانوں گا۔۔

کوئی غلط کام بھی نہیں کروں گا۔۔

وہ بچوں کی طرح روتے ہوئے بار بار اپنے رب کو پکار رہا تھا۔۔

وہ اپنے رب کا ساتھ چاہتا تھا اسے دعا مانگنا نہیں آتا تھا لیکن پھر بھی ایک آس ایک امید کے تحت وہ اپنے رب سے بات کر رہا تھا کہ اسکا رب اسکی ضرور سنے گا بیشک وہ رب العزت بہترین سننے والا ہے۔۔۔

اسکو دعا مانگتے مانگتے کافی وقت ہو چکا تھا۔۔

اپنے آنسو صاف کر کے وہ کمرے سے باہر قدم رکھتا ہے تو دیکھتا عادل اور عروہ اسی طرف ہی آرہے ہیں جہاں مرحا ہوتی۔۔۔

عروہ آتے ساتھ کہتی۔۔

بھائی یہ سب کیسے ہوا میری مرحا کہاں ہے۔۔

وہ روتے ہوئے اس سے پوچھ رہی تھی۔۔

عادل تو ساغر کی لال سوجھی آنکھیں دیکھ بہت حیران ہوا تھا۔۔

عادل عروہ کو سنبھال رہا تھا۔۔

عروہ ماں بننے والی جس کی وجہ سے وہ آج مرحا سے ملنے آئی تھی تاکہ دونوں ساتھ مل کر یہ خوشی سیلیبریٹ کر سکیں۔۔۔

اسے کیا پتا تھا اسکی دوست اس حال میں ہو گی۔۔

ساغر نے کل سے لے کر آج تک کی ساری بات ان دونوں کو بتائی تو وہ دونوں مرحا کو دیکھنے کے لیے کمرے کی طرف چل پڑے۔۔

عادل کہتا ہے تو بھی ساتھ چل۔۔

یار میری ہمت نہیں تم لوگ جائو۔۔

تو وہ کمرے میں اندر جاتے ہیں پیچھے ساغر بینچ پر بیٹھ جاتا ہے۔۔

کمرے میں جاتے ساتھ عروہ تو اپنی دوست کو مشینوں میں جکڑا دیکھ ہی زار و قطار رونا شروع کر دیتی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

پلیز خود کو سنبھالو ابھی ہمیں ساغر کو بھی سنبھالنا ہے۔۔۔۔

حالت دیکھی ہے جیسے ایک جوہری اپنا سب کچھ ہار جاتا ہے۔۔

آج وہ ہار چکا ہے اسے ہماری ضرورت ہے مرحا کو واپس زندگی کی طرف لانا ہوگا

۔۔

ہمیں اس وقت ہم کمزور نہیں پڑ سکتے پلیز خود کو سنبھالو۔۔

وہ دونوں مرحا کو دیکھنے کے بعد باہر آتے ہیں تو ساغر نم اور ویران آنکھوں کے ساتھ انہیں دیکھ رہا ہوتا کے۔۔

عادل اور عروہ کو اس وقت بہت ترس آتا ہے ساغر پر۔

عادل ساغر ساتھ مخاطب ہو کر کہتا ہے یار تو مرحا پاس کیوں نہیں جارہا اسے ضرورت ہے تیری۔

یار میری ہمت نہیں پڑ رہی میں کیسے اسکا سامنا کروں گا۔۔۔

یار تو ہی اب اسے زندگی کی طرف لے کر آسکتا ہے جا اس کے پاس یہ کہہ کر وہ دونوں گھر کے لیے نکل پڑتے ہیں کیونکہ عروہ کی طبیعت اب خراب ہونے لگی تھی۔۔۔۔۔۔

انکے جانے کے بعد ساغر اپنے قدم بڑی ہمت سے مرحا کے کمرے کی طرف لے کر جاتا ہے۔۔۔

اندر جاتے ساتھ جب اسکی نظر سامنے مشینوں میں جکڑے چہرے پر پڑتی ہے تو اور زیادہ رونا شروع کر دیتا ہے۔۔۔

پاس آکر اسکے چہرے کو دیوانہ وار دیکھتا اور جھک کر اسکے ماتھے پر لب رکھتا ہے۔۔

آنسو اسکے مرحا کا چہرہ بھگو رہے ہوتے ہیں۔۔

کافی دیر بعد جب وہ پیچھے ہوتا ہے تو پاس بیٹھ جاتا ہے ہاتھ پکڑ کر اور کہتا ہے مرحا پلیز مجھے معاف کر دو۔۔۔۔۔۔

واپس آ جائو ایک بار میں کبھی تمھیں کچھ نہیں کہوں گا۔۔۔۔

جو کہو گی وہی کروں گا اچھا انسان بن جائون گا پلیز آ جائو واپس۔۔

آنسو اسکی آنکھوں سے نکل کر اب مرحا کا ہاتھ بھگو رہے تھے۔۔

میں اپنے رب سے بھی معافی مانگ لوں گا تم سے بھی بس ایک دفعہ اٹھ جائو۔۔۔

میرے پاس اور کوئی نہیں ہے بھائی بھی چلے گئے اب پلیز مرحا تم مت جانا پلیز جاگ جائو پلیز نا۔۔۔

اسکے ہاتھ پر سر رکھ کر وہ باتیں کرتا کرتا کب سو گیا اسے پتا ہی نا چلا۔۔

صبح کمرے میں نرس آکر اسے اٹھاتی تو وہ حیران پریشان ہوتا کہ اسے اتنی سکون سے نیند کیسے آ گئی وہ بھی نیند کی گولیوں کے بغیر۔۔۔

○○○○○○○○○○○○○○

عروہ جب گھر واپس آتی ہے تو اپنے کمرے کی طرف بڑھ جاتی۔۔

اسے بہت رونا آرہا ہوتا ہے۔۔

اسے وہ سارے دن یاد آتے ہیں جب وہ اور مرحا ایک ساتھ ہوتے تھے۔۔۔

ایک دوسرے کو تنگ کرنا۔۔

ایک دوسرے کے لیے کچھ بھی کر گزرنا۔۔

مرحا کا ڈر جانا۔۔

پھر عروہ کا لڑ جانا۔۔

یہ سارے سینز اسکی آنکھوں کے آگے آرہے ہوتے ہیں۔۔۔

وہ روتے روتے اپنے رب سے مخاطب ہو کر کہتی ہے۔۔۔۔۔

اے اللہ جی آپ تو رحمان ہیں رحیم ہیں اے میرے مالک رحم فرما۔۔

اللہ جی مرحا نے تو کبھی کسی کے بارے میں غلط نہیں سوچا وہ تو تیری فرماں بردار بندی ہے اسکے حال پر رحم فرما اس کو اس مشکل آزمائش سے نکال دے میرے رب۔۔۔

وہ دعا مانگ رہی ہوتی ہے کہ عادل کمرے میں داخل ہوتا ہے۔۔۔

اس کو ہچکیوں ساتھ روتا دیکھ وہ بہت پریشان ہوتا کیونکہ وہ مرحا اور عروہ کا آپس میں پیار جانتا تھا۔۔

اس کو اس کنڈیشن میں سنبھالنا عادل کے لیے بہت مشکل ہو رہا تھا۔م

عروہ میری ٹڈی خود کو سنبھالو تمھارے رونے سے وہ کیا صحیح ہو جائے گی۔۔

خود کا اور ہمارے ہونے والے بچے کا خیال رکھو یار زیادہ ٹینشن مت لوں دیکھنا انشاء اللہ مرحا ایک دم ٹھیک ہو جائے گی۔۔۔

عروہ عادل لے قریب ہو کر کہتی ہے۔۔۔

آپ صحیح کہہ رہے ہیں نا میری دوست ٹھیک ہو جائے گی نا۔۔

جی میری جان بس آپ دعا کریں۔۔

بلکہ ابھی آپ یہ میڈیسن کھائیں اور آرام کریں۔۔

عروہ ایک بار پھر لیٹتے لیٹتے عادل کو بلاتی ہے اور کہتی۔۔

عادل واقع میں مرحا ٹھیک ہو جائے گی نا۔۔

جی انشاءاللہ۔۔

عادل کو خود سمجھ نہیں آتی کہ وہ کیسے تسلی دے اس لیے بس اتنا بول کر وہ اپنے قدم باہر کی طرف بڑھا لیتا دیتا ہے۔۔۔

رب جسے چاہے جیسے چاہے ہدایت دیتا ہے ذریعہ کوئی بھی بنا دیتا ہے۔۔۔

ساغر جس سکون کی تلاش میں تھا وہ صرف اسے اپنے رب کے حضور ملنا تھا۔۔

رب اسے اپنے پاس لانا چاہتا تھا اس لیے اسکے رب نے اسکے لئے مرحا کو چنا۔۔

جب مرحا کا پاس رہنا اسکا سمجھانا بھی ساغر کو اپنے رب کے پاس نالا سکا تو رب نے اپنی لاٹھی گھمائی اور اسے ایک ایسی آزمائش میں ڈالا کہ وہ مجبور ہو جائے اسکی طرف پلٹ کر جانے کے لیے۔۔

وہ رب ستر ماؤں جتنا پیار کرتا ہے وہ چاہتا ہے اسکا بندہ کبھی بھی اس سے دور نا ہو لیکن انسان دنیا کی روشنی میں اتنا گم ہو گیا کہ اپنے رب سے ہی دور ہو گیا۔۔۔۔

پھر بھی رب نے اپنے بندے کو اکیلا نہیں چھوڑا۔۔

ساغر شاہ آپکے سامنے مثال ہے۔۔

گناہ کرنا اس کو سکون دیتا تھا کیونکہ وہ شیطان کے بہکاوے میں آ گیا تھا لیکن وہ سکون وقتی ہوتا تھا روح کے سکون کے لیے انسان کو اپنے رب کی ضرورت ہوتی ہے۔۔

ساغر کا صرف ایک قدم اپنے رب کی طرف اسے وہ سکون دے گیا جو وہ آج محسوس کر رہا تھا۔۔۔

وہ حیران تھا بہت وہ حیران سا ہی کمرے سے باہر چلا آتا ہے تاکہ نرس اپنا کام صحیح سے کر سکے۔۔

اس نے سوچ لیا تھا کہ جیسا مرحا چاہتی تھی وہ ویسا ہی انسان اب بنے گا۔۔

وہ اپنے رب کی طرف جائے گا۔۔

اسکی تڑپتی روح کو سکون چاہیے تھا اس کو اپنے رب سے مرحا کو مانگنا تھا یقین رکھنا تھا۔۔۔

دو ماہ بعد۔۔۔

ساغر بینچ پر بیٹھا ڈاکٹر کی باتیں سوچ رہا ہوتا ہے جب ڈاکٹر اسے کہتی ہیں۔۔۔

سر یور وائف از ایکسپیکٹیڈ۔۔

وہ پریشان ہوتا ہے کیونکہ ڈاکٹر کا کہنا تھا کہ اگر آپکی بیوی کو ہوش نا آیا تو ان دونوں کی جان کو خطرہ ہو سکتا ہے۔۔

آپ اپنی وائف کو زندگی کی طرف واپس لائیں ورنہ مشکل ہو جائے گا بہت۔۔۔

ساغر بہت پریشان ہوتا ہے اسے سمجھ نہیں آ رہی ہوتی کہ وہ اس خبر پر خوش ہو یا پریشان۔۔

ایک طرف وہ اپنے باپ بننے کے لیے بہت خوش ہوتا تو دوسری طرف مرحا کی حالت۔۔

اسی کو سوچتے وہ اپنے قدم مرحا کی طرف بڑھاتا ہے۔۔

اس کے پاس بیٹھ کر ہاتھ پکڑ کر کہتا ہے۔۔۔

مرحا مجھے پتا ہے تم مجھے سن رہی ہو۔۔

میں نے زندگی میں بہت گناہ کیے ہیں کیونکہ میں نے اپنا بچپن اپنی معصومیت کھوئی ہے۔۔

میں بچہ تھا یار اس وقت میرے ذہن میں جو بات شیطان نے ڈالی میں اس کو ہی سچ مان بیٹھا۔۔

میں اپنے ہر گناہ کا اعتراف اپنے رب کے آگے ہر روز کرتا ہوں یار معافی بھی مانگتا ہوں۔۔

جیسا تم چاہتی تھی اب تو ویسا انسان بننے کی کوشش بھی کر رہا ہوں۔۔

میں نے اب گناہ کرنا بھی چھوڑ دیا ہے یار نن

وہ روتے ہوئے بچوں کی طرح اپنے گناہوں کا اعتراف اور اپنے بدلنے کا مرحا کو بتا رہا تھا۔۔

اسکی باتوں میں بہت تڑپ اور تکلیف تھی۔۔

وہ روز ایسے ہی کئی کئی گھنٹے بیٹھ کر مرحا سے باتیں کرتا تھا۔۔

مرحا ایک دفعہ واپس آجائو میں تمھیں بہت خوش رکھوں گا۔۔

مرحا پلیز تمھیں خدا کا واسطہ ہے میرا نا سہی ہمارے بچے کے لیے تمھیں لڑنا ہو گا۔۔

تمھیں اٹھنا ہو گا یار مجھے تم چاہیے وہ روتے ہوئے بار بار اسے خدا کا واسطہ دے رہا تھا۔۔

اسکا چہرہ سارا آنسوؤں سے بھیگا ہوا تھا۔۔

زندگی نے مجھ سے بہت کچھ چھینا ہے مرحا میں تمھیں خود سے دور ہوتے نہیں دیکھ سکتا۔۔

میرا سانس بند ہوتا ہے جب میں تمھیں یہاں مشینوں میں جکڑا ہوا دیکھتا ہوں۔۔

پلیز آجائو واپس یار میں پہلے ہی بکھرا ہوا ہوں اب اگر ٹوٹا تو مر جائوں گا آجائو ناواپس یار پلیز۔۔

ان دو ماہ میں ساغر نے ایک بھی نماز نہیں چھوڑی تھی۔۔۔

اس نے نماز پڑھنا سیکھا۔۔

قرآن پڑھنا سیکھا۔۔

قرآنی آیات کو زبانی یاد کر لیا جو وہ روز مرحا کو سنایا کرتا ہے۔۔

اس نے مدرسوں سے درس لینا بھی شروع کیا ہوا تھا تاکہ اسکے علم میں اضافہ ہو سکے۔۔

وہ اپنے دین کے بارے میں جاننا چاہتا تھا۔۔

اسی لگن سے وہ اپنی منزل کی طرف چل پڑا تھا اب دیکھنا یہ تھا کہ کیا اس کی دعا عرش تک پہنچتی ہیں۔۔

کیا مرحا کو ہوش آئے گا۔۔

کیا وہ زندگی کو بھرپور طریقے اور سکون سے گزار سکے گا۔۔

ساغر کی دعاؤں کا دورانیہ بہت لمبا ہوتا تھا۔۔

اسکی سوچ تھی کہ جتنی لمبی دعا مانگوں گا اتنا جلدی رب اسکی سنے گا۔۔

oooooooooooo

مرحا کا اپنے بچے بارے سن کر حال ایسا تھا کہ اسکا بس چلے تو وہ ابھی اٹھ جائے۔۔

صرف اور صرف اپنے بچے کے لیے۔۔

آخر ماں بننے کا احساس عورت کے اندر ایک نئی جان ڈال دیتا ہے۔۔

جینے کی امید بڑھ جاتی ہے۔۔۔

اسی احساس کو جینے کے لیے مرحا نے کوشش کی لیکن وہ ناکام رہی۔۔

ہاں وہ ساغر کی ساری باتیں سنتی تھی۔۔

اسے خوشی تھی کہ ساغر نے اسکے لئے خود کو بدل دیا ہے۔۔

اب وہ پہلے جیسا نہیں رہا اسکی تڑپ اور تکلیف سے مرحا واقف تھی لیکن وہ کیا کرتی۔۔

اسے جینے کی کوئی آس نہیں تھی۔۔

ہاں لیکن اب اسکے پاس ایک آس امید آگئی تھی۔۔

اب وہ زندگی کو جینا چاہتی تھی۔۔

ساغر کو اسکے باپ بننے کی خبر مرحا کے کومہ میں جانے کے دوسرے ہفتے پتا چلی تھی۔۔

لیکن اس نے مرحا کو اس بارے میں نہیں بتایا تھا کیونکہ وہ ڈرتا تھا۔۔

اس کی سوچ تھی کہ مرحا کو دکھ ہوگا اسکے پرانے ذخم پھر سے ابھر آئیں گے۔۔

لیکن شاید وہ یہ بات بھول گیا تھا وہ ایک عورت ہے اور عورت کے لیے ماں بننا دکھ کی بات نہیں اسکے جینے کی امید ہے۔۔۔

ایک ایسا احساس ہیں جس سے شاید ہی کوئی دوسرا واقف ہو سکے۔۔۔

آج ساغر نے یہ بات آخر بتا ہی دی۔۔

اسکو یہ نہیں پتا تھا یہ خبر مرحا کی زندگی کی نوید ہے۔۔۔

کبھی کبھار انسان کو جینے کے لیے کوئی چھوٹی سی بات یا انسان کے آسرے کی ضرورت ہوتی ہے جو مرحا کو مل چکی تھی۔۔۔

نماز کا وقت ہو گیا تھا اس لیے ساغر پاس ہی کی مسجد کی طرف اپنے قدم بڑھاتا ہے تا کہ وہ نماز باجماعت پڑھ سکے۔۔۔

آج مرحا کا چیک اپ ہونا تھا کیونکہ ڈاکٹر نے کہا تھا اگر کوئی حرکت نا ہوئی مرحا کے جسم میں تو ہمیں پھر اس بچے کو ادھر ہی ختم کرنا پڑے گا۔۔

یہ بات ساغر نے مرحا کو نہیں بتائی تھی لیکن وہ خود بہت پریشان تھا۔۔

دعا مانگنے کے بعد وہ اپنے قدم جلدی جلدی ہاسپٹل کی طرف بڑھاتا ہے تاکہ جلدی سے مرحا پاس پہنچ سکے اور مرحا کے چیک اپ کا وقت بھی ہو گیا تھا۔۔

جب وہ کمرے میں آیا تو ڈاکٹر مرحا کا چیک اپ کر رہے تھے۔۔

ڈاکٹر کے چہرے سے خوشی جھلک رہی تھی۔۔

ساغر انکی خوشی کا مطلب سمجھا نہیں وہ مرحا کے پاس جا کر کھڑا ہو جاتا ہے۔۔

سر۔۔۔

ڈاکٹر ساغر سے اپنے پروفیشنل انداز میں مخاطب کرتی ہے۔۔۔

جی ڈاکٹر۔۔۔

مبارک ہو آپکی وائف کی باڈی میں جنبش ہونا شروع ہو چکی ہے۔۔۔

آپکی دعائیں رنگ لے آئی ہیں۔۔

انشاءاللہ جلد یہ مکمل ہوش میں آجائیں گی۔۔

اگر آج میم حرکت نا کرتی تو آپکو آپ کا بے بی کھونا پڑتا۔۔

جی آپ کا شکریہ ڈاکٹر اتنی اچھی خبر سنانے کے لیے۔۔

شکریہ کی بات نہیں یہ میرا فرض ہے۔۔

ڈاکٹر یہ کہہ کر چلی جاتی ہے۔۔

ساغر ابھی بھی کافی حیران نظر آرہا تھا۔۔

آخر اسکی توبہ اسکے رب نے قبول کرلی۔۔

اسکی دعائیں عرش تک پہنچ ہی گئی۔۔

وہ اپنے رب کا شکریہ کیسے ادا کرتا جس نے اسے خوشی کی نوید سنائی تھی۔۔

اسکے منہ سے بیساختہ نکلا۔۔

اور میرے رب کی تم کون کون سی نعمت کو جھٹلائیو گے۔۔

آنسو اسکی آنکھ سے نکل کر اسکی ڈارھی میں جذب ہو رہے تھے۔۔۔

وہ راتے ہوئے سجدے میں گر جاتا ہے اور اپنے رب کا شکر ادا کرتا ہے۔۔

وہ اب مرحا کے پاس بیٹھا تھا۔۔

اسے یہ تو یقین تھا اسکا رب اسے خالی نہیں لٹائے گا لیکن اتنی جلدی اسکی دعا قبول ہو جائے گی یہ اس نے سوچا نہیں تھا۔۔

مرحا تم نے سنا ڈاکٹر نے کیا کہا اب تم ٹھیک ہو جائو گی۔۔۔۔۔

اب میں تمھیں گھر لے کر جائوں گا ہم اپنی زندگی کو پھر سے شروع کر سکیں گے۔۔

جہاں ہم اور ہمارا بچہ ہو گا۔۔

میں آج بہت خوش ہوں۔۔

ہمارا رب بڑا مہربان اور رحم کرنے والا ہے بیشک ہماری آزمائش جلد ختم ہو جائے گی مرحا۔۔

ساغر خوشی سے پھولے نہیں سمار ہا تھا۔۔

وہ اپنی خوشی اپنے دوست عادل سے شیئر کرنے کی غرض سے اسے فون ملاتا ہے۔۔

کال پہلی ہی ٹون پر اٹھالیا گیا۔۔۔

ہیلو ساغر خیریت کیا ہوا مرحا کیسی ہے تو کیسا ہے سب ٹھیک ہے نا ایک ہی سانس میں عادل اتنے سوال کر لیتا ہے۔۔۔

ساغر اسکی اتنی فکر مند آواز سن کر مسکراتا ہے۔۔

اور کہتا ہاں سب ٹھیک ہے یار میں آج بہت خوش ہوں یار۔۔۔

عادل کہتا پہیلیاں نا بجھا اب یہ بتا کیوں خوش ہے۔۔۔

وہ یار تو چچا بننے والا ہے۔۔

کیا کیا پھر سے بول۔۔

یار تو چچا بننے والا ہے۔۔

عادل اسکی بات مزاق میں لے کر کہتا ہے۔۔

ہاں اور تو دادا ابے پاگل سمجھا ہے کیا۔۔

ساغر ہنستا ہے۔۔۔

آج عادل کافی وقت بعد ساغر کی ہنسی سن کر کھو سا گیا تھا اور ساتھ ہی اپنے دوست کو دل میں دعا دی ہمیشہ خوش رہ اسی طرح۔۔

آمین۔۔۔

عادل میں پاپا بننے والا ہوں یار۔۔

یار مجھے تجھ پر یقین نہیں ہے۔۔

تو ساغر اسے ڈاکٹر کی اس دن سے لے کر آج تک کی ہر بات بتاتا ہے۔۔۔

وہ بہت خوش ہوتا ہے اپنے دوست کو دیکھ کر اور اسے مبارک باد دیتا ہے اور کہتا ہے

میں آتا ہوں ابھی تھوڑی دیر میں تیرے پاس۔۔

ہاں ہاں آجا اور عروہ کو بھی ساتھ لے آنا وہ بہت خوش ہو گی اپنی دوست کو ٹھیک

ہوتا دیکھ کر۔۔۔

او کے ہم آتے ہیں پھر۔۔۔

ooooooooooooo

ساغر اپنے دوست کے انتظار میں باہر ٹہل رہا ہوتا ہے اچانک اسکی نظر سامنے پڑتی

ہے جہاں سے عروہ اور عادل آرہے ہوتے ہیں۔۔۔

وہ ایک دم پاس جاتا اور عادل کو گلے لگا کر اٹھا لیتا ہے۔۔۔

وہ اسے گول گول گھما کر کہتا ہے عادل عادل میں بہت خوش ہوں آج یار۔۔۔

ابے نیچے اتار مجھے ،اپنی خوشی میں تو مجھے لنگڑا لولا گرا کر نا کر دینا۔۔۔

ہاہاہاہا۔۔۔

عروہ بھی ہنستی دونوں دوستوں کو ایک ساتھ چھوڑ کر اپنی دوست کی طرف بڑھ جاتی ہے۔۔

عروہ اندر آتی ہے تو مرحا کو دیکھ کر اسکی آنکھوں میں آنسو آجاتے ہیں۔۔۔

اس نے کتنی دعائیں مانگی تھی آج رب نے اسکی دعائیں قبول کر ہی لی تھی اور ساتھ خوشیاں بھی دی تھی۔۔۔

وہ پاس آکر مرحا کو آواز دیتی ہے۔۔

مرحا صرف آنکھیں کھولتی ہے جسم ابھی ہل نہیں رہا ہوتا۔۔۔۔

آنکھوں کے اشارے سے ہی جی بولتی ہے۔۔۔

عروہ کو دیکھ کر مرحا کی آنکھیں بھی بھیگ جاتی ہیں۔۔۔۔

عروہ پاس بیٹھ جاتی ہے اور کہتی ہے۔۔۔

مرحا میری جان مبارک ہو تم ماں بننے والی ہو مرحا کی آنکھوں سے زارو قطار آنسو نکلتے ہیں تو عروہ پریشان ہو جاتی ہے۔۔

کیا ہوا میری جان۔۔

مرحا آنکھوں سے نفی کا اشارہ کرتی ہے۔۔

اچھا اچھا اب سمجھی خوشی کے آنسو ہیں تو مرحا بھی مسکرا کر ہاں کا اشارہ کرتی ہے۔۔۔

مرحا یار ساغر بھائی بہت بدل گئے ہیں یار انکی آنکھوں میں تیرے لیے میں نے تڑپ، تکلیف، شرمندگی، پیار کیا کچھ نہیں دیکھا ہے۔۔

وہ تجھ سے بہت پیار کرنے لگے ہیں تو انکو معاف کر کے اپنی نئی زندگی شروع کر لے۔۔

مرحا بول پاتی تو تب بتاتی کہ میں نے اس شخص کو بہت پہلے اپنے رب کے لیے معاف کر دیا تھا۔۔

بس اس کو کچھ وقت چاہیے تھا تا کہ وہ ساغر کو سدھار سکے لیکن اب وہ جب سدھر گیا ہے تو مرحا بہت خوش تھی۔۔

اسی طرح عروہ بیٹھ کر بات کر رہی ہوتی کہ ساغر اور عادل ایک ساتھ اندر داخل ہوتے ہیں۔۔۔

عادل کہتا ہے اب بس بھی کر و اور کتنا دماغ کھانا ہے میری بہن کا آگے میرا دماغ کھا کھا کر تھکی نہیں۔۔

عادssssssssل۔۔۔

کیا ہے میں نے کب تمھارا دماغ کھایا آج ہی تو میں اپنی دوست سے باتیں کر رہی ہوں اور جل بھن گئے ہوں ہو نہہ بڑے آئے دماغ کھاتی ہوں۔۔

ساغران دونوں کی نوک جھوک دیکھ کر دبی دبی ہنسی ہنس رہا ہوتا ہے۔۔

عادل بھی مرحا سے ملتا ہے اور پھر وہ دونوں گھر چلے جاتے ہیں۔۔

ایک ہفتے بعد۔۔۔

ساغر پوری طرح مرحا کا خیال رکھ رکھ رہا تھا تاکہ مرحا جلدی ٹھیک ہو سکے۔۔

آخر کار ساغر کی کوششیں رنگ لے ہی آئی مرحا کے جسم میں ہلکی ہلکی جنبش ہونا شروع ہو گئی تھی۔۔

اسی وقت ڈاکٹر مرحا کا چیک اپ کرنے کے لیے اندر آتی ہے۔۔

مرحا کے جسم میں ہلکی ہلکی جنبش ہوتی دیکھ ڈاکٹر بھی بہت خوش ہوتی ہے۔۔۔

مبارک ہو سر آپکی وائف پوری طرح کومہ سے باہر آگئی ہیں۔۔

ساغر ڈاکٹر کی باتیں سن کر مرحا کی طرف دیکھتا ہے۔۔۔۔۔

مرحا ڈاکٹر کے صحیح ہونے کی تصدیق کرتی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سر آپ میرے کیبن میں آئے مجھے کچھ ضروری بات کرنی ہے۔۔۔

ڈاکٹر اپنے پروفیشنل انداز میں کہہ کر چلی جاتی ہے۔۔ ساغر پریشان ہوتا ہے کہ نا جانے اب کیا ہو گیا ہے۔۔۔

پھر مرحا کو کہتا۔۔

میں ڈاکٹر کی بات سن کر آتا ہوں۔۔

ڈاکٹر کے کیبن میں جاتا ہے تو ڈاکٹر کہتی ہے آئیں بیٹھیں۔۔۔

جی کیا ہوا ڈاکٹر ایوری تھنگ از آل رائٹ۔۔۔

یس سر بس آپ کو انکا بہت دھیان رکھنا ہو گا وہ کومہ سے باہر تو آ گئی ہیں لیکن مکمل طور پر ابھی بھی ٹھیک نہیں ہوئی۔۔۔

انکو بہت زیادہ کیئر کی ضرورت ہے ابھی وہ بہت ویک ہیں۔۔۔

جس کی وجہ سے ڈیلیوری کے وقت مشکل آسکتی ہیں آپ کو انکو ہر ٹینشن سے دور رکھنا ہوگا اور میں میڈیسنز آپ کو لکھ کر دے رہی ہوں یہ آپ انھیں لازمی دیجیے گا

۔۔۔

جی اوکے ڈاکٹر۔۔

کیا میں مرحا کو گھر لے کر جا سکتا ہوں۔۔

جی لے کا سکتے ہیں آپ بس انکا خیال رکھیے گا۔۔

اوکے شکریہ ڈاکٹر۔۔

وہ ڈاکٹر کی باتیں سن کر مرحا کے پاس جاتا ہے اور کہتا ہے۔۔۔

آج ہم گھر جائیں گے اپنے۔۔

مرحا آرام آرام سے بول رہی ہوتی ہے۔۔

اچھا۔۔۔

ساغر مرحا کو ڈاکٹر سے پوچھ کر گھر لے آتا ہے۔۔

وہ مرحا کا خیال خود رکھ رہا ہوتا ہے۔۔

اسکا ہر کام خود اپنے ہاتھوں سے کر رہا ہوتا ہے۔۔

ابھی مرحا کمزوری کی وجہ سے زیادہ اپنے جسم کو حرکت نہیں دے سکتی تھی۔

مرحا نے ساغر کو کتنی دفعہ بولا کہ آپ ایک نرس رکھ لیں مجھے اچھا نہیں لگ رہا تو

ساغر کا ہمیشہ یہی جواب ہوتا تھا کہ۔۔

تمھارا شوہر ہوں میں اچھی طرح تمھارا خیال خود رکھ سکتا ہوں۔۔

مجھے تمھاری اور تمھیں میرے علاوہ کسی کی ضرورت نہیں ہونی چاہیے۔۔

تین ہفتوں میں ہی مرحا ساغر کے خیال رکھنے کی وجہ سے اب چلنا شروع کر دیتی

ہے۔۔۔

اسکا پانچواں مہینہ چل رہا ہوتا ہے۔۔

ساغر اسکے سارے کام خود کرتاے ھا۔۔۔

اسے کسی چیز کو ہاتھ لگانے بھی نا دیتا کھانا بھی اپنے ہاتھ سے کھلاتا۔۔۔

جیسے جیسے ڈیلیوری کا وقت نزدیک آرہا تھا ساغر مرحا کا بیڈ سے اترنا بھی بند کردیتا

ہے۔۔۔

ڈاکٹر کے کہے کے مطابق وہ صرف اسے والک کروانے کے لیے چلاتا وہ بھی اس کا

ہاتھ پکڑ کر۔۔۔

دوسری طرف عروہ عادل سے صحیح نخرے اٹھوا رہی ہوتی ہے۔۔۔۔

اسکا بھی پانچواں مہینہ چل رہا ہوتا ہے۔۔۔

عادل اسکے موڈ سوینگز کی وجہ سے اسے اب تنگ کرنا بھی چھوڑ چکا تھا۔۔۔

عروہ اگر رات کے تین بجے بھی کچھ کھانے کا کہتی تو عادل اسکی خواہش کو پورا کرتا

--

عادل نے بھی عروہ کا بہت خیال رکھا ہوتا ہے۔۔۔

چار ماہ بعد۔۔

ڈیلیوری کا وقت آجاتا ہے مرحا کو بہت زیادہ تکلیف ہو رہی ہوتی ہے۔۔

وہ ساغر کو آواز دیتی ہے تو وہ دوڑ کر اسکے پاس آتا اور اسے بانہوں میں اٹھا کر ہاسپٹل کی لے جاتا ہے۔۔۔

ہاسپٹل پہنچ کر ڈاکٹر مرحا کو لے کر ڈیلیوری روم کی طرف چلے جاتے ہیں۔۔۔

باہر ساغر بیٹھ کر اللہ رب العزت سے اپنی بیوی اور بچے کی صحت و سلامتی کی دعا کر رہا ہوتا ہے تو ڈاکٹر باہر آتے ہیں اور کہتے ہیں۔۔۔

مبارک ہو بیٹا ہوا ہے ساغر کی آنکھ سے آنسو نکلتے ہیں۔۔۔

وہ اپنے رب کا جتنا شکر ادا کرتا اتنا کم تھا کہ اسکے رب نے اسے ڈھیر ساری نعمتوں سے نوازا تھا اور اسکو باپ بننا نصیب کیا تھا۔۔

ساغر ڈاکٹر سے کہتا ہے۔۔۔

ڈاکٹر میری وائف تو ڈاکٹر کہتی شی از آلسو آلرائٹ۔۔

شکریہ ڈاکٹر بہت بہت۔۔

جی شکریہ کی کوئی بات نہیں۔۔

ابھی انکو روم میں شفٹ کر دیا جائے گا پھر آپ مل سکتے ان سے۔۔

اوکے ڈاکٹر۔۔

ساغر کال کر کے یہ خبر عادل اور عروہ کو بھی دیتا ہے۔۔۔

مرحا کو روم میں شفٹ کر دیا جاتا ہے۔۔

وہ روم میں جا کر مرحا کے ماتھے پر اپنے لب رکھتا ہے اور کہتا ہے۔۔۔

شکریہ میری زندگی کو جنت بنانے کے لیے مجھے اتنی خوشیاں دینے کے لیے۔۔

میں اپنے رب کا بہت شکر گزار ہوں جس نے تمھیں میری زندگی میں بھیجا شکریہ زندگی۔۔

مرحا کی آنکھوں میں بھی آنسو ہوتے ہیں اور کہتی۔۔

آپکا بھی شکریہ اتنا خیال رکھنے کے لیے۔۔

ساغر اپنے قدم اپنے بچے کی طرف بڑھاتا ہے اس کو اپنی گود میں اٹھا کر پیار سے اسے دیکھتا ہے اور کہتا ہے۔۔

چھوٹا شامیر یہ کہنا تھا کہ اسے اس دن والا خواب یاد آتا ہے جب اسکا بھائی اسکے ہاتھ میں ایک بچہ دیتا ہے اور کہتا ہے۔۔

یہ لو چھوٹا شامیر اب اسکا بہت خیال رکھنا اس کو نیک بنانا۔۔

اور وہ اس بچے کو بہت پیار سے اپنی گود میں اٹھا کر کہتا ہے۔۔

جی بھائی میں اس کو وہ پیار دوں گا جو ہمیں نہیں ملا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اور ساتھ ہی اسکی آنکھ کھل جاتی۔۔۔

OOOOOOOOOOOOOO

کچھ دنوں بعد عروہ کی ڈیلیوری ہو جاتی ہے اور اس کی بیٹی پیدا ہوتی ہے۔۔۔

عادل بہت خوش ہوتا ہے وہ بھی اپنی خوشی میں ساغر کو نہیں بھولا تھا جیسے ساغر اسے نہیں بھولا تھا۔۔

عادل نے بھی فون کر کے اسے بتایا تھا کہ وہ بھی چاچو بن گیا ہے۔۔

عادل کی بہت خواہش تھی کہ وہ اپنے رب کے گھر اپنی ہمسفر کے ساتھ جائے۔۔

اس لیے اس نے اب پلین بنایا تھا کہ عروہ تھوڑا بہتر ہو تو وہ ساغر سے بات کرے کہ وہ اپنی فیملی کو لے کر میرے ساتھ عمرے پر چلے۔۔

اس نے اپنی خواہش کچھ ہفتوں بعد ساغر کو بتائی تو وہ بہت خوش ہوا اور کہا۔۔

ضرور تم عروہ اور میں مرحا کو سرپرائز دیں گے

تو عادل کہتا ہے ٹھیک ہے۔۔۔

عادل اور ساغر ان دونوں کا ویزہ اور پاسپورٹ بنا لیتے ہیں۔۔۔

آج سب ساغر کے گھر جمع تھے۔۔

تو وہ دونوں عروہ اور مرحا کو سرپرائز دیتے کہ ہم سب عمرے پر جا رہے ہیں۔۔

مرحا کے تو خوشی کے مارے آنسو ہی نہیں رک رہے ہوتے۔۔۔

مرحا آنسوں بہاتی نظروں سے ساغر کی طرف دیکھ رہی ہوتی ہے تو ساغر اس کو اپنے ساتھ لگاتا ہے۔۔۔

ساغر عقیدت سے اس کے ماتھے پر بوسہ دیتا ہے تو مرحا سکون محسوس کرتے اپنی آنکھیں موند دیتی ہے۔۔۔

ساغر نے اپنے ماں باپ سے ساری ناراضگی ختم کر دی تھی کیونکہ مرحا نے اسے کافی سمجھایا تھا۔۔۔

ooooooooooooo

آج وہ چاروں اس حسین جگہ پر کھڑے تھے جس سے سب کو عشق تھا۔۔۔

مرحا ساغر کے کندھے سے لگی ہوئی تھی اور عروہ عادل کے کندھے سے۔۔۔

دونوں اپنے ہمسفر کے ساتھ خوش تھے۔۔۔

ساغر نے شاہ میر کو اٹھایا ہوا تھا اور مسکراتی نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

وہ سب بہت خوش تھے اور ہوتے بھی کیوں نہ اللہ کا گھر دیکھنا سب کے نصیب میں کہاں ہوتا ہے۔۔۔

اللہ سب کو اپنے گھر کا دیدار کروائے آمین۔۔۔۔

ساتھ سال بعد۔۔۔۔

تمہاری ہمت کیسے ہوئی اس کا ہاتھ پکڑنے کی۔۔

ایک سات سال کا بچہ سرخ آنکھوں سے پانچ سال کے لڑکے کو گھورتے ہوئے اس کے منہ پر مکا جڑ دیتا ہے۔۔۔

وہ بچہ زور زور سے رو رہا ہوتا ہے۔۔۔

آس پاس کے بچے ان کا تماشہ دیکھ رہے ہوتے ہیں۔۔۔

وہاں ایک لڑکی ڈری سہمی کھڑی ہوتی ہے اور اس جنونی لڑکے کو دیکھ رہی ہوتی ہے جو اس کی وجہ سے اس بچے کو پیٹ رہا ہوتا ہے۔۔۔۔

اتنے میں ان کی ٹیچر وہاں پہنچتی ہے اور شاہ میر کو ایک تھپڑ لگاتی ہیں۔۔۔

تم کب سدھرو گے اتنی سی عمر میں تم ایسے ہو آگے تمہارا کیا ہو گا۔۔۔

شاہ میر ایک تیز نظر اپنی ٹیچر پر ڈالتا ہے اور انشا کا ہاتھ پکڑ کر کلاس روم کی طرف بڑھ جاتا ہے۔۔۔۔

انشا ڈرتے ڈرتے اس کے پیچھے چل رہی ہوتی ہے۔۔۔

شاہ اس کو کلاس میں لاکر بینچ پر بٹھاتا ہے اور اس کو گھورنے لگتا ہے۔۔۔

کس کی اجازت سے اس نے تمہارا ہاتھ پکڑا ہاں۔۔۔

شاہ میر دھاڑا۔۔۔

اس کی دھاڑ سن کر انشا رونے لگتی ہے۔۔۔

اس کی آنکھوں میں آنسوں دیکھ کر شاہ میر جلدی سے اپنا غصہ ٹھنڈا کرتا ہے اور اس کے آنسوں صاف کرتا ہے۔۔۔

دنیا تمہیں میں نے کتنی بار منا کیا ہے سب سے دور رہا کرو تم کیوں نہیں مانتی۔۔۔

شاہ میر اس کے بالوں میں ہاتھ چلاتے ہوئے کہتا ہے۔۔۔

ہم کھیل رہے تھے۔۔

انشا سوں سوں کرتے ہوئے کہتی ہے۔۔۔

تو تم میرے ساتھ کھیلا کرو تمہیں کوئی حق نہیں کسی اور کی طرف دیکھنے کا سمجھی۔۔۔

انشا اس کی طرف دیکھتی ہے اور معصومیت سے اثبات میں گردن ہلا دیتی ہے۔۔۔۔

گڈ بچہ اب چلو گھر چلتے ہیں۔۔۔

اگلے دن انشا شامیر اور ان دونوں کے ماں باپ سکول میں حاضر ہوتے ہیں۔۔۔

پرنسپل نے ان کو فون کر کے بلایا ہوتا ہے۔۔۔۔

اب وہ سب آفس میں موجود ہوتے ہیں اور پرنسپل غصے سے شاہ میر کو گھور رہا ہوتا ہے۔۔۔۔

عادل ساغر کی طرف تو ساغر عادل کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔۔

ان دونوں کو سمجھ آگئی تھی کہ اس بار بھی ان کے توپ نے کوئی کارنامہ کیا ہے۔۔۔۔

ہاں تو مسٹر عادل اینڈ ساغر۔۔۔

آپ یا تو اپنے بچوں کو گھر بٹھا لیں یا پھر ان کو سمجھائیں۔۔۔

آپ کا بیٹا ساغر کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔۔۔

بہت ہی سر پھرا جنونی قسم کا انسان ہے۔۔

یہ انشا کا کسی کے ساتھ بولنا برداشت نہیں کرتا چاہے وہ لڑکی ہی کیوں نہ ہو۔۔

پہلے بھی کتنی بار ہم نے آپ کو شکایت کی ہے پر آپ کا بیٹا نہیں سدھر رہا۔۔۔

بہت بچوں کو پیٹا ہے آپ کے بیٹے نے۔۔

میں تو حیران ہوں انشا اس کو کیسے برداشت کرتی ہے۔۔۔

وہ اتنی معصوم بچی ہے اور یہ ایک سر پھرا۔۔۔

دیکھیں اب ہم تو اس کو سمجھاتے ہیں یہ نہیں سنتا کیا کریں۔۔۔

عادل شاہ میر کے خلاف کچھ برداشت نہیں کرتا تھا اس لیے بول پڑا۔۔۔۔

تو آپ اپنے بچوں کو گھر بٹھائیں ایسے تماشے کوئی برداشت نہیں کرتا۔۔۔

آئے دن کسی نہ کسی بچے کا خون نکالا ہوتا ہے آپ کے لاڈلے نے۔۔

دیکھیں اب آپ میرے داماد کے بارے میں ایسا نہیں بول سکتے عادل لال آنکھوں سے کہتا ہے۔۔۔

ساغر اس کو خاموش کرواتا ہے اور اسے باہر بھیج دیتا ہے۔۔۔

عادل شاہ میر کو اپنی گود میں اٹھا کر آفس سے باہر نکل آتا ہے۔۔

اندر ساغر مرحا اور عروہ پرنسپل کی شکایتیں سن رہے ہوتے ہیں۔۔۔

چاچو میں کیا کروں مجھ سے نہیں ہوتا برداشت کہ کوئی میری دنیا کو ہاتھ لگائے یا اس کی طرف دیکھے۔۔۔

ہاں میرا شیر اچھی بات ہے۔۔۔

چاچو یہ لوگ سمجھتے کیوں نہیں۔۔۔

جب کوئی اسے دیکھ رہا ہوتا ہے تو مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے میرے جسم پر کسی نے کھولتا تیل ڈال دیا ہو۔۔۔

آہا کوئی بات نہیں میں تو سمجھتا ہوں نہ اپنے شہزادے کو ان سب کو چھوڑو۔۔۔

چلو ہم کچھ کھا کر آتے ہیں۔۔۔۔

عادل شاہ میر کو لے کر سکول سے نکل جاتا ہے۔۔

ختم شد